تعلیم الاسلام

دیباچہ	۱	نماز کا بیان	۳۶	[illegible]	۷۲
خدا تعالیٰ کی وحدت	۳	فرض، واجب، سنت، نفل نمازوں کا بیان	۳۵	روزے کی قضا کا بیان	۷۵
خدا تعالیٰ کی کتابیں	۶	نماز وتر کا بیان	۳۶	روزے کے فدیہ کا بیان	۷۶
قرآن مجید کے متعلق ضروری باتیں		قضا نماز پڑھنے کا بیان	۳۱	کفارے کا بیان	۷۵
فرشتے	۹	مدرک، مسبوق اور لاحق کا بیان	۳۳	اعتکاف کا بیان	۷۹
رسالت	۱۱	سجدہ سہو کا بیان	۳۹	[illegible]	۸۰
حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے		سجدہ تلاوت کا بیان	۴۱	[illegible]	۸۱
ساتھ عقیدے	۱۳	بیمار کی نماز کا بیان	۵۱	[illegible]	۹۲
ایمان اور عقائد اسلام کا بیان	۱۶	مسافر کی نماز کا بیان	۵۰	[illegible]	
معصیت، گناہ کا بیان	۱۸	جمعہ کی نماز کا بیان	۵۰	[illegible]	۸۳
کفر اور شرک کا بیان	۱۹	نماز عیدین کا بیان	۵۹	[illegible]	۸۳
شرک کی اقسام کی قسمیں	۲۰	جنازے کی نماز کا بیان	۶۲	[illegible]	
بدعت کا بیان	۲۲	[illegible] کا بیان	۶۲	[illegible]	۸۵
پانی کا اور [illegible] کا بیان	۲۳	رمضان شریف کے روزوں		[illegible]	۸۸
وضو کا بیان	۲۳	کا بیان	۶۵		
میت کو ثواب پہنچانے کا بیان	۲۵	چاند دیکھنے اور گواہی کا بیان	۶۶	[illegible]	۸۸
[illegible]	۲۷	نیت کا بیان	۶۷	[illegible]	۹۰
قرآت کے [illegible] کا بیان	۲۷	روزے کے مستحبات کا بیان	۶۲		
جماعت اور امامت کا بیان	۲۹			صدقۂ فطر کا بیان	۹۳
جماعت کے فائدے	۳۰				
مفسدات نماز کا بیان	۳۳				

تعلیمُ الاسلام

کا

پہلا حصہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ اللہ تعالیٰ العظیم ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سوال۔ تم کون ہو (یعنی مذہب کے لحاظ سے تمہارا کیا نام ہے)؟

جواب۔ مسلمان!

سوال۔ مسلمانوں کے مذہب کا نام کیا ہے یا تمہارے مذہب کا کیا نام ہے؟

جواب۔ اسلام!

سوال۔ اسلام کیا سکھاتا ہے یا اسلام کس مذہب کو کہتے ہیں؟

جواب۔ اسلام یہ سکھاتا ہے کہ ”خدا ایک ہے“ بندگی کے لائق

دین ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ اور قرآن شریف خدا تعالیٰ کی کتاب ہے! اسلام سچا دین ہے۔ دُنیا اور آخرت کی تمام بھلائیاں اور نیک باتیں اسلام سکھاتا ہے

سوال اسلام کا کلمہ کیا ہے؟

جواب اسلام کا کلمہ یہ ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

اس کلمہ کو کلمۂ طیبہ اور کلمۂ توحید کہتے ہیں!

سوال ۔کلمۂ شہادت کیا ہے؟

جواب کلمۂ شہادت یہ ہے: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ترجمہ۔ گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

سوال ۔ایمان مجمل کیا ہے؟

جواب ۔ایمان مجمل یہ ہے:۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ

ترجمہ۔ ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں

وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ ۔

اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کیے۔

سوال ایمان مفصل کیا ہے؟

جواب ایمان مفصل یہ ہے:۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ

ترجمہ۔ ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر

وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ

اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ

وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ۔

اچھی اور بری تقدیر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر

سوال تمھیں کس نے پیدا کیا؟

جواب ہمیں اور ہمارے ماں باپ اور آسمانوں اور زمینوں اور تمام مخلوق کو خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے!

سوال اللہ تعالےٰ نے دنیا کو کس چیز سے پیدا کیا؟

جواب اپنی قدرت اور اپنے حکم سے پیدا کیا ہے!

سوال جو لوگ خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے انھیں کیا کہتے ہیں؟

جواب انھیں کافر کہتے ہیں!

سوال جو لوگ خدا تعالیٰ کے سوا اور چیزوں کی پوجا کرتے ہیں یا دو تین خدا مانتے ہیں انھیں کیا کہتے ہیں؟

جواب ایسے لوگوں کو کافر اور مشرک کہتے ہیں!

سوال مشرک بخشے جائیں گے یا نہیں؟

جواب مشرکوں کی بخشش نہیں ہوگی۔ وہ ہمیشہ تکلیف اور عذاب میں رہیں گے!

سوال حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کون تھے؟

جواب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالےٰ کے بندے اور اس کے رسول اور پیغمبر تھے۔ ہم اُن کی اُمّت میں ہیں!

سوال ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں پیدا ہوئے تھے؟

جواب عرب کے ملک میں مکہ معظمہ ایک شہر ہے اُس میں پیدا ہوئے تھے!

سوال آپ کے والد اور دادا کا کیا نام تھا؟

جواب آپ کے والد ماجد کا نام عبداللہ، اور آپ کے دادا کا نام عبدالمطلب تھا!

سوال ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور پیغمبروں سے مرتبے میں بڑے ہیں یا چھوٹے؟

جواب ہمارے پیغمبر صلعم[1] مرتبے میں سب پیغمبروں سے بڑے اور خدا تعالےٰ کی ساری مخلوق سے زیادہ بزرگ ہیں!

سوال حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمام عمر کہاں رہے؟

جواب ترپن (۵۳) سال کی عمر تک اپنے شہر مکہ معظمہ میں رہے اس کے بعد خدا تعالےٰ کے حکم سے مدینہ منورہ میں چلے گئے اور دس سال وہاں رہے پھر تریسٹھ (۶۳) سال کی عمر میں وفات پائی!

سوال اگر کوئی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانے وہ کیسا ہے؟

جواب جو شخص حضرتؐ کو خدا تعالیٰ کا رسول نہ مانے وہ بھی کافر ہے!

سوال حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے کا کیا مطلب ہے؟

جواب حضرتؐ کو ماننے کا یہ مطلب ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کا بھیجا ہوا پیغمبر یقین کرے اور خدا تعالےٰ کے بعد ساری مخلوق سے آپ کو افضل سمجھے اور آپ سے محبت رکھے اور آپ کے حکموں کی تابعداری کرے!

سوال یہ کیسے معلوم ہوا کہ حضرت محمدؐ خدا تعالیٰ کے پیغمبر ہیں؟

جواب انھوں نے ایسے اچھے کام کئے اور ایسی ایسی باتیں دکھائیں

[1] جہاں کہیں صلعم لکھا ہو وہاں صلی اللہ علیہ وسلم پڑھو

اور بتائیں جو پیغمبروں کے سوا اور کوئی شخص نہیں دیکھ اور بتا سکتا!

سوال یہ کیسے معلوم ہو کہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کی کتاب ہے؟

جواب حضرت محمد مصطفےٰ صلعم نے فرمایا کہ یہ قرآن مجید خدا تعالےٰ کی کتاب ہے خدا تعالیٰ نے میرے اوپر نازل کی ہے یعنی اتاری ہے!

سوال قرآن مجید حضرت پر پورا ایک مرتبہ اترا یا تھوڑا تھوڑا؟

جواب تھوڑا تھوڑا نازل ہوا۔ کبھی ایک آیت کبھی دو چار آیتیں کبھی ایک سورۃ۔ جیسی ضرورت ہوتی گئی اترتا گیا!

سوال کتنے دنوں میں پورا قرآن مجید نازل ہوا؟

جواب تیئیس ۲۳ سال میں!

سوال قرآن مجید کس طرح نازل ہوتا تھا؟

جواب حضرت جبرئیل علیہ السلام آکر آپ کو آیت یا سورۃ سنا دیتے تھے آپ اُسے سُن کر یاد کر لیتے تھے اور کسی لکھنے والے کو بلا کر لکھوا دیتے تھے!

سوال آپ خود کیوں نہیں لکھ لیتے تھے؟

جواب اِس لئے کہ آپ اُمّی تھے!

سوال اُمّی کسے کہتے ہیں؟

جواب جس نے کسی سے لکھنا پڑھنا نہ سیکھا ہو اُسے اُمّی کہتے ہیں!

اگرچہ حضور نے دنیا میں کسی سے کچھ نہیں سیکھا لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق سے زیادہ علم دیا تھا!

سوال حضرت جبرئیل علیہ السلام کون ہیں؟

جواب فرشتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے حکم پیغمبروں کے پاس لاتے تھے

سوال مسلمان خدا تعالیٰ کی بندگی کیسے کرتے ہیں؟

جواب نماز پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، مال کی زکوٰۃ دیتے ہیں حج ادا کرتے ہیں!

سوال نماز کسے کہتے ہیں؟

جواب نماز خدا تعالےٰ کی عبادت اور بندگی کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے جو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور حضرت رسول مقبول صلعم نے حدیثوں میں مسلمانوں کو سکھایا ہے!

سوال بندگی کا وہ طریقہ جسے نماز کہتے ہیں کیا ہے؟

جواب گھر میں یا مسجد میں خدا تعالیٰ کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں اور قرآن شریف پڑھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تعریفیں بیان کرتے ہیں اُس کی بزرگی اور تعظیم کرتے ہیں، اُس کے سامنے جھک جاتے ہیں اور زمین پر سر رکھ کر اُس کی بڑائی اور اپنی عاجزی اور ذلت ظاہر کرتے ہیں!

سوال مسجد میں نماز پڑھنے سے آدمی خدا تعالےٰ کے سامنے ہوتا ہے یا گھر میں ؟

جواب خدا تعالیٰ ہر جگہ سامنے ہوتا ہے۔ چاہے مسجد میں نماز پڑھو چاہے گھر میں لیکن مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے!

سوال نماز پڑھنے سے پہلے ہاتھ، منہ، اور پاؤں دھوتے ہیں اسے کیا کہتے ہیں ؟

جواب اس کو وضو کہتے ہیں۔ بغیر وضو کیے نماز نہیں ہوتی!

سوال نماز میں کس طرف منہ کرکے کھڑا ہونا چاہیئے ؟

جواب پچھم کی طرف (جس طرف شام کو سورج جاکر چھپ جاتا ہے!)

سوال پچھم کی طرف منہ کرنے کا کیوں حکم دیا گیا ؟

جواب مکہ معظمہ میں خدا تعالیٰ کا ایک گھر ہے جسے کعبہ کہتے ہیں۔ اس کی طرف نماز میں منہ کرنا ضروری ہے۔ اور وہ ہمارے شہروں سے پچھم کی طرف ہے اس لئے پچھم کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں!

سوال جس طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں اسے کیا کہتے ہیں ؟

جواب۔ اسے قبلہ کہتے ہیں!

سوال۔ دن رات میں نماز کتنی مرتبہ پڑھی جاتی ہے ؟

جواب۔ رات دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں!

سوال۔ پانچوں نمازوں کے نام کیا ہیں ؟

جواب پہلی نماز فجر، جو صبح کے وقت سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے، دوسری نماز ظہر، جو دوپہر کو سورج ڈھلنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ تیسری نماز عصر، جو سورج چھپنے سے دو تین گھنٹے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ چوتھی نماز مغرب، جو شام کو سورج چھپنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ پانچویں نماز عشاء، جو ڈیڑھ دو گھنٹے رات آنے پر پڑھی جاتی ہے!

سوال اذان کسے کہتے ہیں ؟

جواب جب نماز کا وقت آجاتا ہے تو نماز سے کچھ دیر پہلے ایک شخص کھڑے ہوکر زور زور سے یہ الفاظ کہتا ہے:۔

اَللّٰهُ اَکْبَرُ	اَللّٰهُ اَکْبَرُ	اَللّٰهُ اَکْبَرُ	اَللّٰهُ اَکْبَرُ
اللہ سب سے بڑا ہے	اللہ سب سے بڑا ہے	اللہ سب سے بڑا ہے	اللہ سب سے بڑا ہے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

آؤ نماز کے لئے آؤ نماز کے لئے

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

آؤ کامیابی کی طرف آؤ کامیابی کی طرف

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

ان الفاظ کو **اذان** کہتے ہیں۔ صبح کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ بھی دو مرتبہ کہنا چاہیے!

سوال تکبیر کسے کہتے ہیں؟

جواب جب نماز کے لئے کھڑے ہونے لگتے ہیں تو نماز شروع کرنے سے پہلے ایک شخص وہی کلمے کہتا ہے جو اذان میں کہے جاتے ہیں اسے اقامت اور تکبیر کہتے ہیں۔ تکبیر میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو مرتبہ اذان کے کلموں سے زیادہ کہا جاتا ہے!

سوال جو شخص اذان یا تکبیر کہتا ہے اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب جو شخص اذان کہتا ہے اُسے "مؤذّن" کہتے ہیں اور جو تکبیر کہتا ہے اُسے مُکَبِّر کہتے ہیں!

سوال بہت سے لوگ مل کر جو نماز پڑھتے ہیں اس میں اُس نماز کو اور نماز پڑھانے والے کو اور نماز پڑھنے والوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب بہت سے آدمی مل کر جو نماز پڑھتے ہیں اُسے جماعت کی نماز کہتے ہیں اور نماز پڑھانے والے کو امام۔ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کو مُقتدی کہتے ہیں!

سوال اکیلے نماز پڑھنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب اکیلے نماز پڑھنے والے کو مُنفرِد کہتے ہیں!

سوال جو مکان خاص نماز پڑھنے کے لئے بنایا جاتا ہے اور اس میں جماعت سے نماز ہوتی ہے اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب اُسے مسجد کہتے ہیں!

سوال مسجد میں جا کر کیا کرنا چاہیے؟

جواب مسجد میں نماز پڑھے، قرآن شریف پڑھے یا اور کوئی وظیفہ پڑھے یا ادب سے چپکا بیٹھا رہے۔ مسجد میں کھیلنا، کودنا، شور مچانا اور دنیا کی باتیں کرنا بُری بات ہے؟

سوال نماز پڑھنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب نماز پڑھنے میں بہت سے **فائدے** ہیں۔ تھوڑے سے

فائدے ہم تم کو بتاتے ہیں:۔

(۱) نمازی آدمی کا بدن اور کپڑے پاک صاف اور ستھرے رہتے ہیں۔ (۲) نمازی آدمی سے خدا راضی اور خوش ہوتا ہے (۳) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نمازی سے راضی اور خوش ہوتے ہیں (۴) نمازی آدمی خدا تعالیٰ کے نزدیک نیک ہوتا ہے (۵) نمازی آدمی کی نیک لوگ دنیا میں بھی عزت کرتے ہیں (۶) نمازی آدمی بہت سے گناہوں سے بچ جاتا ہے (۷) نمازی آدمی کو مرنے کے بعد خدا تعالیٰ آرام اور سکھ سے رکھتا ہے۔

سوال۔ نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے اس کے نام اور عبارتیں کیا کیا ہیں؟

جواب۔ نماز میں جو عبارتیں پڑھی جاتی ہیں ان سب کے نام اور الفاظ یہ ہیں:۔

تکبیر۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے)

ثنا | سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

(ترجمہ: اے اللہ ہم تیری پاکی کا اقرار کرتے ہیں اور تیری تعریف بیان کرتے ہیں اور تیرا نام بہت برکت والا ہے اور تیری بزرگی برتر ہے اور تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔)

تعوذ | اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے

تسمیہ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ فاتحہ یا الحمد شریف | اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

(سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے روز جزا کا مالک ہے (اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں ہم کو سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا ہے نہ ان کے راستے پر جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کے راستے پر)

سورۂ کوثر | اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ

(اے نبی! ہم نے تم کو کوثر عطا کی ہے پس تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو)

وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝

اور قربانی کرو — بیشک تمہارا دشمن ہی بے نام و نشان ہونے والا ہے۔

سورۂ اخلاص قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝

(اے محمد) کہدو کہ وہ یعنی اللہ ایک ہے — اللہ بے نیاز ہے

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

اس سے کوئی پیدا نہیں ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں

سورۂ فلق قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝

(اے نبی دعا میں یوں) کہو کہ میں صبح کے رب کی پناہ چاہتا ہوں تمام مخلوق کے شر سے

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ

اور اندھیرے کے شر سے جب اندھیرا چھا جائے — اور گرہوں پر دم کرنے والیوں کے

فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

شر سے — اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے پر آجائے

سورۃ الناس قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝

(اے نبی دعا میں یوں) کہو کہ میں آدمیوں کے رب کی پناہ چاہتا ہوں

مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ

آدمیوں کے بادشاہ — آدمیوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں، اُس وسوسہ ڈالنے

الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝

والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

جنوں میں سے ہو یا آدمیوں میں سے۔

رکوع یعنی جھکنے کی حالت کی تسبیح سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ

پاکی بیان کرتا ہوں اپنے پروردگار بزرگ کی

قومہ یعنی رکوع سے اٹھنے کی تسمیع سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

اللہ نے سن لی اس کی جس نے اس کی تعریف کی

اسی قومہ کی تحمید رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

اے ہمارے پروردگار تیرے ہی واسطے تمام تعریف ہے

سجدہ یعنی زمین پر سر رکھنے کی حالت کی تسبیح سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

پاکی بیان کرتا ہوں اپنے پروردگار برتر کی

تشہد یا التحیات اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ

تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام

وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ سلام تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور

بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْہَدُ

اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ گواہی دیتا ہوں میں

اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں

درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد پر اور ان کی آل پر

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

جیسے کہ رحمت نازل فرمائی تو نے ابراہیم پر اور ان کی آل پر

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

بیشک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمد پر

وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی

اور ان کی آل پر جیسے برکت نازل فرمائی تو نے ابراہیم پر اور ان کی

اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ

آل پر بیشک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔

درود شریف کے بعد کی دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ

اے اللہ میں نے اپنے نفس پر

ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ

بہت بہت ظلم کیا ہے اور سوائے تیرے اور کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا ہیں تو بخش دے

مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْٓ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ؕ

خاص اپنی بخشش سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما بیشک تو ہی بخشنے والا نہایت رحم والا ہے

سلام اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ؕ

سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت

نماز کے بعد کی دعا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ

اے اللہ تو ہی سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے

السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ؕ

سلامتی ملتی ہے۔ بہت برکت والا ہے تو اے عظمت اور بزرگی والے!

دعائے قنوت اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ

اے اللہ ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں

وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ

اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہتر تعریف کرتے ہیں

الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ

اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور علیحدہ کرتے اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو

مَنْ یَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ

جو تیری نافرمانی کرے — اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے

وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ

اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی جانب دوڑتے اور جھپٹتے ہیں اور تیری ہی رحمت کی امید رکھتے ہیں

وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ؕ

اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں — تیرا عذاب — کافروں کو — پہنچنے والا ہے

وضو کرنے کا طریقہ

سوال وضو کس طرح کرنا چاہیئے؟

جواب صاف برتن میں پاک پانی لے کر پاک صاف اور اونچی جگہ پر بیٹھو قبلہ کی طرف مُنہ کر لو تو اچھا ہے۔ اور اس کا موقع نہ ہو تو کچھ نقصان نہیں آستینیں کہنیوں سے اوپر تک چڑھا لو پھر بسم اللہ پڑھو اور تین بار گٹوں تک دونوں ہاتھ دھوؤ۔ پھر تین مرتبہ کلی کرو۔ مسواک کرو۔ مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت مل لو۔ پھر تین بار ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرو۔ پھر تین مرتبہ مُنہ دھوؤ۔ مُنہ پر پانی زور سے نہ مارو۔ بلکہ آہستہ سے پیشانی پر پانی ڈال کر دھوؤ۔ پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی

کے نیچے تک اور اِدھر اُدھر دونوں کانوں تک مُنہ دھونا چاہیئے۔ پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھوؤ۔ پہلے داہنا ہاتھ تین بار پھر بایاں ہاتھ تین بار دھونا چاہیئے۔ پھر ہاتھ پانی سے تر کر کے ایک بار سر کا مسح کرو۔ پھر کانوں کا مسح کرو۔ پھر گردن کا مسح کرو۔ مسح صرف ایک ایک مرتبہ کرنا چاہیئے۔ پھر تین تین مرتبہ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوؤ۔ پہلے دایاں پاؤں پھر بایاں دھونا چاہیئے!

نماز پڑھنے کا طریقہ

سوال نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ:-

وضو کر کے، پاک کپڑے پہن کر، پاک جگہ پر قبلہ کی طرف مُنہ کر کے کھڑے ہو نماز کی نیت کر کے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھ لو۔ داہنا ہاتھ اُوپر اور بایاں ہاتھ اُس کے نیچے رہے۔ نماز میں اِدھر اُدھر نہ دیکھو ادب سے کھڑے ہو۔ خدا تعالےٰ کی طرف دھیان رکھو۔ ہاتھ باندھ کر ثنا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی

جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ پھر تعوذ یعنے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ
مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
پڑھ کر الحمد شریف پڑھو۔ الحمد شریف ختم کرکے آہستہ سے اٰمِیْن
کہو پھر سورۂ اخلاص یا اور کوئی سورۃ جو یاد ہو وہ پڑھو پھر
اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ کر رکوع کے لئے جھکو۔ رکوع میں دونوں ہاتھوں سے
گھٹنوں کو پکڑ لو۔ رکوع کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ تین یا
پانچ مرتبہ پڑھو۔ پھر تسمیع یعنے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوئے
سیدھے کھڑے ہوجاؤ۔ تحمید یعنے رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ بھی پڑھ لو
پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں اس طرح جاؤ کہ پہلے دونوں گھٹنے
زمین پر رکھو۔ پھر دونوں ہاتھ رکھو۔ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پہلے
ناک پھر پیشانی زمین پر رکھو۔ سجدے کی تسبیح یعنے سُبْحَانَ
رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین یا پانچ مرتبہ کہو۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اور
سیدھے بیٹھ جاؤ۔ پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ اسی طرح کرو۔ پھر تکبیر
کہتے ہوئے کھڑے ہوجاؤ۔ اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ نہ ٹیکو سجدوں
تک ایک رکعت پوری ہوگئی۔ اب دوسری رکعت شروع ہوئی
تسمیہ پڑھ کر الحمد شریف پڑھو۔ اور کوئی اور سورۃ ملاؤ پھر رکوع

قومہ اور دونوں سجدے کرکے اٹھ کر بیٹھ جاؤ تو پہلے تشہد پڑھو
پھر درود شریف پھر دعا پڑھو۔ پھر سلام پھیرو پہلے داہنی
طرف پھر بائیں طرف۔ سلام پھیرتے وقت داہنی اور بائیں
طرف منھ موڑ لو۔ یہ دو رکعت نماز پوری ہوگئی۔ سلام پھیرنے
کے بعد۔ اَللّٰہُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ
یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ پڑھو۔ اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگو
ہاتھ بہت زیادہ نہ اٹھاؤ یعنی کندھوں سے اونچے نہ کرو۔ دعا سے
فارغ ہوکر دونوں ہاتھ منھ پر پھیر لو!

سوال۔ دونوں سجدوں کے درمیان میں اور تشہد پڑھنے کی
حالت میں کس طرح بیٹھنا چاہئے؟

جواب داہنا پاؤں کھڑا رکھو۔ اور اس کی انگلیاں قبلے کی
طرف رہیں اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاؤ۔ بیٹھنے کی حالت
میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے چاہئیں!

سوال امام اور منفرد اور مقتدی کی نمازوں میں کچھ فرق ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب ہاں! امام اور منفرد اور مقتدی کی نماز میں تھوڑا سا فرق ہے
ایک فرق یہ ہے کہ امام اور منفرد پہلی رکعت میں ثنا کے بعد

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الخ اور بِسْمِ اللّٰہِ الخ پڑھ کر الحمد شریف اور سورۃ پڑھتے ہیں اور دوسری رکعت میں بِسْمِ اللّٰہِ اور الحمد شریف اور سورۃ پڑھتے ہیں مگر مقتدی کو صرف پہلی رکعت میں ثنا پڑھ کر دونوں رکعتوں میں چپکا کھڑا رہنا چاہئے دوسرا فرق یہ ہے کہ رکوع سے اُٹھتے وقت امام اور منفرد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہیں اور منفرد تسمیع کے ساتھ تحمید بھی کہہ سکتا ہے مگر مقتدی کو صرف رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا چاہیے!

سوال نماز کی تین یا چار رکعتیں پڑھنی ہوں تو کس طرح پڑھیں؟

جواب دو رکعتیں تو اسی قاعدے سے پڑھی جائیں جو اوپر بیان ہوا مگر قعدہ میں "التحیات" اور "تشہد" کے بعد درود شریف نہ پڑھیں بلکہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر کھڑے ہو جائیں۔ پھر اگر نماز واجب یا سُنت یا نفل ہے تو دو رکعتیں پہلی دو رکعتوں کی طرح پڑھ لیں اور اگر نماز فرض ہے تو تیسری رکعت اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ نہ ملائیں۔ باقی اور سب اسی طرح پڑھیں جیسے پہلی دو رکعتیں پڑھی ہیں!

سوال نماز سنت یا نفل کی تین رکعتیں بھی پڑھی جاتی ہیں یا نہیں؟

جواب نماز سنت یا نفل کی تین رکعتیں نہیں ہوتیں۔ دو یا چار

رکعتیں ہی پڑھی جاتی ہیں!

سوال رکوع کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب رکوع اس طرح کرنا چاہیئے کہ کمر اور سر برابر رہیں یعنی سر نہ کمر سے اونچا رہے نہ نیچا ہو جائے اور دونوں ہاتھ پسلیوں سے علٰحدہ رہیں اور گھٹنوں کو ہاتھوں سے مضبوط پکڑ لیا جائے!

سوال سجدہ کرنے کا ٹھیک طریقہ کیا ہے؟

جواب سجدہ اس طرح کرنا چاہیے کہ ہاتھوں کے پنجے زمین پر رہیں اور کلائیاں اور کہنیاں زمین سے اونچی رہیں اور پیٹ رانوں سے علٰحدہ رہے اور دونوں ہاتھ پسلیوں سے الگ رہیں!

سوال نماز کے بعد انگلیوں پر شمار کر کے کیا پڑھتے ہیں؟

جواب سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار پڑھنا چاہئے۔ اس کا بہت بڑا ثواب ہے!

تعلیمُ الاسلام کا پہلا حصّہ ختم ہوا

اسلام کے کلمے

کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

کلمہ تمجید سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

کلمہ توحید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

کلمہ رد کفر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّھَا اَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

ایمان مجمل اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ

ایمان مفصل اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

تعلیم الاسلام حصہ (۲) کا پہلا شعبہ

تعلیم الایمان یا اسلامی عقائد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سوال - اسلام کی بنیاد کتنی چیزوں پر ہے ؟

جواب - اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے !

سوال - وہ پانچ چیزیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے کیا کیا ہیں ؟

جواب - وہ پانچ چیزیں یہ ہیں :-

اوّل کلمہ طیبہ یا کلمہ شہادت کے مطلب کو دل سے ماننا اور زبان سے اقرار کرنا۔ دوسرے نماز پڑھنا۔ تیسرے زکوٰۃ دینا۔ چوتھے رمضان شریف کے روزے رکھنا۔ پانچویں حج کرنا !

سوال - کلمہ طیبہ کیا ہے اور اس کے معنی کیا ہیں ؟

جواب - کلمہ طیبہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے

بھیجے ہوئے رسول ہیں۔"

سوال۔ کلمہ شہادت کیا ہے اور اس کے معنی کیا ہیں؟

جواب۔ کلمہ شہادت یہ ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور اس کے معنی یہ ہیں۔ "گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ حضرت محمد صلعم[1] خدا تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔"

سوال۔ کیا بغیر معنے اور مطلب سمجھے ہوئے صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینے سے آدمی مسلمان ہو جاتا ہے؟

جواب۔ نہیں بلکہ معنے سمجھ کر دل سے یقین کرنا اور زبان سے اقرار کرنا ضروری ہے!

سوال۔ دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرنے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ ایمان لانا کہتے ہیں!

سوال۔ گونگا آدمی زبان سے اقرار نہیں کر سکتا تو اس کا ایمان لانا کیسے معلوم ہو گا؟

جواب۔ اس کے لئے قدرتی مجبوری کی وجہ سے اشارہ کر دینا

[1] جہاں یہ لفظ لکھا جائے وہاں صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنا چاہیے۔

کافی سمجھا جائے گا یعنی وہ اشارے سے یہ ظاہر کر دے کہ خدا تعالیٰ[1] ایک ہے اور حضرت محمد صلعم خدا تعالیٰ کے پیغمبر ہیں!

سوال۔ مسلمانوں کو کتنی چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے؟

جواب۔ سات چیزوں پر جن کا ذکر اس ایمان مفصل میں ہے:۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

اس کے معنی یہ ہیں۔ "ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں (پیغمبروں) پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ دنیا میں جو کچھ اچھا یا برا ہوتا ہے سب تقدیر سے ہوتا ہے اور اس بات پر کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے۔"

خدا تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کے عقیدے

سوال۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کو کیا عقیدے رکھنے چاہئیں؟

جواب۔ (۱) خدا تعالیٰ ایک ہے (۲) خدا تعالیٰ ہی عبادت اور بندگی کے لائق ہے اور اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں (۳) اس کا کوئی شریک نہیں (۴) وہ ہر بات کو جانتا ہے کوئی چیز

[1] جہاں یہ نشان ہو وہاں تعالیٰ پڑھنا چاہیے۔۱۲۔

اُس سے پوشیدہ نہیں (۵) وہ بڑی طاقت اور قدرت والا ہے
(۶) اُسی نے زمین، آسمان، چاند سورج، ستارے، فرشتے، آدمی
جن غرض تمام جہان کو پیدا کیا ہے اور وُہی تمام دنیا کا مالک ہے
(۷) وُہی مارتا ہے وہی جِلاتا ہے۔ یعنی مخلوق کی زندگی اور
موت اُسی کے حکم سے ہوتی ہے (۸) وہی تمام مخلوق کو روزی
دیتا ہے (۹) وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔ نہ سوتا ہے (۱۰) وہ
خود بخود ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا (۱۱) اس کو کسی نے
پیدا نہیں کیا (۱۲) نہ اُس کا باپ ہے نہ بیٹا نہ بیٹی نہ بیوی نہ
کسی سے اُس کا رشتہ ناتا وہ ان تمام تعلقات سے پاک ہے
(۱۳) سب اُس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اور
اُس کو کسی چیز کی حاجت نہیں (۱۴) وہ بے مثل ہے کوئی چیز
اُس کے مشابہ یعنی اُس جیسی نہیں (۱۵) وہ تمام عیبوں سے پاک ہے
(۱۶) وہ مخلوق جیسے ہاتھ پاؤں۔ ناک کان اور شکل و صورت
سے پاک ہے (۱۷) اُس نے فرشتوں کو پیدا کر کے دنیا کے انتظاموں
اور خاص خاص کاموں پر مقرر فرمادیا ہے (۱۸) اُس نے اپنی
مخلوق کی ہدایت کے لئے پیغمبر بھیجے کہ لوگوں کو سچا مذہب سکھائیں
اچھی باتیں بتائیں اور بُری باتوں سے بچائیں۔

ملائکہ (فرشتے)

سوال۔ فرشتے کون ہیں؟

جواب۔ فرشتے خدا تعالیٰ کی ایک مخلوق ہیں۔ نور سے پیدا ہوئے ہیں ہماری نظروں سے غائب ہیں۔ نہ مرد ہیں نہ عورت خدا کی نافرمانی اور گناہ نہیں کرتے جن کاموں پر خدا تعالیٰ نے انھیں مقرر فرمادیا ہے انھیں میں لگے رہتے ہیں!

سوال۔ فرشتے کتنے ہیں؟

جواب۔ فرشتوں کی گنتی خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہاں اتنا ہمیں معلوم ہے کہ فرشتے بہت ہیں اور ان میں سے چار فرشتے مقرب اور مشہور ہیں!

سوال۔ مقرب اور مشہور چار فرشتے کون کونسے ہیں؟

جواب۔ اوّل حضرت جبرئیلؑ جو خدا تعالیٰ کی کتابیں اور احکام اور پیغام پیغمبروں کے پاس لاتے تھے۔ دوسرے حضرت اسرافیلؑ جو قیامت میں صور پھونکیں گے تیسرے حضرت میکائیلؑ جو بارش کا انتظام کرنے اور مخلوق کو روزی پہنچانے کے کام پر مقرر ہیں چوتھے حضرت عزرائیلؑ ہیں جو مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں۔

خداتعالیٰ کی کتابیں

سوال۔ خداتعالےٰ کی کتابیں کتنی ہیں؟

جواب۔ خداتعالیٰ کی چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں پیغمبروں پر نازل ہوئیں مگر بڑی کتابوں کو کتاب اور چھوٹی کتابوں کو صحیفے کہتے ہیں۔ چار کتابیں مشہور ہیں!

سوال۔ چار مشہور آسمانی کتابیں کون کونسی ہیں۔ اور کن کن پیغمبروں پر نازل ہوئیں؟

جواب۔ توریتؔ جو حضرت موسٰی علیہ السّلام پر نازل ہوئی۔ زبورؔ جو حضرت داؤد علیہ السّلام پر نازل ہوئی۔ انجیلؔ جو حضرت عیسٰے علیہ السّلام پر نازل ہوئی۔ قرآن مجیدؔ جو ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

سوال۔ صحیفے کتنے ہیں اور کن کن پیغمبروں پر نازل ہوئے؟

جواب۔ صحیفوں کی تعداد معلوم نہیں۔ ہاں کچھ صحیفے حضرت آدم علیہ السّلام پر اور کچھ حضرت شیث علیہ السّلام پر اور کچھ حضرت ابراہیم علیہ السّلام پر نازل ہوئے۔ ان کے علاوہ اور بھی صحیفے ہیں۔ جو بعض اور پیغمبروں پر نازل ہوئے ۞

خدا کے رسول (پیغمبر علیہم السّلام)

سوال۔ رسول کون ہوتے ہیں؟

جواب۔ رسول خداتعالیٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں۔ خداتعالیٰ انھیں اپنے بندوں تک احکام پہنچانے کے لئے مقرر فرماتا ہے وہ سچے ہوتے ہیں کبھی جھوٹ نہیں بولتے گناہ نہیں کرتے خداتعالیٰ کے حکم سے معجزے دکھاتے ہیں۔ خداتعالےٰ کے پیغام پورے پورے پہنچا دیتے ہیں ان میں کمی بیشی نہیں کرتے۔ نہ کسی پیغام کو چھپاتے ہیں!

سوال۔ نبی کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ نبی کے بھی یہی معنے ہیں کہ وہ خداتعالیٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں خداتعالیٰ کے احکام بندوں تک پہنچاتے ہیں سچے ہوتے ہیں جھوٹ نہیں بولتے گناہ نہیں کرتے خداتعالےٰ کے حکموں میں کمی زیادتی نہیں کرتے۔ کسی حکم کو چھپاتے نہیں!

سوال۔ نبی اور رسول میں کچھ فرق ہے یا دونوں کے ایک معنی ہیں؟

جواب۔ نبی اور رسول میں تھوڑا سا فرق ہے وہ یہ کہ رسول تو اُس پیغمبر کو کہتے ہیں جس کو نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو اور نبی

ہر پیغمبر کو کہتے ہیں چاہے اُسے نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو یا نہ دی گئی ہو۔ بلکہ وہ پہلی شریعت اور کتاب کا تابع ہو!

سوال ۔ کیا کوئی آدمی اپنی کوشش اور عبادت سے نبی بن سکتا ہے؟

جواب ۔ نہیں بلکہ جسے خدا تعالیٰ نبی بنائے وہی بنتا ہے۔ مطلب یہ کہ نبی اور رسول بننے میں آدمی کی کوشش اور ارادے کو دخل نہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ مرتبہ عطا کیا جاتا ہے!

سوال ۔ رسول اور نبی کتنے ہیں؟

جواب ۔ دنیا میں بہت سے رسول اور نبی آئے لیکن ان کی ٹھیک تعداد خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ہمیں تمھیں اسی طرح ایمان لانا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے جتنے رسول بھیجے ہم ان سب کو برحق اور رسول مانتے ہیں!

سوال ۔ سب سے پہلے پیغمبر کون ہیں؟

جواب ۔ سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام ہیں!

سوال ۔ سب سے پچھلے پیغمبر کون ہیں؟

جواب ۔ سب سے پچھلے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں!

سوال ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر آئے گا یا نہیں؟

جواب ۔ نہیں کیونکہ پیغمبری اور نبوت حضرت محمد مصطفےٰ صلعم پر ختم

ہو گئی آپ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ آپ کے بعد جو شخص پیغمبری کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے!

سوال ۔ رسولوں میں سب سے افضل رسول کون ہیں؟

جواب ۔ ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں اور رسولوں سے افضل اور بزرگ ہیں۔ خدا تعالیٰ کے تو آپ بھی بندے اور تابعدار ہیں۔ ہاں خدا تعالےٰ کے بعد آپ کا مرتبہ سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے!

قیامت کا بیان

سوال ۔ قیامت کا دن کس دن کو کہتے ہیں؟

جواب ۔ قیامت کا دن اس دن کو کہتے ہیں جس دن تمام آدمی اور جاندار مر جائیں گے اور تمام دنیا فنا ہو جائے گی۔ پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اُڑتے پھریں گے ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے غرض ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائے گی!

سوال ۔ تمام آدمی اور جاندار کیسے مر جائیں گے؟

جواب ۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے۔ اس کی آواز اس قدر ڈراؤنی اور سخت ہوگی کہ اس کے صدمے سے سب

مرجائیں گے اور ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائے گی!

سوال۔ قیامت کب آئے گی؟

جواب۔ قیامت آنے والی ہے لیکن اس کا ٹھیک وقت خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اتنا معلوم ہے کہ جمعہ کا دن اور محرم کی دسویں تاریخ ہوگی اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی کچھ نشانیاں بتادی ہیں۔ ان نشانیوں کو دیکھ کر قیامت کا قریب آجانا معلوم ہوسکتا ہے!

سوال۔ قیامت کی نشانیاں کیا ہیں؟

جواب۔ حضور صلعم نے فرمایا ہے کہ جب دنیا میں گناہ زیادہ ہونے لگیں اور لوگ اپنے ماں باپ کی نافرمانیاں اور ان پر سختیاں کرنے لگیں اور امانت میں خیانت ہونے لگے، اور گانے بجانے، ناچ رنگ کی زیادتی ہو جائے۔ اور پچھلے لوگ پہلے بزرگوں کو برا کہنے لگیں۔ بے علم اور کم علم لوگ پیشوا بن جائیں چرواہے وغیرہ کم درجے کے لوگ بڑی بڑی اونچی اونچی عمارتیں بنانے لگیں۔ نااہل لوگوں کو بڑے بڑے عہدے ملنے لگیں تو سمجھو کہ قیامت قریب آگئی ہے!

تقدیر کا بیان

سوال۔ تقدیر کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ ہر بات اور اچھی اور بری چیز کے لئے خدا تعالیٰ کے علم میں ایک اندازہ مقرر ہے اور ہر چیز کے پیدا کرنے سے پہلے خدا تعالیٰ اسے جانتا ہے خدا تعالیٰ کے اسی علم اور اندازے کو تقدیر کہتے ہیں۔ کوئی اچھی یا بری بات خدا تعالیٰ کے علم اور اندازے سے باہر نہیں۔

مرنے کے بعد زندہ ہونا

سوال۔ مرنے کے بعد زندہ ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ قیامت میں سب چیزیں فنا ہو جائیں گی پھر اسرافیل علیہ السلام دوبارہ صور پھونکیں گے تو سب چیزیں موجود ہو جائیں گی آدمی بھی زندہ ہو جائیں گے۔ میدان حشر میں خدا تعالیٰ کے سامنے پیشی ہوگی حساب لیا جائے گا۔ اور اچھے برے کاموں کا بدلہ دیا جائے گا۔ جس روز یہ کام ہوں گے اس دن کو یَوْمُ الْحَشْرِ (یعنی جمع کیے جانے کا دن) یَوْمُ الْجَزَاءِ اور یَوْمُ الدِّیْن (یعنی بدلہ دینے کا دن) اور یَوْمُ الْحِسَاب (یعنی حساب کا دن) کہتے ہیں!

سوال۔ ایمان مفصل میں جن سات چیزوں کا ذکر ہے ان میں سے اگر کوئی دو ایک باتوں کو نہ مانے تو کیا وہ مسلمان ہو سکتا ہے؟

جواب۔ ہرگز نہیں جب تک خدا تعالیٰ کی توحید اور پیغمبروں کی پیغمبری

اور خدا تعالیٰ کی کتابوں۔ اور خدا تعالیٰ کے فرشتوں اور قیامت کے دن اور تقدیر اور مرنے کے بعد زندہ ہونے کو نہ مانے، ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا!

سوال حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد بیان فرمائی ہے اور ان میں فرشتوں اور خدا تعالیٰ کی کتابوں اور قیامت اور تقدیر وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں ہے؟

جواب۔ ان پانچ چیزوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا ذکر ہے اور جب کوئی شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا تو اُسے آپ کی بتائی ہوئی تمام باتیں ماننی ضروری ہوں گی۔ اور خدا تعالیٰ کی کتاب جو حضرت صلعم لائے ہیں اس پر ایمان لانا بھی ضروری ہوگا۔ یہ سب باتیں جن کا ایمان مفصل میں ذکر ہے خدا تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید اور پیغمبر صلعم کے بیان سے ثابت ہیں!

سوال۔ ان سب باتوں کا دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرے لیکن نماز نہ پڑھے۔ یا زکوٰۃ نہ دے۔ یا روزہ نہ رکھے یا حج نہ کرے تو وہ مسلمان ہے یا نہیں؟

جواب۔ ہاں مسلمان تو ہے لیکن سخت گنہگار اور خدا تعالےٰ کا نافرمان ہے۔ ایسے شخص کو فاسق کہتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے گناہوں کی سزا پاکر آخر میں چھٹکارا پائیں گے!

تعلیم الاسلام حصہ ۲ کا دوسرا شعبہ

تعلیم الارکان یا اسلامی اعمال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال۔ اسلامی اعمال سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد ہے، ان میں سے پہلی بات کو ایمان کہتے ہیں۔ اور اس کا بیان پہلے شعبے میں اسلامی عقائد کے نام سے تم پڑھ چکے ہو۔ باقی چار چیزوں یعنی نماز زکوٰۃ۔ روزہ رمضان۔ حج بیت اللہ کو اسلامی اعمال کہتے ہیں۔

اس دوسرے حصے میں نماز کا بیان ہے۔

نماز

سوال۔ نماز کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ نماز خدا تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے جو خدا تعالیٰ نے اور اس کے پیغمبر صلعم نے بندوں کو سکھایا ہے!

سوال۔ نماز پڑھنے سے پہلے کن چیزوں کی ضرورت ہے؟

جواب۔ نماز پڑھنے سے پہلے سات چیزوں کی ضرورت ہے جن کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ ان چیزوں کو شرائطِ نماز اور فرض کہتے ہیں!

سوال۔ وہ سات چیزیں جو نماز سے پہلے ضروری ہیں کیا ہیں؟

جواب۔ اوّل بدن کا پاک ہونا۔ دوسرے کپڑوں کا پاک ہونا۔ تیسرے جگہ کا پاک ہونا۔ چوتھے ستر کا چھپانا۔ پانچویں نماز کا وقت ہونا۔ چھٹے قبلہ کی طرف منہ کرنا۔ ساتویں نیت کرنا!

نماز کی پہلی شرط کا بیان

سوال۔ بدن کے پاک ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ بدن کے پاک ہونے سے یہ مراد ہے کہ بدن پر کسی قسم کی نجاست یعنی پلیدی نہ ہو!

سوال۔ نجاست کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب۔ نجاست یعنی ناپاکی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حقیقی دوسری حکمی!

سوال۔ نجاست حقیقی کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ وہ ظاہری ناپاکی جو دیکھنے میں آسکے نجاستِ حقیقیہ

کہلاتی ہے جیسے پیشاب، پاخانہ، خون، شراب۔

سوال۔ نجاست حکمیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ وہ ناپاکی جو شریعت کے حکم سے ثابت ہو مگر دیکھنے میں نہ آسکے نجاست حکمیہ کہلاتی ہے۔ جیسے بے وضو ہونا، غسل کی حاجت ہونا!

سوال۔ نماز کے لئے کس نجاست سے بدن کا پاک ہونا شرط ہے؟

جواب۔ دونوں قسم کی نجاست سے بدن کا پاک ہونا ضروری ہے!

سوال۔ نجاستِ حکمیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب۔ دو قسمیں ہیں ایک چھوٹی نجاستِ حکمیہ۔ اسے حدثِ اصغر کہتے ہیں۔ اور دوسری بڑی نجاستِ حکمیہ اسے حدثِ اکبر اور جنابت کہتے ہیں!

سوال۔ چھوٹی نجاستِ حکمیہ سے بدن پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔ چھوٹی نجاست حکمیہ سے بدن وضو کرنے سے پاک ہو جاتا ہے!

وضو کا بیان

سوال۔ وضو کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ وضو اسے کہتے ہیں کہ آدمی جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو صاف برتن میں پاک پانی لے کر پہلے گٹوں تک ہاتھ دھوئے پھر تین بار کلی کرے۔ مسواک کرے پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے۔ اور ناک صاف کرے۔ پھر تین بار منھ دھوئے پھر کہنیوں تک دونوں ہاتھ دھوئے پھر سر اور کانوں کا مسح کرے۔ پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔ وضو کرنے کا طریقہ تعلیم الاسلام کے پہلے حصے میں تم پڑھ چکے ہو!

سوال۔ وضو میں کیا یہ سب باتیں ضروری ہیں؟

جواب۔ وضو میں بعض باتیں ضروری ہیں جن کے چھوٹ جانے سے وضو نہیں ہوتا۔ انہیں فرض کہتے ہیں۔ اور بعض باتیں ایسی ہیں جن کے چھوٹ جانے سے وضو ہو جاتا ہے مگر ناقص ہوتا ہے۔ انہیں سنت کہتے ہیں۔ اور بعض باتیں ایسی ہیں کہ ان کے کرنے سے ثواب زیادہ ہوتا ہے اور چھوٹ جانے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا انہیں مستحب کہتے ہیں!

سوال۔ وضو میں فرض کتنے ہیں؟

جواب۔ وضو میں چار فرض ہیں!

(۱) پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک

کان سے دوسرے کان تک منھ دھونا (۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا!

سوال۔ وضو میں کتنی سنتیں ہیں؟

جواب۔ وضو میں تیرہ سنتیں ہیں!

(۱) نیت کرنا (۲) بسم اللہ پڑھنا (۳) پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا (۴) مسواک کرنا (۵) تین بار کلی کرنا (۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا (۷) ڈاڑھی کا خلال کرنا (۸) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۹) ہر عضو کو تین بار دھونا (۱۰) ایک بار تمام سر کا مسح کرنا۔ یعنی بھیگا ہوا ہاتھ پھیرنا۔ (۱۱) دونوں کانوں کا مسح کرنا (۱۲) ترتیب سے وضو کرنا۔ (۱۳) پے درپے وضو کرنا کہ ایک عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھولے۔

سوال۔ وضو میں مستحب کتنے ہیں؟

جواب۔ وضو میں پانچ چیزیں مستحب ہیں!

(۱) داہنی طرف سے شروع کرنا۔ بعض علماء نے اسے سنتوں میں شمار کیا ہے۔ اور یہی قوی ہے (۲) گردن کا مسح کرنا۔

(۳) وضو کے کام کو خود کرنا دوسرے سے مدد نہ لینا (۴) قبلہ کی طرف منھ کرکے بیٹھنا (۵) پاک اور اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا!

سوال۔ وضو میں کتنی چیزیں مکروہ ہیں؟

جواب۔ وضو میں چار چیزیں مکروہ ہیں!

(۱) ناپاک جگہ پر وضو کرنا (۲) سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۳) وضو کرنے میں دنیا کی باتیں کرنا (۴) سنّت کے خلاف وضو کرنا!

سوال۔ کتنی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب۔ آٹھ چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ انھیں نواقض وضو کہتے ہیں!

(۱) پاخانہ پیشاب کرنا۔ یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا (۲) ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا (۳) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا (۴) منھ بھر کے قے کرنا (۵) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا (۶) بیماری یا کسی اور وجہ سے بیہوش ہو جانا (۷) مجنون یعنی دیوانہ ہو جانا (۸) نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

غسل کا بیان

سوال۔ بڑی نجاست حکمیہ یعنی حدثِ اکبر اور جنابت سے بدن پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔ حدثِ اکبر یا جنابت سے بدن غسل کرنے سے پاک ہو جاتا ہے!

سوال۔ غسل کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ غسل کے معنی ہیں "نہانا" مگر نہانے کا شریعت میں ایک خاص طریقہ ہے!

سوال۔ غسل کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔ غسل کا طریقہ یہ ہے کہ اوّل دونوں ہاتھ گٹّوں تک دھوئے پھر استنجا کرے۔ اور بدن سے حقیقی نجاست دھو ڈالے پھر وضو کرے۔ پھر تمام بدن کو تھوڑا پانی ڈال کر ہاتھ سے ملے۔ پھر سارے بدن پر تین مرتبہ پانی بہائے۔ کلّی کرے ناک میں پانی ڈالے!

سوال۔ غسل میں فرض کتنے ہیں؟

جواب۔ غسل میں تین فرض ہیں۔ کلّی کرنا۔ ناک میں پانی

ڈالنا۔ تمام بدن پر پانی بہانا!

سوال۔ غسل میں سنتیں کتنی ہیں؟

جواب۔ غسل میں پانچ سنتیں ہیں۔

(۱) دونوں ہاتھ گٹّوں تک دھونا (۲) استنجا کرنا۔ اور جس جگہ بدن پر نجاست لگی ہوئے دھونا (۳) ناپاکی دور کرنے کی نیّت کرنا (۴) پہلے وضو کر لینا (۵) تمام بدن پر تین بار پانی بہانا!

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

سوال۔ کس قسم کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے؟

جواب۔ تین قسم کے موزوں پر مسح جائز ہے۔ اوّل چمڑے کے موزے جن سے پاؤں ٹخنوں تک چھپے رہیں۔ دوسرے وہ اونی سوتی موزے جن میں چمڑے کا تلا لگا ہوا ہو۔ تیسرے وہ اونی سوتی موزے جو اس قدر موٹے اور گاڑھے ہوں کہ خالی موزے پہن کر تین چار میل راستہ چلنے سے نہ پھٹیں!

سوال۔ موزوں پر کب مسح جائز ہے؟

جواب۔ جب وضو کر کے یا پاؤں دھو کر موزے پہنے ہوں پھر وضو ٹوٹنے کی حالت میں موزے پہنے ہوئے ہو!

سوال۔ ایک دفعہ کے پہنے ہوئے موزوں پر کتنے دنوں تک مسح جائز ہے؟

جواب۔ اگر آدمی اپنے گھر بار رہنے کی جگہ ہو تو ایک دن اور ایک رات موزوں پر مسح کرے۔ اور سفر میں ہو تو تین دن تین رات تک مسح جائز ہے!

سوال۔ موزے پر کس طرح مسح کرے؟

جواب۔ اوپر کی طرف کرنا چاہئے تلووں کی طرف یا ایڑی کی طرف مسح کرنے سے مسح نہیں ہوتا!

سوال۔ وضو اور غسل دونوں میں موزوں پر مسح جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ وضو میں موزوں کا مسح جائز ہے غسل میں نہیں!

سوال۔ مسح کس طرح کرے؟

جواب۔ ہاتھ کی انگلیاں پانی سے بھگو کر تین انگلیاں پاؤں کے پنجے پر رکھ کر اوپر کی طرف کھینچے۔ انگلیاں پوری رکھے صرف اُن کے سرے رکھنا کافی نہیں!

سوال۔ پھٹے ہوئے موزے پر مسح جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ اگر موزہ اتنا پھٹ گیا کہ پاؤں کی تین چھوٹی انگلیوں کے برابر پاؤں کھل گیا۔ یا چلنے میں کھل جاتا ہے تو اس پر

مسح جائز نہیں اور اُس سے کم پھٹا ہو تو جائز ہے!

جَبیرہ پر مسح کرنے کا بیان

سوال۔ جبیرہ کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ جبیرہ وہ لکڑی ہے جو ٹوٹی ہڈی درست کرنے کے لئے باندھی جاتی ہے مگر یہاں جبیرہ سے وہ لکڑی یا زخم کی پٹی یا مرہم کا پھایہ جو کچھ بھی ہو مُراد ہے!

سوال۔ اُس لکڑی یا پٹی یا پھایہ پر مسح کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر اس لکڑی یا پٹی کا کھولنا اور پھایہ کا اُکھاڑنا نقصان پہنچائے یا سخت تکلیف ہوتی ہو تو اس لکڑی اور پٹی اور پھایہ پر مسح کرلینا جائز ہے!

سوال۔ کتنی پٹی پر مسح کرے؟

جواب۔ ساری پٹی پر مسح کرنا چاہئے خواہ اس کے نیچے زخم ہو یا نہ ہو!

سوال۔ اگر پٹی کھولنے سے نقصان اور تکلیف نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر زخم کو پانی سے دھونا نقصان نہ پہنچائے تو دھونا

ضروری ہے اور پانی سے دھونا نقصان پہنچائے لیکن مسح سے نقصان نہ ہو تو زخم پر مسح کرنا واجب ہے۔ اور جب زخم پر مسح کرنا بھی نقصان پہنچائے اس وقت پٹی یا پھایہ پر مسح کرنا جائز ہے!

نجاستِ حقیقیہ کا بیان

سوال۔ نجاستِ حقیقیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب۔ نجاستِ حقیقیہ کی دو قسمیں ہیں ایک نجاستِ غلیظہ دوسری نجاستِ خفیفہ!

سوال۔ نجاستِ غلیظہ اور نجاست خفیفہ کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ جو ناپاکی کہ سخت ہو۔ اُسے نجاستِ غلیظہ کہتے ہیں اور جو نجاست کہ ہلکی ہو اُسے نجاستِ خفیفہ کہتے ہیں!

سوال۔ کتنی چیزیں نجاستِ غلیظہ ہیں؟

جواب۔ آدمی کا پیشاب پائخانہ اور جانوروں کا پائخانہ اور حرام جانوروں کا پیشاب۔ اور آدمی اور جانوروں کا بہتا ہوا خون۔ اور شراب اور مرغی اور بطخ کی بیٹ نجاست غلیظہ ہے!

سوال - نجاستِ خفیفہ کیا کیا چیزیں ہیں ؟

جواب - حلال جانوروں کا پیشاب - اور حرام پرندوں کی بیٹ نجاستِ خفیفہ ہے !

سوال - نجاستِ غلیظہ کس قدر معاف ہے ؟

جواب - نجاستِ غلیظہ اگر گاڑھے جسم والی ہے - جیسے پائخانہ تو وہ ساڑھے تین ماشہ وزن تک معاف ہے اور اگر پتلی ہو جیسے شراب - پیشاب - تو وہ ایک انگریزی روپیہ کے پھیلاؤ کے برابر معاف ہے معاف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اتنی نجاست بدن یا کپڑے پر لگی ہو اور نماز پڑھ لے تو نماز ہو جائے گی - مگر مکروہ ہوگی - اور قصداً اتنی نجاست بھی لگی رکھنا جائز نہیں !

سوال - نجاستِ خفیفہ کتنی معاف ہے ؟

جواب - چوتھائی کپڑے یا چوتھائی عضو سے کم ہو تو معاف ہے !

سوال - نجاستِ حقیقیہ سے کپڑا یا بدن کس طرح پاک کیا جائے ؟

جواب - نجاستِ حقیقیہ چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ کپڑے پر ہو یا بدن پر پانی سے تین بار دھو لینے سے پاک ہو جاتی ہے کپڑے کو تینوں دفعہ نچوڑنا بھی ضروری ہے !

سوال - پانی کے سوا اور کسی چیز سے بھی پاک ہو سکتی ہے

یا نہیں ؟

جواب - ہاں - جو چیزیں پتلی اور بہنے والی ہیں جیسے سرکہ یا تربوز کا پانی ان کے ساتھ دھونے سے بھی نجاستِ حقیقیہ پاک ہو جاتی ہے !

استنجے کا بیان

سوال - استنجا کسے کہتے ہیں ؟

جواب - پائخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد جو ناپاکی بدن پر لگی رہے اس کے پاک کرنے کو استنجا کہتے ہیں !

سوال - پیشاب کے بعد استنجا کرنے کا طریقہ کیا ہے ؟

جواب - پیشاب کرنے کے بعد مٹی کے پاک ڈھیلے سے پیشاب کو سکھانا چاہئے - اس کے بعد پانی سے دھو ڈالنا چاہئے !

سوال - پائخانہ کے بعد استنجے کا کیا طریقہ ہے ؟

جواب - پائخانہ کے بعد مٹی کے تین یا پانچ ڈھیلوں سے پائخانہ کے مقام کو صاف کرے پھر پانی سے دھو ڈالے !

سوال - استنجا کرنا کیسا ہے ؟

جواب - اگر پائخانہ یا پیشاب اپنے مقام سے بڑھ کر ادھر اُدھر

نہ لگا ہو تو استنجا کرنا مستحب ہے اور اگر نجاست اِدھر اُدھر لگ گئی ہو مگر ایک درہم کے برابر یا اس سے کم لگی ہو تو استنجا کرنا سنت ہو اور اگر ایک درہم سے زیادہ لگی ہو تو استنجا کرنا فرض ہے!

سوال۔ استنجا کن چیزوں سے کرنا چاہئے؟

جواب۔ مٹی کے پاک ڈھیلوں سے یا پتھر سے!

سوال۔ استنجا کن چیزوں سے مکروہ ہے؟

جواب۔ ہڈی۔ لید۔ گوبر۔ اور کھانے کی چیزوں۔ کوئلے اور کپڑے اور کاغذ سے استنجا کرنا مکروہ ہے!

سوال۔ استنجا کس ہاتھ سے کرنا چاہئے؟

جواب۔ بائیں ہاتھ سے کرنا چاہئے دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے!

پانی کا بیان

سوال۔ کن پانیوں سے وضو کرنا جائز ہے؟

جواب۔ مینھ کا پانی۔ چشمے یا کنوئیں کا پانی۔ ندی یا سمندر کا پانی پگھلی ہوئی برف یا اولوں کا پانی۔ بڑے تالاب یا بڑے حوض کا پانی۔ ان سب پانیوں سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے!

سوال۔ کن پانیوں سے وضو کرنا جائز نہیں ہے؟

جواب۔ پھل اور درخت کا نچوڑا ہوا پانی۔ شوربا۔ وہ پانی جس کا رنگ، بو، مزہ۔ کسی پاک چیز کے مل جانے کی وجہ سے بدل گیا ہو اور پانی گاڑھا ہو گیا ہو۔ ایسا پانی جو تھوڑا ہو اور اس میں کوئی ناپاک چیز گر گئی ہو یا کوئی جانور گر کر مر گیا ہو۔ وہ پانی جس سے وضو یا غسل کیا گیا ہو۔ وہ پانی جس پر نجاست کا اثر غالب ہو حرام جانوروں کا جھوٹا پانی۔ سونف گلاب یا اور کسی دوا کا کھینچا ہوا عرق!

سوال جس پانی سے وضو یا غسل کیا گیا ہو اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ ایسے پانی کو مستعمل پانی کہتے ہیں جو خود پاک ہے مگر اس سے وضو یا غسل کرنا جائز نہیں!

سوال۔ کن جانوروں کا جھوٹا پانی ناپاک ہے؟

جواب۔ کتے۔ خنزیر اور شکاری چوپائے کا جھوٹا پانی ناپاک ہے اسی طرح بلی جو چوہا یا کوئی اور جانور کھا کر فوراً پانی پی لے اس کا جھوٹا بھی ناپاک ہے۔ جس آدمی نے شراب پی اور فوراً پانی پی لیا اس کا جھوٹا بھی ناپاک ہے!

سوال۔ کن جانوروں کا جھوٹا پانی مکروہ ہے؟

جواب۔ بلی (بشرطیکہ فوراً چوہا نہ کھایا ہو) چوہا۔ چھپکلی۔ پھرنے والی مرغی۔ نجاست کھانے والی گائے بھینس کوا۔ چیل۔ شکرہ اور تمام حرام جانوروں کا جھوٹا مکروہ ہے!

سوال۔ کن جانوروں کا جھوٹا پانی پاک ہے؟

جواب۔ آدمی اور حلال جانوروں کا جھوٹا پانی پاک ہے جیسے گائے۔ بکری۔ کبوتر۔ فاختہ گھوڑا!

سوال۔ کونسا پانی نجاست کے گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب۔ سوائے دو پانیوں کے تمام پانی نجاست کے گرنے سے ناپاک ہو جاتے ہیں۔ وہ دو پانی یہ ہیں۔ اول ندی یا دریا کا بہتا ہوا پانی دوسرے ٹھیرا ہوا زیادہ پانی جیسے بڑے تالاب یا بڑے حوض کا پانی!

سوال۔ ٹھیرے ہوئے زیادہ پانی کی کیا مقدار ہے؟

جواب۔ جو ٹھیرا ہوا پانی نمبری گز سے ساڑھے پانچ گز لمبا اور ساڑھے پانچ گز چوڑا ہو وہ زیادہ پانی ہے جو حوض یا تالاب کہ اتنا بڑا ہو۔ وہ بڑا حوض اور بڑا تالاب سمجھا جائے گا!

سوال۔ نجاست گرنے کے سوا اور کس چیز سے تھوڑا پانی ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب۔ اگر پانی میں کوئی ایسا جانور گر کر مر جائے جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔ جیسے چڑیا مرغی کبوتر بلی چوہا!

سوال۔ بڑے تالاب یا حوض کا پانی کب ناپاک ہوتا ہے؟

جواب۔ جب اس میں نجاست کا مزہ یا رنگ یا بو ظاہر ہو جائے!

سوال۔ کن جانوروں کے پانی میں مر جانے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا؟

جواب۔ جو جانور کہ پانی میں پیدا ہوتے اور رہتے ہیں جیسے مچھلی۔ مینڈک۔ اور وہ جانور جن میں بہتا ہوا خون نہیں ہے جیسے مکھی۔ مچھر۔ بھڑ۔ چھپکلی۔ چیونٹی۔ ان کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا!

کنوئیں کا بیان

سوال۔ کنواں کن چیزوں سے ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب۔ اگر نجاست غلیظہ یا خفیفہ کنوئیں میں گر جائے یا کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے تو کنواں

ناپاک ہوجاتا ہے۔!

سوال۔ اگر کنوئیں میں کوئی جانور گر کر زندہ نکل آئے تو کنواں پاک رہے گا یا ناپاک ہوجائے گا؟

جواب۔ اگر ایسا جانور گرے کہ اس کا جھوٹا ناپاک ہے یا وہ جانور گرے جس کے بدن پر نجاست لگی تھی تو کنواں ناپاک ہوجائے گا وہ حلال یا حرام جانور جن کا جھوٹا ناپاک نہیں اور ان کے بدن پر نجاست بھی نہ ہو اگر گریں اور زندہ نکل آئیں تو جب تک ان کے پیشاب یا پاخانہ کردینے کا یقین نہ ہوجائے کنواں ناپاک نہ ہوگا!

سوال۔ کنواں جب ناپاک ہوجائے تو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔ کنوئیں کے پاک کرنے کے پانچ طریقے ہیں (۱) جب کنوئیں میں نجاست گر جائے تو تمام پانی نکالنے سے پاک ہوجائے گا (۲) اور جب آدمی یا سور۔ یا کتا یا بکری یا دو بلیاں یا اتنا یا اس سے بڑا کوئی اور جانور گر کر مر جائے تو سارا پانی نکالنا پڑے گا (۳) اور جب کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنوئیں میں گر کر پھول گیا یا پھٹ گیا تو سارا پانی نکالنا ہوگا خواہ وہ جانور چھوٹا ہو یا بڑا (۴) اور جب کبوتر یا مرغی یا بلی یا اتنا ہی بڑا کوئی جانور گر کر مر گیا لیکن پھولا

نہیں تو چالیس ڈول نکالنے پڑیں گے (۵) اگر چوہا چڑیا یا اتنا ہی بڑا اور کوئی جانور گر کر مر گیا تو بیس ڈول نکالنے پڑیں گے بیس کی جگہ تیس اور چالیس کی جگہ ساٹھ ڈول نکالنا مستحب ہے!

سوال۔ اگر مرا ہوا جانور کنوئیں میں گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ مرے ہوئے جانور کے گر جانے کا وہی حکم ہے جو کنوئیں میں گر کر مرنے کا بیان ہوا۔ مثلاً بکری مری ہوئی گرے تو سارا پانی نکالا جائے اور بلی مری ہوئی گرے تو چالیس یا ساٹھ ڈول اور چوہا مرا ہوا گرے تو بیس یا تیس ڈول نکالے جائیں!

سوال۔ اگر پھولا یا پھٹا ہوا جانور گر جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ سارا پانی نکالنا ہوگا جیسے کہ کنوئیں میں گر کر مرتا اور پھولتا اور پھٹ جاتا!

سوال۔ اگر کنوئیں میں سے مرا ہوا جانور نکلے اور معلوم نہ ہو کہ کب گرا ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ جس وقت سے دیکھا جائے اسی وقت سے کنواں ناپاک سمجھا جائے گا!

سوال۔ ڈول سے کتنا بڑا ڈول مراد ہے؟

جواب۔ جس کنوئیں پر جو ڈول پڑا رہتا ہے وہی معتبر ہے!

سوال۔ جتنے ڈول نکالنے ہیں ایک ہی مرتبہ نکالنے چاہئیں یا کئی دفعہ کرکے نکالنا بھی جائز ہے؟

جواب۔ کئی مرتبہ کرکے نکالنا بھی جائز ہے۔ نکالنے ہیں۔ بیسؔ صبح کو نکالے۔ بیسؔ دوپہر کو اور بیسؔ شام کو تو یہ بھی جائز ہے!

سوال۔ جس ڈول رسّی سے ناپاک کنوئیں کا پانی نکالا جائے وہ پاک ہے یا ناپاک؟

جواب۔ جب اتنا پانی نکال ڈالا جتنا نکالنا چاہئے تھا تو کنواں اور ڈول اور رسّی سب پاک ہوجاتے ہیں ۞

تعلیمُ الاسلام کا دُوسرا حصہ ختم ہوا

جملہ حقوق محفوظ

تعلیمُ الاِسلام حصہ (۳) کا پہلا شعبہ

معروف بہ

تعلیمُ الایمان یا اسلامی عقائد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

توحید

س۔ توحید کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ دل سے اللہ تعالیٰ کو ایک سمجھنے اور زبان سے اس کا اقرار کرنے کو توحید کہتے ہیں!

س۔ خدا تعالیٰ کے ایک ہونے کا مخلوق کو کس طرح علم حاصل ہوا؟

ج۔ اوّل تو انسانی عقل (بشرطیکہ عقل صحیح ہو) خدا تعالیٰ کے موجود ہونے اور اس کے ایک ہونے کا یقین رکھتی ہے۔ اور اسی وجہ سے دُنیا میں جتنے بڑے بڑے عقلمند، حکیم اور فلسفی ہوئے ہیں وہ سب خدا تعالیٰ کی توحید کے قائل ہیں۔

دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ کے پیغمبروں نے بالاتفاق مخلوق کو

توحید کی تعلیم دی اور بتایا کہ اللہ تعالےٰ ایک ہے۔ اُس جیسا اور کوئی دُوسرا نہیں!

س۔ کیا قرآن مجید میں توحید کی تعلیم دی گئی ہے؟

ج۔ ہاں! قرآن مجید میں توحید کی تعلیم کامل طریقے اور اعلیٰ درجے پر دی گئی ہے۔ بلکہ آج دنیا میں صرف قرآن مجید ہی ایسی کتاب ہے جو خالص توحید کی تعلیم دیتی ہے۔ اگرچہ پہلی آسمانی کتابوں میں بھی توحید کی تعلیم تھی لیکن ان تمام کتابوں میں لوگوں نے تحریف (اَدَل بَدَل) کر ڈالی اور توحید کے خلاف باتیں داخل کر دیں اور خدا کی بھیجی ہوئی آسمانی تعلیم کو بدل دیا اس کی اصلاح کے لئے اور سچی توحید دنیا میں پھیلانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور اپنی خاص کتاب قرآن مجید نازل فرمائی اور اس میں صاف صاف سچی اور خالص توحید کی تعلیم دی۔!

س۔ قرآن مجید کی کن آیات سے توحید ثابت ہوتی ہے؟

ج۔ تمام قرآن مجید میں اول سے آخر تک توحید کی تعلیم بھری ہوئی ہے! چند آیتیں یہ ہیں:۔ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (سورہ بقرہ۔ ع ۱۹) یعنی "تمہارا معبود ایک اللہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بہت بخشنے والا مہربان ہے"

دوسری آیت یہ ہے: شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (آل عمران ع ۲)

یعنی "خدا تعالیٰ گواہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور اہل علم بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں۔ وہ انصاف قائم رکھنے والا ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غالب حکمت والا ہے"!

اسی طرح اور بے شمار آیتیں خدا کی توحید کی تعلیم دیتی ہیں جیسے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ "تو کہہ کہ اللہ ایک ہے"! وغیرہ!

س۔ خدا تعالےٰ کا ذاتی نام کیا ہے؟

ج۔ خدا تعالیٰ کا ذاتی نام اللہ ہے۔ اس کو اسم ذات اور اسمِ ذاتی بھی کہتے ہیں!

س۔ لفظ اللہ کے سوا خدا تعالےٰ کے اور ناموں کو جیسے خالق، رزّاق وغیرہ کیا کہتے ہیں؟

ج۔ لفظ اللہ کے سوا خدا تعالیٰ کے اور ناموں کو صفاتی نام کہتے ہیں!

س۔ صفاتی نام کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ خدا تعالیٰ کی بہت سی صفتیں ہیں جیسے قدیم ہونا (یعنی ہمیشہ سے ہونا اور ہمیشہ رہنا) عالم (یعنی ہر چیز کو جاننے والا) ہونا۔ قادر (یعنی ہر چیز پر اس کی طاقت اور قدرت) ہونا۔ حَیّ (یعنی زندہ) ہونا وغیرہ تو جو نام کہ ان صفتوں میں سے کسی صفت کو ظاہر کرے اس کو صفاتی نام کہتے ہیں۔

اس کی مثال ایسی سمجھو جیسے ایک شخص کا نام جمیل ہو۔ جو صرف اس کی ذات کے لحاظ سے پہچان کے لئے رکھا گیا ہے۔ اس میں کسی

صفت کا لحاظ نہیں۔ لیکن اس نے علم بھی سیکھا ہے۔ لکھنا بھی جانتا ہے
قرآن مجید بھی حفظ یاد ہے۔ اور ان صفتوں کے لحاظ سے اسے عالم
منشی، حافظ بھی کہتے ہیں تو جمیل اس کا ذاتی نام ہے اور عالم، منشی،
حافظ صفاتی نام کہلائیں گے۔ کیونکہ اس کے علم کی صفت یا لکھنا
جاننے کی صفت یا قرآن مجید یاد ہونے کی صفت کے لحاظ سے
یہ نام رکھے گئے ہیں۔

اسی طرح لفظ اللہ تو خدا تعالے کا ذاتی نام یا اسمِ ذات ہے اور
خالق۔ قادر۔ عالم۔ مالک وغیرہ اس کے صفاتی نام ہیں!

س۔ خدا تعالے کا ذاتی نام تو یک لفظ اللہ ہے۔ اس کے صفاتی نام
کتنے ہیں؟

ج۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى
فَادْعُوْهُ بِهَا (اعراف ع ۲۲) یعنے "خدا تعالیٰ کے بہت سے اچھے نام
ہیں تو انھیں ناموں سے اسے پکارا کرو"

اور حدیث شریف میں ہے:- اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ
اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا (بخاری) "بیشک اللہ تعالے کے ننانوے یعنی
ایک کم سو نام ہیں"

ملائکہ یا فرشتے

س۔ مقرب فرشتوں کے سوا اور سب فرشتوں کا مرتبہ آپس میں برابر

ہے یا کم زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں؟

ج۔ چار مقرب فرشتے جن کے نام تم تعلیم الاسلام کے دوسرے حصے
میں پڑھ چکے ہو سب فرشتوں سے افضل ہیں ان کے سوا اور فرشتے
بھی آپس میں کم زیادہ مرتبے رکھتے ہیں کوئی زیادہ مقرب ہیں کوئی کم!

س۔ فرشتے کیا کام کرتے ہیں؟

ج۔ تمام آسمانوں اور زمین میں بے شمار فرشتے مختلف کاموں پر مقرر
ہیں۔ یوں سمجھو کہ آسمان اور زمین کے سارے انتظامات خدا تعالے
نے فرشتوں کے ذمے کر رکھے ہیں اور فرشتے تمام انتظام خدا تعالیٰ
کے حکم کے موافق پورے کرتے رہتے ہیں!

س۔ فرشتوں کے کچھ کام بتاؤ؟

ج۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام خدا تعالیٰ کے پیغام، احکام اور کتابیں
پیغمبروں کے پاس لاتے تھے۔ بعض مرتبہ انبیاء علیہم السلام کی مدد کرنے
اور خدا اور رسول کے دشمنوں سے لڑنے کے لئے بھی بھیجے گئے۔
بعض مرتبہ خدا تعالے نے نافرمان بندوں پر عذاب بھی اُن کے
ذریعہ سے بھیجا!

حضرت میکائیل علیہ السلام مخلوق کو روزی پہنچانے اور بارش
وغیرہ کے انتظام پر مقرر ہیں اور بے شمار فرشتے ان کی ماتحتی میں کام
کرتے ہیں۔ بعض بادلوں کے انتظام پر مقرر ہیں بعض ہواؤں کے انتظام
پر مامور ہیں۔ اور بعض دریاؤں، تالابوں نہروں پر مقرر ہیں۔ اور ان

تمام چیزوں کا انتظام خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق کرتے ہیں۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کو صور پھونکیں گے،

حضرت عزرائیل علیہ السلام مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں اور ان کی ماتحتی میں بھی بے شمار فرشتے کام کرتے ہیں۔

نیک بندوں کی جان نکالنے والے فرشتے علیحدہ ہیں اور بدکار آدمیوں کی جان نکالنے والے علیحدہ ہیں۔ ان کے علاوہ فرشتوں کے بعض کام یہ ہیں:-

(۱) ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے رہتے ہیں۔ ایک فرشتہ اس کے نیک کام لکھتا ہے۔ اور دوسرا بُرے کام لکھتا ہے۔ ان فرشتوں کو کراماً کاتبین[1] کہتے ہیں۔

(۲) کچھ فرشتے آفتوں اور بلاؤں سے انسان کی حفاظت کرنے پر مقرر ہیں بچوں، بوڑھوں، کمزوروں کی اور جن لوگوں کے بارے میں خدا تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

(۳) کچھ فرشتے انسان کے مرجانے کے بعد قبر میں اس سے سوال کرنے پر مقرر ہیں۔ ہر انسان کی قبر میں دو فرشتے آتے ہیں۔ ان کو منکر اور نکیر کہتے ہیں۔

---

[1] کراماً کاتبین عربی لفظ ہے۔ اور ایک خاص ترکیب اور اعرابی حالت میں اس طرح بولا جاتا ہے لیکن چونکہ اردو میں بھی اسی طریقہ سے مستعمل کیا جاتا ہے اس لئے ہم نے اسی طرح لکھ دیا ہے۔ ورنہ کاتبین کرام لکھنا چاہئے تھا۔ ۱۲

(۴) کچھ فرشتے اس کام پر مقرر ہیں کہ دنیا میں پھرتے رہیں اور جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہو۔ وعظ ہوتا ہو۔ قرآن مجید پڑھا جاتا ہو اور درود شریف پڑھا جاتا ہو۔ دین کے علم کی تعلیم ہوتی ہو۔ ایسی مجلسوں میں حاضر ہوں اور جتنے لوگ اس مجلس میں اس نیک کام میں شریک ہوں۔ اُن کی شرکت کی خدا تعالےٰ کے سامنے گواہی دیں۔

دنیا میں جو فرشتے کام کرتے ہیں اُن کی صبح وشام تبدیلی بھی ہوتی ہے۔ صبح کی نماز کے وقت رات والے فرشتے آسمانوں پر چلے جاتے ہیں۔ اور دن میں کام کرنے والے آجاتے ہیں۔ اور عصر کی نماز کے بعد دن والے فرشتے چلے جاتے ہیں۔ رات میں کام کرنے والے آجاتے ہیں۔

(۵) کچھ فرشتے جنت کے انتظاموں اور اس کے کاروبار پر مقرر ہیں۔

(٦) کچھ فرشتے دوزخ کے انتظام پر مقرر ہیں۔

(۷) کچھ فرشتے خدا تعالےٰ کے عرش کے اٹھانے والے ہیں۔

(۸) کچھ فرشتے خدا تعالےٰ کی عبادت اور تسبیح وتقدیس میں مشغول رہتے ہیں۔

س۔ یہ کیونکر معلوم ہوا کہ فرشتے یہ کام کرتے ہیں؟

ج۔ یہ تمام باتیں قرآن مجید اور احادیث میں مذکور ہیں۔

خدا تعالیٰ کی کتابیں

س۔ توریت اور زبور اور انجیل کا آسمانی کتابیں ہونا کیسے معلوم ہوا؟
ج۔ ان تینوں کتابوں کا آسمانی کتابیں ہونا قرآن مجید سے ثابت ہوا ہے۔ توریت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ (مائدہ ع ۷) یعنی "بیشک ہم نے توریت اتاری اس میں ہدایت اور نور ہے"۔

زبور کے بارے میں فرمایا:- وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا (نساء ع ۲۳) یعنی "ہم نے داؤد کو زبور دی"۔

انجیل کے بارے میں فرمایا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ (حدید ع ۴) یعنی "ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور انھیں انجیل دی"۔

پس مسلمانوں کو قرآن مجید کے ذریعے سے ان تینوں کتابوں کا آسمانی کتابیں ہونا معلوم ہوا۔

س۔ اگر کوئی شخص توریت، زبور، انجیل، کو خدا تعالیٰ کی کتابیں نہ مانے تو وہ کیسا ہے؟
ج۔ ایسا شخص کافر ہے کیونکہ ان کتابوں کا خدا کی کتابیں ہونا قرآن مجید سے ثابت ہوا ہے۔ تو جو شخص ان کو خدا کی کتابیں نہیں۔ مانتا وہ قرآن مجید کی بتائی ہوئی بات کو نہیں مانتا۔ اور جو قرآن مجید کی بتائی ہوئی بات کو نہ مانے وہ کافر ہے!

س۔ تو کیا یہ توریت اور زبور اور انجیل جو عیسائیوں کے پاس موجود ہیں وہی اصلی آسمانی توریت اور زبور اور انجیل ہیں؟
ج۔ نہیں کیونکہ قرآن مجید سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ ان کتابوں کو لوگوں نے ادل بدل کر دیا ہے ——— موجودہ توریت، زبور، انجیل وہ اصلی آسمانی کتابیں نہیں ہیں بلکہ ان میں تحریف، ادل بدل ہوئی ہے اس لئے ان موجودہ تینوں کتابوں کے متعلق یہ یقین نہیں رکھنا چاہیے کہ یہ اصلی آسمانی کتابیں ہیں!

س۔ یہ کیسے معلوم ہوا کہ بعض پیغمبروں پر صحیفے اترے تھے؟
ج۔ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ بعض پیغمبروں پر صحیفے نازل ہوئے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں کا ذکر سورۂ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى میں موجود ہے!

س۔ قرآن مجید خدا تعالیٰ کی کتاب ہے یا اُس کا کلام ہے؟
ج۔ قرآن مجید خدا تعالیٰ کی کتاب بھی ہے اور خدا تعالیٰ کا کلام بھی ہے! قرآن مجید میں اس کو کتاب اللہ بھی فرمایا گیا ہے اور کلام اللہ بھی۔

س۔ توریت، زبور، انجیل اور قرآن مجید میں سے افضل کونسی کتاب ہے؟
ج۔ قرآن مجید سب سے افضل ہے!

س۔ قرآن مجید کو پہلی کتابوں پر کیا فضیلت ہے؟
ج۔ بہت سی فضیلتیں ہیں جن میں سے چند فضیلتیں یہ ہیں:-

اوّل یہ کہ قرآن مجید کا ایک ایک حرف اور ایک ایک لفظ محفوظ ہے اس میں ایک نقطہ کی بھی کمی بیشی نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک ہو سکے گی اور پہلی کتابوں میں لوگوں نے تحریف کر ڈالی۔

دوسری یہ کہ قرآن مجید کی نظم اور عبارت مُعجز ہے یعنی ایسے اونچے درجہ کی عبارت ہے کہ قرآن مجید کی چھوٹی سے چھوٹی سورۃ کے مثل بھی کوئی شخص نہیں بنا سکتا۔

تیسری یہ کہ قرآن مجید آخری شریعت کے احکام لایا ہے۔ اس لئے اس کے بہت سے احکام نے پہلی کتابوں کے حکموں کو منسوخ کر دیا۔

چوتھی یہ کہ پہلی کتابیں ایک دفعہ ہی ساری نازل ہوئیں اور قرآن مجید تیئیس برس تک ضرورتوں کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔ آہستہ آہستہ اور ضرورتوں کے وقت اُترنے کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اترتا گیا۔ اور سینکڑوں ہزاروں آدمی اس کے احکام کو قبول کرتے اور مسلمان ہوتے گئے۔

پانچویں یہ کہ قرآن مجید ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ ہے اور یہ سینہ بسینہ حفاظت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے سے آج تک برابر چلی آتی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گی۔

اسی سینہ بسینہ حفاظت کی وجہ سے اسلام کے دشمنوں کو کسی وقت یہ موقع نہ ملا کہ قرآن میں کمی بیشی کر سکیں۔ یا اسے دنیا سے ناپید کر دیں۔

اور نہ خدا چاہے قیامت تک ایسا موقع ملے گا۔

چھٹی یہ کہ قرآن مجید کے احکام ایسے معتدل ہیں کہ ہر زمانے اور ہر قوم کے مناسب ہیں۔ دنیا میں کوئی ایسی قوم نہیں کہ وہ قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنے سے عاجز ہو چونکہ قرآن مجید کے احکام ہر زمانے اور ہر قوم کے مناسب ہیں اس لئے قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد کسی دوسری شریعت اور کسی دوسری آسمانی کتاب کی حاجت باقی نہیں رہی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت تمام دنیا کے لئے عام کر دی گئی۔

رِسالت

س۔ تمام پیغمبروں کی گنتی اور نام تو معلوم نہیں مگر مشہور پیغمبروں کے کچھ نام بتاؤ؟

ج۔ مشہور پیغمبروں کے چند نام یہ ہیں:۔ حضرت آدم علیہ السّلام حضرت شیث علیہ السّلام۔ حضرت ادریس علیہ السّلام۔ حضرت نوح علیہ السّلام۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حضرت اسحٰق علیہ السّلام۔ حضرت یعقوب علیہ السّلام۔ حضرت یوسف علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السّلام۔ حضرت سلیمان علیہ السلام۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام۔ حضرت ہارون علیہ السّلام۔ حضرت زکریا علیہ السّلام حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت الیاس علیہ السلام۔ حضرت یونس علیہ السلام

حضرت لوط علیہ السلام حضرت صالح علیہ السلام حضرت ہود علیہ السلام
حضرت شعیب علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت
خاتم النبیین محمد صلے اللہ علیہ وسلم!

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے کس خاندان میں سے ہیں؟

ج۔ حضورؐ خاندان قریش میں سے ہیں عرب کے تمام خاندانوں میں خاندان قریش کی عزت اور مرتبہ زیادہ تھا۔ خاندان قریش کے لوگ عرب کے دوسرے خاندانوں کے سردار مانے جاتے تھے۔ پھر خاندان قریش کی ایک شاخ بنی ہاشم تھی۔ جو قریش کی دوسری شاخوں سے زیادہ عزت رکھتی تھی۔ حضور اسی شاخ یعنی بنی ہاشم میں سے تھے اسی وجہ سے حضور کو ہاشمی بھی کہتے ہیں!

س۔ ہاشم کون تھے جن کی اولاد بنی ہاشم کہلاتی ہے؟

ج۔ حضورؐ کے پردادا کا نام ہاشم ہے آپ کے نسب کا سلسلہ اس طرح ہے۔ محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف۔

س۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پشتوں میں حضرت آدم علیہ السلام کے بعد اور کوئی پیغمبر ہیں یا نہیں؟

ج۔ ہاں آپ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں ہیں اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ ان دونوں کے علاوہ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت شیث علیہ السلام حضورؐ کے نسب کے سلسلے

میں داخل ہیں!

س۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنی عمر میں پیغمبری ملی؟

ج۔ حضورؐ کی عمر مبارک چالیس سال کی تھی کہ آپ پر وحی نازل ہوئی!

س۔ وحی سے کیا مراد ہے؟

ج۔ وحی سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے احکام اور اپنا کلام حضورؐ پر اتارنا شروع کیا!

س۔ وحی نازل ہونے کے بعد کتنے دنوں تک حضورؐ زندہ رہے؟

ج۔ تئیس برس۔ تیرہ سال مکہ معظمہ میں اور دس سال مدینہ منورہ میں!

س۔ مدینہ منورہ میں آپ کیوں چلے گئے تھے؟

ج۔ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ کے لوگوں کو خدا تعالےٰ کی توحید کی تعلیم دی اور ان سے فرمایا کہ بت پرستی چھوڑ دو اور ایک خدا پر ایمان لاؤ تو وہ لوگ آپ کے دشمن ہو گئے کیونکہ وہ بتوں کی عبادت کرتے اور ان کو معبود سمجھتے تھے اور طرح طرح سے انھوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیفیں پہنچانی شروع کر دیں حضورؐ ان کی عداوت اور دشمنی کی سختیاں اور تکلیفیں برداشت کرتے اور توحید کی تعلیم دیتے اور خدا تعالےٰ کے احکام پہنچاتے رہے مگر جب ان کی دشمنی کی کوئی حد باقی نہ رہی اور سب نے مل کر حضورؐ کو قتل کر دینے کا ارادہ کر لیا۔ تو حضورؐ انور خدا تعالیٰ کے حکم سے اپنے پیارے وطن مکہ معظمہ کو چھوڑ کر مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے مدینہ منورہ

کے لوگ پہلے مسلمان ہو چکے تھے اور وہ حضورؐ کے مدینہ میں تشریف لانے کے نہایت مشتاق تھے۔ جب حضور انورؐ مدینہ منورہ میں پہنچے تو ان مسلمانوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اور حضورؐ کے ساتھیوں کی اپنی جان و مال سے مدد اور اعانت کی۔

حضورؐ کے مدینہ منورہ میں تشریف لے جانے کی خبر سن کر اور مسلمان بھی جن کو کافر ستاتے رہتے تھے آہستہ آہستہ مدینہ منورہ میں چلے گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے مدینہ منورہ چلے جانے کو ہجرت کہتے ہیں اور ان مسلمانوں کو جو اپنے گھر بار چھوڑ کر مدینہ میں چلے آئے مہاجرین کہتے ہیں۔ اور مدینہ کے مسلمان جنھوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین کی مدد کی انھیں انصار کہتے ہیں۔

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوائے نبوت سے پہلے عرب کے لوگ آپ کو کیسا سمجھتے تھے؟

ج۔ دعوائے نبوت سے پہلے تمام لوگ آپ کو نہایت سچا۔ پاکباز امانت دار شخص سمجھتے تھے۔ محمدؐ امین کہہ کر پکارتے تھے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ان کے نزدیک بہت ہی معتبر اور سچے آدمی تھے اور تمام لوگ آپ کی بہت عزت اور توقیر کرتے تھے!

س۔ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پچھلے پیغمبر ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

ج۔ اوّل یہ کہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو خاتم النّبیین فرمایا ہے

جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ تمام پیغمبروں میں آخری پیغمبر ہیں۔ دوسرے یہ کہ حضور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔ کہ میں پچھلا نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے: اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (مائدہ ع ۱) یعنی "آج میں نے تمھارے لئے تمھارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تمھارے اوپر پوری کر دی اور تمھارے لئے دین اسلام پسند کیا"۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضورؐ کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ نے دین کی تکمیل کر دی اور اسلام ہمیشہ کے لئے ہر طرح کامل و مکمل دین ہو گیا اس لئے حضورؐ کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی ضرورت ہی نہیں باقی۔

س۔ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے رتبے میں بڑے ہیں؟

ج۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا تمام پیغمبروں سے افضل ہونا قرآن مجید کی کئی آیتوں سے ثابت ہوتا ہے اور خود حضورؐ نے بھی فرمایا ہے۔ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ "میں قیامت کے دن تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا" اور ظاہر ہے کہ اولاد آدم میں تمام پیغمبر علیہم السّلام بھی داخل ہیں۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے افضل اور اُن کے سردار ہوئے۔

صحابۂ کرام کا بیان

س۔ صحابی کسے کہتے ہیں؟

ج۔ صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں حضور کو دیکھا ہو یا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہو۔ اور ایمان کے اوپر اس کی وفات ہوئی ہو!

س۔ صحابی کتنے ہیں؟

ج۔ ہزاروں ہیں جو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے اور اسلام پر ان کا انتقال ہوا!

س۔ سب صحابی مرتبے میں برابر ہیں یا کم زیادہ؟

ج۔ صحابہؓ کے مرتبے آپس میں کم زیادہ ہیں لیکن تمام صحابہ باقی اُمت سے افضل ہیں!

س۔ صحابہ میں سب سے افضل صحابی کون تھا؟

ج۔ تمام صحابہ میں چار صحابی سب سے افضل ہیں۔ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو تمام اُمت سے افضل ہیں۔ دوسرے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکرؓ کے سوا تمام اُمت سے افضل ہیں تیسرے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے بعد تمام اُمت سے افضل ہیں چوتھے حضرت علی رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے بعد تمام اُمت سے افضل ہیں یہی چاروں بزرگ حضور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے خلیفہ ہوئے۔

س۔ خلیفہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ حضور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد دین کا کام سنبھالنے اور جو انتظامات حضورؐ فرماتے تھے انھیں قائم رکھنے میں جو شخص آپ کا قائم مقام ہوا اُسے خلیفہ کہتے ہیں خلیفہ کے معنی قائم مقام اور نائب کے ہیں۔ حضورؐ کی وفات کے بعد تمام مسلمانوں کے اتفاق سے حضرت ابوبکر صدیق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم مقام بنائے گئے اس لئے یہ خلیفہ اوّل ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دوسرے خلیفہ ہوئے۔ ان کے بعد حضرت عثمان رضؓ تیسرے خلیفہ ہوئے ان کے بعد حضرت علیؓ چوتھے خلیفہ ہوئے ان چاروں کو خلفائے اربعہ اور خلفائے راشدین اور چار یار کہتے ہیں۔

ولایت اور اولیاء اللہ کا بیان

س۔ ولی کسے کہتے ہیں؟

ج۔ جو مسلمان خدا تعالیٰ اور پیغمبر صلعم کے حکموں کی تابعداری کرے اور کثرت سے عبادت کرے اور گناہوں سے بچتا رہے خدا اور رسول کی محبت دنیا کی تمام چیزوں کی محبت سے زیادہ رکھتا ہو تو وہ خدا کا مقرب اور پیارا ہوتا ہے۔ اس کو ولی کہتے ہیں!

س۔ ولی کی پہچان کیا ہے؟

ج۔ ولی کی پہچان یہی ہے کہ وہ مسلمان متقی پرہیزگار ہو کثرت سے عبادت

کرتا ہو خدا اور رسول کی محبت اُس پر غالب ہو۔ دُنیا کی حرص نہ ہو آخرت کا خیال ہر وقت پیشِ نظر رکھتا ہو!

س۔ کیا صحابی کو ولی کہہ سکتے ہیں؟

ج۔ ہاں تمام صحابی خدا کے ولی تھے۔ کیونکہ حضور رسول کریمؐ کی صحبت کی برکت سے ان کے دلوں میں خدا اور رسول کی محبت غالب تھی دنیا سے محبت نہیں رکھتے تھے۔ کثرت سے عبادت کرتے تھے۔ گناہوں سے بچتے تھے۔ خدا اور رسول کے حکموں کی تابعداری کرتے تھے۔

س۔ کیا کوئی صحابی یا ولی کسی نبی کے برابر ہو سکتا ہے؟

ج۔ ہرگز نہیں۔ صحابی یا ولی کتنا ہی بڑا درجہ رکھتا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا!

س۔ ایسا ولی جو صحابی نہ ہو کسی صحابی کے مرتبے کے برابر یا اس سے زیادہ مرتبے والا ہو سکتا ہے؟

ج۔ نہیں۔ صحابی ہونے کی فضیلت بہت بڑی ہے اس لئے کوئی ولی (جو صحابی نہ ہو) مرتبے میں صحابی کے برابر یا بڑھ کر نہیں ہو سکتا!

س۔ بعض لوگ خلافِ شرع کام کرتے ہیں مثلاً نماز نہیں پڑھتے یا ڈاڑھی منڈاتے ہیں۔ اور لوگ انھیں ولی سمجھتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو ولی سمجھنا کیسا ہے؟

ج۔ بالکل غلط ہے۔ یاد رکھو کہ ایسا شخص جو شریعت کے خلاف کام کرتا ہو ہرگز ولی نہیں ہو سکتا!

س۔ کیا کوئی ولی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ شرعی احکام مثلاً نماز روزہ

انھیں معاف ہو جائیں؟

ج۔ جب تک آدمی اپنے ہوش و حواس میں ہو اور اس کی طاقت اور استطاعت درست ہو کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی۔ اور نہ کوئی گناہ کی بات اس کے لئے جائز ہوتی ہے۔ جو لوگ ہوش و حواس و استطاعت درست ہونے کی حالت میں عبادت نہ کریں۔ خلافِ شرع کام کریں اور کہیں کہ ہمارے لئے یہ بات جائز ہے وہ بے دین ہیں ہرگز ولی نہیں ہو سکتے۔

معجزہ اور کرامت کا بیان

س۔ معجزہ کسے کہتے ہیں؟

ج۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں سے کبھی ایسی خلافِ عادت باتیں ظاہر کرا دیتا ہے جن کے کرنے سے دنیا کے اور لوگ عاجز ہوتے ہیں۔ تاکہ لوگ ایسی باتوں کو دیکھ کر سمجھ لیں کہ یہ خدا کے بھیجے ہوئے ہیں۔ ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں!

س۔ پیغمبروں نے کیا کیا معجزے دکھائے؟

ج۔ پیغمبروں نے خدا کے حکم سے بے شمار معجزے دکھائے ہیں چند مشہور معجزے یہ ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا (ہاتھ میں رکھنے کی لکڑی) سانپ کی شکل بن گیا اور جادوگروں کے جادو کے سانپوں کو نگل گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں خدا تعالیٰ ایسی چمک پیدا کر دیتا تھا کہ اس کی روشنی آفتاب کی روشنی پر غالب ہو جاتی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام

کے لئے دریائے نیل کے درمیان میں خشک راستے بن گئے۔ اور وہ مع اپنے ساتھیوں کے ان راستوں سے دریا پار اتر گئے۔ جب فرعون کا لشکر ان راستوں میں گذر جانے کے ارادے سے بیچ دریا میں پہنچا تو پانی مل گیا اور فرعون مع لشکر کے ڈوب گیا۔

حضرت عیسے علیہ السلام خدا تعالی کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔ مادر زاد اندھوں کو بینائی دیتے تھے۔ کوڑھیوں کو اچھا کر دیتے تھے مٹی کی چڑیاں بنا کر انھیں زندہ کر کے اڑا دیتے تھے۔

ہمارے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ قرآن مجید ہے کہ تقریباً ساڑھے تیرہ سو برس کا عرصہ گزر گیا لیکن آج تک عربی زبان کے بڑے بڑے عالم فاضل باوجود اپنی کوشش ختم کر ڈالنے کے بھی قرآن مجید کی چھوٹی سی چھوٹی سورۃ کے مثل بھی نہ بنا سکے ورنہ قیامت تک بنا سکیں گے۔

دوسرا معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج ہے۔

تیسرا معجزہ شق القمر ہے۔

چوتھا معجزہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ آپ نے خدا تعالے کے بتانے سے بہت سی آنے والی باتوں کی ان کے ہونے سے پہلے خبر دی اور وہ اسی طرح واقع ہوئیں۔

پانچواں معجزہ حضور کا یہ ہے کہ حضور کی دعا کی برکت سے ایک دو آدمیوں کا کھانا سینکڑوں آدمیوں نے پیٹ بھر کر کھا لیا۔

اس کے علاوہ حضور سرور عالم کے سینکڑوں معجزے ہیں جو تم

بڑی کتابوں میں پڑھوگے۔

س۔ معراج کسے کہتے ہیں؟

ج۔ اللہ تعالی کے حکم سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاگتے میں براق پر سوار ہو کر مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور پھر جہاں تک خدا تعالے کو منظور تھا وہاں تک تشریف لے گئے اسی رات میں جنت اور دوزخ کی سیر کی اور پھر اپنے مقام پر واپس آگئے۔ اسی کو معراج کہتے ہیں!

س۔ شق القمر سے کیا مراد ہے؟

ج۔ شق القمر سے مراد یہ ہے کہ ایک رات کفار مکہ نے حضور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہمیں کوئی معجزہ دکھایئے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ اور سب حاضرین نے دونوں ٹکڑے دیکھ لئے پھر وہ دونوں ٹکڑے آپس میں مل گئے۔ اور چاند جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا۔

س۔ کرامت کسے کہتے ہیں؟

ج۔ اللہ تعالی اپنے نیک بندوں کی توقیر بڑھانے کے لئے کبھی کبھی ان کے ذریعہ سے ایسی باتیں ظاہر کر دیتا ہے جو عادت کے خلاف اور مشکل ہوتی ہیں کہ دوسرے لوگ نہیں کر سکتے۔ ان باتوں کو کرامات کہتے ہیں۔ نیک بندوں اور اولیاء اللہ سے کرامتوں کا ظاہر ہونا حق ہے۔

س۔ معجزے اور کرامت میں کیا فرق ہے؟

ج۔ جس شخص نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہو اور اس سے کوئی خلاف عادت اور مشکل بات ظاہر ہو اُسے معجزہ کہتے ہیں اور جس نے پیغمبری کا دعویٰ نہ کیا ہو لیکن متقی پرہیزگار ہو اور اس کے تمام کام شرع شریف کے مطابق ہوں اگر اس سے کوئی ایسی بات ظاہر ہو تو اسے کرامت کہتے ہیں اور اگر خلاف شرع اور بے دین لوگوں سے کوئی خلاف عادت بات ظاہر ہو تو اسے استدراج کہتے ہیں!

س۔ کیا اولیاء اللہ سے کرامتیں ظاہر ہونی ضروری ہیں؟

ج۔ نہیں۔ یہ کوئی ضروری بات نہیں کہ ولی سے کوئی کرامت ضرور ظاہر ہو ممکن ہے کہ کوئی شخص خدا کا دوست اور ولی ہو اور عمر بھر اس سے کوئی کرامت ظاہر نہ ہو۔

س۔ بعضے خلاف شرع فقیروں سے ایسی باتیں ظاہر ہوتی ہیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے۔ انھیں کیا سمجھنا چاہیے؟

ج۔ ایسے لوگوں سے جو شریعت کے خلاف کام کریں۔ اگر کوئی ایسی بات ظاہر ہو تو سمجھو کہ جادو یا استدراج ہے۔ کرامت ہرگز نہیں ہو سکتی ایسے لوگوں کو ولی سمجھنا۔ اور ان کی خلاف عادت باتوں کو کرامت سمجھنا شیطانی دھوکا ہے۔

تعلیم الاسلام حصہ (۳) کا دوسرا شعبہ

معروف بہ

تعلیم الارکان یا اسلامی اعمال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وضو کے باقی مسائل

س۔ بے وضو نماز پڑھنا کیسا ہے؟

ج۔ سخت گناہ کی بات ہے۔ بلکہ بعض علماء نے تو ایسے شخص کو جو قصداً بے وضو نماز میں کھڑا ہو جائے کافر کہا ہے!

س۔ نماز کے لئے وضو شرط ہونے کی کیا دلیل ہے؟

ج۔ قرآن مجید کی یہ آیت۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ (المائدہ) یعنی "اے ایمان والو جب تم نماز کے لئے اٹھو تو پہلے اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھو لو اور اپنے سروں پر مسح کر لو۔ اور ٹخنوں تک پاؤں دھو ڈالو" اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْرُ (ترمذی) یعنی "نماز کی کنجی (یا شرط) طہارت ہے"

فرائضِ وضو کے باقی مسائل

س۔ دھونے کی حد کیا ہے جسے دھونا کہہ سکیں؟

ج۔ اتنا پانی ڈالنا کہ عضو پر بہہ کر ایک دو قطرے ٹپک جائیں دھونے کی ادنیٰ مقدار ہے اس سے کم کو دھونا نہیں کہتے مثلاً کسی نے، تر ہاتھ بھگو کر مونھ پر پھیر لیا یا اس قدر تھوڑا پانی مونھ پر ڈالا کہ وہ بہہ کر مونھ پر ہی رہ گیا۔ ٹپکا نہیں تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس نے مونھ دھویا اور وضو صحیح نہ ہوگا!

س۔ جن اعضا کا دھونا وضو میں فرض ہے انھیں کتنی مرتبہ دھونے سے فرض ادا ہوگا؟

ج۔ ایک مرتبہ دھونا فرض ہے۔ اور اس سے زیادہ تین مرتبہ تک دھونا سنّت ہے اور تین مرتبہ سے زیادہ دھونا ناجائز اور مکروہ ہے!

س۔ کہاں سے کہاں تک مونھ دھونا فرض ہے؟

ج۔ پیشانی کے بالوں کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک دھونا فرض ہے!

س۔ جن اعضاء کا دھونا فرض ہے۔ ان میں سے اگر تھوڑی سی جگہ خشک رہ جائے تو وضو درست ہوگا یا نہیں؟

ج۔ اگر ایک بال کے برابر بھی کوئی جگہ سوکھی رہ جائے تو وضو نہ ہوگا!

س۔ اگر کسی شخص کے چھ انگلیاں ہوں تو چھٹی انگلی کا دھونا فرض ہے یا نہیں؟

ج۔ ہاں فرض ہے۔ اور کسی طرح جو چیز کہ زیادہ پیدا ہو جائے اور اس مقام کے اندر ہو جس کا دھونا فرض ہے تو اس زائد کا دھونا فرض ہو جاتا ہے!

س۔ مسح کرنے کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ ہاتھ کو پانی سے تر کر کے بھگو کر کسی عضو پر پھیرنے کو مسح کہتے ہیں!

س۔ سر پر مسح کرنے کے لئے نیا پانی لینا ضروری ہے یا ہاتھوں پر باقی رہی ہوئی تری کافی ہے؟

ج۔ نیا پانی لینا بہتر ہے۔ لیکن اگر ہاتھ دھونے کے بعد باقی رہی ہوئی تری سے مسح کرے تو وہ بھی کافی ہے۔ مگر جب ہاتھ سے ایک مرتبہ مسح کر لیا تو پھر دوسری جگہ اس سے مسح کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح اگر ہاتھ پر تری نہ تھی۔ کسی دوسرے دھوئے ہوئے یا مسح کئے ہوئے عضو سے اُسے تر کر لیا تو اس سے بھی مسح جائز نہیں!

س۔ اگر ننگے سر پر بارش کی بوندیں پڑ گئیں اور سوکھا ہاتھ سر پر پھیر لیا اور ہاتھ سے بارش کا پانی سر پر پھیل گیا تو مسح ادا ہو گیا یا نہیں؟

ج۔ ادا ہو گیا!

س۔ وضو میں آنکھوں کے اندر کا حصّہ دھونا فرض ہے یا نہیں؟

ج۔ آنکھوں کے اندر کا حصّہ، ناک کے اندر کا حصّہ۔ مونھ کے اندر کا حصّہ دھونا فرض نہیں ہے!

س۔ وضو کرنے کے بعد سر منڈایا یا ناخن کتروائے تو سر پر دوبارہ مسح کرنا یا ناخنوں کو دھونا ضروری ہے یا نہیں؟

ج۔ نہیں!

س۔ اگر کسی شخص کا ہاتھ کہنی سے نیچے کٹا ہوا ہو تو اس ہاتھ کو

دھونا ضروری ہے یا نہیں؟

ج۔ ہاں جب تک کہنی یا اس سے نیچے کا کچھ حصہ باقی ہو تو باقی حصے کو اور کہنی کو دھونا فرض ہے!

سُنَنِ وُضُو کے باقی مسائل

س۔ اگر وضو میں نیت نہ کرے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر وضو کی نیت نہ کی جیسے دریا میں گر گیا۔ یا بارش میں کھڑا رہا اور تمام اعضائے وضو پر پانی بہہ گیا تو وضو ہو جائے گا۔ یعنی اس وضو سے نماز پڑھ لینا جائز ہے لیکن وضو کا ثواب نہ ملے گا!

س۔ وضو کی نیت کس طرح کرنی چاہیے؟

ج۔ نیت کے معنے ارادہ کرنے کے ہیں جب وضو کرنے لگے تو یہ ارادہ کرے کہ ناپاکی دور کرنے اور پاکی حاصل ہونے اور نماز جائز ہو جانے کے لئے وضو کرتا ہوں بس یہ ارادہ اور خیال کر لینا ہی وضو کی نیت ہے!

س۔ نیت کا زبان سے کہنا ضروری ہے یا نہیں؟

ج۔ زبان سے کہنا ضروری نہیں۔ ہاں کہہ لے تو کچھ مضائقہ بھی نہیں!

س۔ وضو ہونے کی حالت میں نیا وضو کرے تو کیا نیت کرے؟

ج۔ صرف یہ نیت کرے کہ وضو پر وضو کرنے کی فضیلت اور ثواب حاصل کرنے کے لئے وضو کرتا ہوں!

س۔ وضو میں بسم اللہ پوری پڑھنی چاہیے یا نہیں؟

ج۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پوری پڑھنا یا بِسْمِ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ یا بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تینوں طرح پڑھنا جائز ہے!

س۔ مسواک کرنا کیسا ہے اور اس کا طریقہ کیا ہے؟

ج۔ مسواک کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ اس کا بہت بڑا ثواب ہے اور اس میں بہت فائدے ہیں۔ مسواک کسی کڑوے درخت کی جڑ یا لکڑی کی ہونی چاہیے۔ جیسے پیلو کی جڑ یا نیم کی لکڑی۔ مسواک ایک بالشت سے زیادہ نہ رکھنی چاہیے۔ دھو کر مسواک کرے۔ اور دھو کر رکھے۔ اول دائیں طرف کے دانتوں میں پھر بائیں طرف کے دانتوں میں کرنی چاہیے۔ تین مرتبہ مسواک کرنا اور ہر مرتبہ نیا پانی لینا چاہیے!

س۔ غرغرہ کرنا کیسا ہے؟

ج۔ وضو اور غسل میں غرغرہ کرنا سُنّت ہے لیکن روزے کی حالت میں نہ کرنا چاہیے۔ داہنے ہاتھ سے کلی کرنا چاہیے!

س۔ ناک میں پانی ڈالنے کا کیا طریقہ ہے؟

ج۔ دائیں ہاتھ میں پانی لے کر ناک سے لگائے۔ اور سانس کے ذریعے سے پانی ناک میں چڑھائے۔ لیکن اتنا نہ کھینچے کہ دماغ تک چڑھ جائے۔ روزہ دار کو چاہیے کہ وہ صرف ہاتھ سے پانی ناک میں چڑھائے سانس سے نہ کھینچے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا دونوں سنّت مؤکدہ ہیں!

س۔ ڈاڑھی کے کس حصہ کا خلال کرنا سنّت ہے؟

ج۔ ڈاڑھی کے نیچے اور اندر کے بالوں کا خلال کرنا سُنّت ہے اور جو بال کہ چہرے کی طرف چہرے کی کھال سے متصل ہیں ان سب کا دھونا فرض ہے!

س۔ انگلیوں کا خلال کس طرح کرنا چاہیے؟

ج۔ ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال اس طرح کرے کہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر ہلائے۔ اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا (چھوٹی انگلی) سے کرے۔ دائیں پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کرکے بائیں پاؤں کی چھنگلیا پر ختم کرے!

س۔ تمام سر کا مسح کس طرح کرنا چاہیے

ج۔ دونوں ہاتھ پانی سے تر کرکے سر کے دونوں طرف پیشانی کے بالوں کی جگہ پر رکھو اور ہتھیلیوں کو انگلیوں سمیت گدّی تک لے جاؤ۔ اور پھر واپس لوٹا لاؤ۔ اس کا خیال رکھو کہ تمام سر پر ہاتھ پھر جائے!

س۔ کانوں کے مسح کے لئے نیا پانی لینا چاہیے یا نہیں؟

ج۔ نہیں۔ سر کے مسح کے لئے جو پانی لیا تھا وہی کافی ہے۔ اندر کانوں کا مسح شہادت کی انگلی سے کرنا چاہیے اور باہر کان کا مسح انگوٹھے سے کرنا چاہیے۔

مُستحبّاتِ وضو کے باقی مسائل

س۔ دائیں طرف سے شروع کرنا سُنّت ہے یا مستحب؟

ج۔ بعض علماء نے اسے سنت کہا ہے اور بعض نے مستحب بتایا ہے!

س۔ گردن پر مسح کرنے کی کیا صورت ہے؟

ج۔ گردن پر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی پشت کی جانب سے مسح کرنا چاہیے۔ گلے پر مسح کرنا بدعت ہے!

س۔ وضو میں اور کیا کیا آداب ہیں؟

ج۔ وضو کے آداب بہت ہیں مثلاً چھنگلیا کا سرا بھگو کر کانوں کے سوراخ میں ڈالنا۔ نماز کے وقت سے پہلے وضو کر لینا۔ اعضاء کو دھوتے وقت ہاتھ سے ملنا۔ انگوٹھی یا چھلے کو ہلانا۔ دنیا کی باتیں نہ کرنا۔ زور سے پانی مونھ پر نہ مارنا۔ زیادہ پانی نہ بہانا۔ ہر عضو کو دھوتے وقت بسم اللہ پڑھنا وضو کے بعد درود شریف پڑھنا۔ وضو کے بعد کلمۂ شہادت اور یہ دعا پڑھنا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔ وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔ وضو کے بعد دو رکعت نماز تحیۃ الوضو پڑھنا وغیرہ۔

نواقضِ وضو کے باقی مسائل

س۔ ناپاک چیز بدن سے نکل کر کتنی بہہ جائے تو وضو ٹوٹتا ہے؟

ج۔ کوئی ناپاک چیز بدن سے نکل کر اس مقام کی طرف جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تھوڑی سی بھی بہہ جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے!

س۔ آنکھ میں خون نکل کر آنکھ کے اندر بہا باہر نہیں نکلا تو وضو ٹوٹا یا نہیں؟

ج۔ نہیں ٹوٹا۔ کیونکہ آنکھ کے اندر کا حصّہ نہ وضو میں دھونا فرض ہے

نہ غسل میں!

س۔ اگر زخم پر خون ظاہر ہوا اُسے انگلی یا کپڑے سے پونچھ لیا پھر ظاہر ہوا پھر پونچھ لیا۔ کئی بار ایسا کیا۔ تو وضو ٹوٹا یا نہیں؟

ج۔ یہ دیکھو کہ اگر خون پونچھا نہ جاتا تو بہہ جانے کے لائق تھا یا نہیں اگر اتنا تھا کہ بہہ جاتا تو وضو ٹوٹ گیا۔ اور اگر اتنا نہیں تھا تو وضو نہیں ٹوٹا!

س۔ قے میں کیا چیز نکلے تو وضو ٹوٹے گا؟

ج۔ قے میں پت یا خون یا کھانا یا پانی نکلے اور مونھ بھر کے ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر خالص بلغم نکلے تو وضو نہیں ٹوٹے گا!

س۔ اگر تھوڑی تھوڑی قے کئی مرتبہ ہوئی تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر ایک متلی سے کئی بار قے ہوئی اور اس کا مجموعہ اس قدر ہے کہ مونھ بھر جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ ہاں اگر ایک متلی سے تھوڑی قے ہوئی پھر وہ متلی جاتی رہی اور دوبارہ متلی پیدا ہو کر تھوڑی سی قے ہوئی تو ان دونوں مرتبہ کی قے کو جمع نہ کیا جائے گا۔ اور وضو نہیں ٹوٹے گا!

س۔ بدن میں کسی جگہ پھنسی ہے۔ اس میں سے خون یا پیپ کا دھبہ کپڑے میں لگ جاتا ہے تو کپڑا پاک ہے یا ناپاک؟

ج۔ اگر خون یا پیپ نکل کر بہنے کے لائق نہیں ہے کپڑا لگنے سے دھبہ آجاتا ہے تو وہ کپڑا پاک ہے۔ لیکن پھر بھی دھو ڈالنا بہتر ہے!

س۔ قے اگر مونھ بھر کے نہ ہو تو وہ ناپاک ہے یا نہیں؟

ج۔ نہیں!

س۔ جونک نے بدن میں چپٹ کر خون پیا۔ اور بھر گئی یا مچھر، پسو نے کاٹا تو اس سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

ج۔ جونک کے خون پینے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ اگرچہ چھڑانے کے بعد اس کے کاٹے ہوئے زخم سے خون نہ بہے۔ کیونکہ جونک اتنا خون پی جاتی ہے کہ اگر وہ خون بدن سے نکل کر اس کے پیٹ میں نہ جاتا تو یقیناً بہہ جاتا اور مچھر، پسو کے کاٹنے سے وضو نہیں ٹوٹتا کیونکہ یہ بہت تھوڑی مقدار میں خون پیتے ہیں جو بہنے کے لائق نہیں ہوتا!

س۔ کس قسم کی نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا؟

ج۔ کھڑے کھڑے سو جانے یا بغیر سہارا لگائے ہوئے بیٹھ کر سونے یا نماز کی کسی ہیئت پر سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا جیسے سجدے میں سو گیا یا قعدہ میں سو گیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا!

س۔ کیا کوئی شخص ایسا بھی ہے کہ سو جانے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا؟

ج۔ ہاں انبیاء علیہم السلام کا وضو نیند سے نہیں ٹوٹتا۔ یہ ان کی خصوصیت اور خاص فضیلت تھی!

س۔ کیا نماز میں قہقہہ مار کر (کھلکھلا کر) ہنسنے سے سب کا وضو ٹوٹ جاتا ہے اور قہقہہ سے کیا مراد ہے؟

ج۔ قہقہہ سے مراد یہ ہے کہ اتنے زور سے ہنسے کہ اس کی آواز دوسرے پاس والے لوگ سن سکیں۔ نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنے سے وضو ٹوٹنے کی یہ شرطیں ہیں (۱) ہنسنے والا بالغ مرد یا عورت ہو۔ کیونکہ نابالغ کے قہقہے سے

وضو نہیں ٹوٹتا (۲) جاگتے میں ہنسے۔ پس اگر نماز میں سو گیا اور سوتے میں قہقہہ مار کر ہنسا تو وضو نہیں ٹوٹے گا (۳) جس نماز میں ہنسا ہے وہ رکوع سجدے والی نماز ہو پس نماز جنازہ میں قہقہہ سے وضو نہیں ٹوٹتا!

س۔ کیا کسی دوسرے شخص کے ستر پر نظر پڑ جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

ج۔ اپنے یا کسی دوسرے شخص کے ستر پر قصداً یا بلا قصد نظر پڑنے سے وضو نہیں ٹوٹتا!

غسل کے باقی مسائل

س۔ غسل کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج۔ تین قسمیں ہیں۔ فرض۔ سنت۔ مستحب!

س۔ غسل فرض کتنے ہیں؟

ج۔ چھ ہیں۔ اور ان کا بیان تعلیم الاسلام کے کسی اگلے حصے میں آئے گا!

س۔ غسل سنت کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں؟

ج۔ چار ہیں۔ اور وہ چاروں یہ ہیں۔ جمعہ کی نماز کے لئے غسل کرنا دونوں عیدوں کی نماز کے لئے غسل کرنا۔ حج کا احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا۔ عرفات میں وقوف کرنے کے لئے غسل کرنا۔

س۔ غسل مستحب کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں؟

ج۔ غسل مستحب بہت ہیں جن میں سے چند غسل یہ ہیں۔ شعبان کے مہینے

[1] لفظ احرام اور عرفات اور وقوف اور جمعہ کے معنی حج کے بیان میں تمہیں معلوم ہو جائیں گے۔ ۱۲

کی پندرھویں رات میں جسے شب برات کہتے ہیں غسل کرنا۔ عرفہ کی رات میں غسل کرنا یعنی ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کی شام کے بعد آنے والی رات میں۔ سورج گرہن، چاند گرہن کی نماز کے لئے غسل کرنا۔ نماز استسقاء کے لئے غسل کرنا۔ مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا۔ میت کو غسل دینے کے بعد غسل دینے والے کا غسل کر لینا۔ کافر کا اسلام لانے کے بعد غسل کرنا!

س۔ اگر غسل کی حاجت ہو اور دریا میں غوطہ لگا لے یا بارش میں کھڑا ہو جائے اور تمام بدن پر پانی بہہ جائے تو غسل ادا ہو جائے گا یا نہیں؟

ج۔ ہاں ادا ہو جائے گا بشرطیکہ کلی کر لے اور ناک میں پانی ڈال لے!

س۔ غسل کی حالت میں قبلہ کی طرف منہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر غسل کے وقت بدن ننگا ہو تو قبلہ کی طرف منہ کرنا ناجائز ہے اور ستر چھپا ہوا ہو تو مضائقہ نہیں!

س۔ ستر کھول کر غسل کرنا کیسا ہے؟

ج۔ غسل خانہ میں یا کسی ایسے مقام پر جہاں دوسرے آدمی کی نگاہ اس کے ستر پر نہ پڑے ننگے بدن نہانا جائز ہے!

س۔ غسل میں مکروہ کتنے ہیں؟

ج۔ پانی زیادہ بہانا۔ ستر کھلا ہونے کی حالت میں کلام کرنا۔ یا قبلے کی طرف منہ کرنا۔ سنت کے خلاف غسل کرنا!

س۔ اگر غسل سے پہلے وضو نہ کیا تو غسل کے بعد نماز کے لئے وضو کرنا

ضروری ہے یا نہیں؟

ج۔ غسل کے اندر وضو بھی ہوگیا۔ پھر وضو کرنے کی حاجت نہیں!

موزوں پر مسح کرنے کے باقی مسائل

س۔ مسح کی مدت کا کس وقت سے حساب کیا جائے؟

ج۔ جس وقت سے وضو ٹوٹا ہے۔ اس وقت سے ایک دن ایک رات یا تین دن تین رات مسح جائز ہے۔ مثلاً جمعہ کی صبح کو وضو کر کے موزے پہنے اور اس کا یہ وضو ظہر کا وقت ختم ہونے پر ٹوٹا تو یہ شخص اگر مقیم ہے تو ہفتہ کی ظہر کے وقت تک مسح کرسکتا ہے۔ اور مسافر ہے تو پیر کے دن کی ظہر تک مسح کرسکتا ہے!

س۔ مسح کن کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

ج۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے۔ ان سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے اور ان کے علاوہ مسح کی مدت گزر جانے اور موزے اتار دینے اور تین انگلیوں کے برابر موزے پھٹ جانے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے!

س۔ اگر وضو ہونے کی حالت میں موزہ اتار دیا یا وضو ہونے کی حالت میں مدت مسح کی پوری ہوگئی تو کیا حکم ہے؟

ج۔ ان دونوں صورتوں میں صرف پاؤں دھو کر موزے پہن لینا کافی ہے اور پورا وضو کرلینا مستحب ہے!

س۔ اگر مسافر نے موزوں پر مسح کرنا شروع کیا۔ اور ایک دن ایک رات کے بعد گھر آگیا تو کیا کرے؟

ج۔ موزے اتار دے اور نئے سرے سے مسح کرنا شروع کرے!

س۔ اگر مقیم نے مسح شروع کیا اور پھر سفر میں چلا گیا تو کیا کرے؟

ج۔ اگر ایک دن ایک رات پوری ہونے سے پہلے سفر کیا تو تین دن تین رات تک موزے پہنے رہے اور مسح کرتا رہے اور ایک دن ایک رات پوری ہونے کے بعد سفر کیا تو موزے اتار کر نئے سرے سے مسح شروع کرے!

س۔ اگر موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہوا ہو تو کیا حکم ہے؟

ج۔ ایک موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہوا ہو تو اسے جمع کر کے دیکھو اگر مجموعہ تین انگلیوں کے برابر ہوجائے تو مسح ناجائز ہے اور کم رہے تو جائز ہے۔ اور دونوں موزے پھٹے ہوئے ہوں اور دونوں کی مجموعی پھٹن تین انگلیوں کے برابر ہو لیکن ہر ایک کی پھٹن تین انگلیوں کی مقدار سے کم ہو تو مسح جائز ہے!

نجاست حقیقیہ اور اسکی طہارت کے باقی مسائل

س۔ چمڑے کی چیزیں (جیسے موزے۔ جوتی۔ بستر بند وغیرہ) اگر ان میں جسم دار نجاست لگ جائے تو کس طرح پاک ہوتی ہیں؟

ج۔ زمین یا کسی اور چیز پر رگڑ دینے سے پاک ہوجاتی ہیں۔ بشرطیکہ رگڑنے سے نجاست کا جسم اور اثر جاتا رہے!

س۔ اگر انھیں چیزوں میں پیشاب، شراب یا اسی طرح کی اور کوئی نجاست لگ جائے تو کس طرح پاک کی جائیں؟

ج۔ پانی یا کسی اور بہنے والی پاک چیز سے جو نجاست کے اثر کو دور کردے دھو کر پاک ہوں گی یعنی سوائے جسم دار نجاست کے اور نجاستیں لگ جائیں تو رگڑنے سے چمڑے کی چیزیں پاک نہ ہوں گی بلکہ دھونا ضروری ہے!

س۔ چاقو، چھری، تلوار اور لوہے یا چاندی یا تانبے، المونیم وغیرہ کی چیزیں ناپاک ہو جائیں تو بغیر دھوئے پاک ہوں گی یا نہیں؟

ج۔ لوہے کی چیزیں جب کہ وہ صاف ہوں ... اور چاندی، سونے، تانبے، المونیم، پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں اور شیشے کی چیزیں اور ہاتھی دانت یا ہڈی کی چیزیں اور چینی کے برتن یہ تمام چیزیں جبکہ صاف اور نقشین نہ ہوں اس طرح رگڑنے سے کہ نجاست کا اثر جاتا رہے پاک ہو جاتی ہیں!

س۔ نقشین نہ ہونے سے کیا مراد ہے؟

ج۔ یعنی ان کے جسم میں ایسے نقش نہ ہوں جن سے جسم اونچا نیچا ہو جاتا ہو کیونکہ ایسے نقش میں رگڑنے کے بعد بھی نجاست باقی رہ جانے کا احتمال ہے۔ ہاں صرف رنگ کے نقش ہوں تو یہ چیزیں رگڑنے سے پاک ہو جائیں گی!

س۔ زمین پر نجاست مثلاً پیشاب یا شراب وغیرہ گر جائے تو کس طرح پاک ہوگی؟

ج۔ زمین جب خشک ہو جائے اور نجاست کا اثر (رنگ، بو، مزہ) جاتا رہے تو پاک ہو جاتی ہے!

س۔ مکان یا مسجد وغیرہ میں پکی اینٹوں یا پتھر کے فرش یا دیوار پر نجاست لگ جائے تو کس طرح پاک کی جائے؟

ج۔ اینٹ اور پتھر جو عمارت میں لگے ہوئے ہوں خشک ہو جانے اور نجاست کا اثر جاتے رہنے سے پاک ہو جاتے ہیں!

س۔ جو چیزیں کہ دھونے میں نچوڑی نہیں جا سکتیں مثلاً تانبے کے برتن یا بچھانے کے موٹے موٹے گدے۔ تو ان کو پاک کرنے کے لئے کس طرح دھویا جائے؟

ج۔ ایسی چیزیں جن کو نچوڑنا غیر ممکن یا مشکل ہے۔ ان کے دھونے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ دھو کر چھوڑ دو جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو دوسری بار دھو کر چھوڑ دو۔ جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو تیسری بار دھو ڈالو پاک ہو جائیں گی۔ مگر دھونے میں جس قدر ملنا ممکن ہو اس قدر ملنا ضروری ہو تاکہ نجاست نکالنے میں اپنی طاقت بھر کوشش ہو جائے!

س۔ مٹی کے برتن ناپاک ہو جائیں تو پاک ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

ج۔ مٹی کے برتن بھی دھونے سے پاک ہو جاتے ہیں اور ان کے پاک کرنے کا وہی طریقہ ہے جو اس سے پہلے سوال و جواب میں لکھا گیا!

س۔ نجس چیز مثلاً گوبر جل کر راکھ ہو جائے تو وہ راکھ پاک ہے یا ناپاک؟

ج۔ ناپاک چیز جب جل کر راکھ ہو جائے تو وہ راکھ پاک ہے!

س - گھی میں چوہا گر کر مر گیا تو اس کا کیا حکم ہے ؟

ج - گھی اگر جما ہوا ہو تو چوہا اور اس کے آس پاس کا گھی نکال ڈالو باقی گھی پاک ہے - اور اگر پگھلا ہوا ہو تو تمام گھی ناپاک ہے !

س - ناپاک گھی یا تیل کس طرح پاک کیا جائے ؟

ج - ناپاک گھی یا تیل میں اس کے برابر پانی ڈال کر جوش دو پھر گھی یا تیل جو پانی کے اوپر آ جائے اسے اُتار لو اور تین مرتبہ اسی طرح کرو تو وہ گھی یا تیل پاک ہو جائے گا !

اِستنجے کے باقی مسائل

س - اِستنجے کی کون کونسی صورتیں مکروہ ہیں ؟

ج - قبلہ کی طرف مونھ یا پیٹھ کر کے استنجا کرنا - ایسی جگہ استنجا کرنا کہ کسی شخص کی نظر استنجا کرنے والے کے ستر پر پڑتی ہو مکروہ ہے !

س - پاخانہ پیشاب کرنے کی حالت میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں ؟

ج - قبلہ کی طرف مونھ یا پیٹھ کر کے پاخانہ پیشاب کرنا - کھڑے ہو کر پیشاب کرنا - تالاب - یا نہر یا کنوئیں کے اندر - یا ان کے کنارے پر پاخانہ پیشاب کرنا - مسجد کی دیوار کے پاس - یا قبرستان میں پاخانہ پیشاب کرنا - چوہے کے بل یا کسی سوراخ میں پیشاب کرنا - پیشاب پاخانہ کرتے وقت باتیں کرنا - نیچی طرف بیٹھ کر اونچی جگہ پر پیشاب کرنا - آدمیوں کے بیٹھنے یا راستہ چلنے کی جگہ پاخانہ پیشاب

کرنا - وضو یا غسل کرنے کی جگہ میں پیشاب پاخانہ کرنا یہ تمام باتیں مکروہ ہیں !

پانی کے باقی مسائل

س - دھوپ سے گرم ہوئے پانی سے وضو جائز ہے یا نہیں ؟

ج - جائز ہے - لیکن بہتر نہیں !

س - وضو کرتے وقت بدن سے پانی کے قطرے برتن میں گرے تو اس پانی سے وضو جائز ہے یا نہیں ؟

ج - وضو کرتے وقت جو پانی بدن سے گرتا ہے اگر بدن پر نجاست حقیقیہ نہ ہو تو وہ مستعمل پانی کہلاتا ہے - مستعمل پانی غیر مستعمل پانی میں مل جائے تو اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک مستعمل پانی کی مقدار غیر مستعمل سے کم رہے اس وقت تک اس سے وضو اور غسل جائز ہے - اور جب مستعمل پانی کی مقدار غیر مستعمل کے برابر یا اس سے زیادہ ہو جائے تو پھر اس سے وضو اور غسل ناجائز ہے !

س - اگر پانی میں کوئی پاک چیز مل جائے - مثلاً صابون یا زعفران تو اس سے وضو جائز ہے یا نہیں ؟

ج - پانی میں پاک چیز ملنے سے ایک دو وصف بدل جانے پر بھی وضو جائز رہتا ہے - ہاں جب تینوں وصف بدل جائیں اور پانی گاڑھا ہو جائے تو وضو ناجائز ہو جاتا ہے -

س۔ اگر تالاب یا حوض شرعی گز سے دو گز چوڑا اور پچاس گز لمبا ہو یا چار گز چوڑا اور پچیس گز لمبا یا پانچ گز چوڑا اور بیس گز لمبا ہو تو وہ جاری پانی کے حکم میں ہوگا یا نہیں؟

ج۔ ہاں وہ جاری پانی کے حکم میں ہے!

س۔ اگر حوض کا کھلا ہوا مونھ شرعی مقدار سے کم ہو لیکن نیچے کا حصہ اس کا بہت بڑا ہے تو وہ بڑے حوض اور جاری پانی کے حکم میں ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر حوض دس گز لمبا دس گز چوڑا ہے لیکن اس کے چاروں طرف یا کسی ایک دو طرف سے اس کا مونھ چھپا دیا ہے تو جس چیز سے چھپایا ہے۔ اگر وہ پانی سے اونچی اور الگ رہتی ہے تو وہ حوض ٹھیک بڑے اور جاری پانی کے حکم میں ہے اور اگر وہ چیز جس سے پانی چھپایا ہے پانی سے لگی رہتی ہے تو وہ حوض ٹھیک نہیں اور تھوڑے پانی کا حکم رکھتا ہے!

خلاصہ یہ کہ پانی کا اُتنا حصہ معتبر ہے جتنا اوپر سے کھلا ہوا ہو۔ یعنی کسی چیز سے لگا ہوا نہ ہو اس کی مقدار شرعی مقدار کے برابر ہونی چاہئے اگر کھلا ہوا حصہ کم ہے تو نیچے سے چاہے جتنا زیادہ ہو اس کا اعتبار نہیں ہے

کنوئیں کے باقی مسائل

س۔ اگر کنوئیں میں کبوتر یا چڑیا کی بیٹ گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

---

[1] گز سے شرعی گز مراد ہے جو انگریزی گز سے تقریباً ۹ گرہ کا ہوتا ہے۔

ج۔ کبوتر اور چڑیا کی بیٹ یا اونٹ، بکری، بھیڑ کی دو چار مینگنیوں سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا!

س۔ اگر کنوئیں میں کافر ڈول نکالنے کے لئے اُترا اور پانی میں غوطہ لگایا تو کنوئیں کا کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر اس کافر کو کنوئیں میں اُترنے سے پہلے نہلا دیا جائے اور پاک کپڑا اس پر باندھ کر کنوئیں میں اُترے تو کنواں پاک ہے اور اُترنے سے پہلے نہیں نہلایا۔ اور اپنے مستعمل کپڑے کے ساتھ اُترا تو کنوئیں کا سارا پانی نکالا جائے کیونکہ کافروں کا بدن اور کپڑا اکثر ناپاک ہی رہتا ہے!

س۔ اگر کنوئیں پر کوئی خاص ڈول پڑا نہ رہتا ہو بلکہ لوگ چھوٹے بڑے مختلف ڈولوں سے پانی بھرتے ہوں۔ تو اس کنوئیں کو پاک کرنے کے لئے کس ڈول سے پانی نکالا جائے؟

ج۔ جب کہ کنوئیں پر کوئی خاص ڈول نہ ہو۔ یا کنوئیں کا خاص ڈول بہت بڑا یا بہت چھوٹا ہو تو ان صورتوں میں درمیانی ڈول کا اعتبار ہے درمیانی ڈول وہ ہے جس میں اَسّی انگریزی روپیہ بھر کے سیر سے ساڑھے تین سیر پانی سماتا ہو!

یہاں تک تعلیم الاسلام حصہ دوم میں آئے ہوئے
مسائل پر اضافہ تھا اب سے آگے کے
مسائل شروع ہوتے ہیں

تیمّم کا بیان

س۔ تیمم کسے کہتے ہیں؟

ج۔ پاک مٹی یا کسی ایسی چیز سے جو مٹی کے حکم میں ہو بدن کو نجاست حکمیہ سے پاک کرنے کو تیمم کہتے ہیں!

س۔ تیمم کب جائز ہوتا ہے؟

ج۔ جب پانی نہ ملے یا پانی کے استعمال کرنے سے بیمار ہو جانے یا مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو تیمم کرنا جائز ہوتا ہے!

س۔ پانی نہ ملنے کی کیا کیا صورتیں ہیں؟

ج۔ جب پانی ایک میل دور ہو یا کسی دشمن کے خوف سے پانی نہ لے سکتا ہو۔ مثلاً گھر سے باہر کنواں موجود ہے مگر ڈر ہے کہ گھر سے نکلا تو دشمن یا چور مار ڈالے گا یا کنوئیں کے پاس بڑا بھاری سانپ پھر رہا ہو یا شیر کھڑا ہے۔ یا تھوڑا پانی اپنے پاس موجود ہے مگر ڈر ہے کہ اگر اسے وضو میں خرچ کر دیا تو پیاس سے تکلیف ہوگی۔ یا کنواں موجود ہے مگر ڈول رسّی نہیں ہے یا پانی موجود ہے مگر یہ شخص اُٹھ کر اُسے لے نہیں سکتا۔ اور دوسرا آدمی موجود نہیں۔ یہ سب صورتیں پانی نہ ہونے کے حکم میں داخل ہیں!

س۔ بیمار ہو جانے کا خوف کب معتبر ہے؟

ج۔ جبکہ اپنے تجربہ سے گمان غالب ہو جائے یا کسی بڑے قابل

حکیم کے کہنے سے معلوم ہو کہ پانی کے استعمال کرنے سے بیمار ہو جائے گا تو تیمم درست ہے!

س۔ پانی کے ایک میل دور ہونے سے کیا مراد ہے ذرا کھول کر بیان کرو؟

ج۔ جب انسان کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں پانی موجود نہیں لیکن اسے کسی کے بتانے سے یا اپنی اٹکل سے اس بات کا گمان غالب ہو جائے کہ پانی ایک میل کے اندر ہے تو پانی لانا اور وضو کرنا ضروری ہے!
مگر جب کوئی بتانے والا بھی نہ ہو۔ اور کسی طریقہ سے بھی پانی کا پتہ نہ چلے یا پانی کا پتہ تو چلے لیکن وہ ایک میل یا اس سے زیادہ دور ہو تو پھر پانی لانا ضروری نہیں تیمم کر لینا جائز ہے!

س۔ تیمم میں فرض کتنے ہیں؟

ج۔ تین فرض ہیں۔ اوّل نیت کرنا۔ دوسرے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر مونھ پر پھیرنا۔ تیسرے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ملنا!

س۔ تیمم کرنے کا پورا طریقہ بتاؤ؟

ج۔ اوّل نیت کرو کہ میں ناپاکی دور کرنے اور نماز پڑھنے کے لئے تیمم کرتا ہوں پھر دونوں ہاتھ مٹی کے بڑے ڈھیلے پر مار کر انہیں جھاڑ دو۔ زیادہ مٹی لگ جائے تو مونھ سے پھونک دو اور دونوں ہاتھوں کو مونھ پر اس طرح پھیرو کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے ایک بال برابر جگہ چھوٹ جائے گی تو تیمم جائز نہ ہوگا۔ پھر دوسری مرتبہ دونوں

ہاتھ مٹی پر مارو۔ اور انھیں جھاڑ کر پہلے بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کے سروں کے نیچے رکھ کر کھینچتے ہوئے کہنی تک لے جاؤ اس طرح لے جانے میں سیدھے ہاتھ کے نیچے کی جانب ہاتھ پھر جائے گا۔ پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سیدھے ہاتھ کے اوپر کی طرف کہنی سے انگلیوں تک کھینچتے ہوئے لاؤ۔ اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندر کی جانب کو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت پر پھیرو پھر اسی طرح سیدھے ہاتھ کو بائیں پر پھیرو۔ پھر انگلیوں کا خلال کرو اگر انگوٹھی پہنے ہوئے ہو تو اسے اتارنا یا ہلانا ضروری ہے۔ ڈاڑھی کا خلال کرنا بھی سنّت ہے۔

س ۔ وضو اور غسل دونوں کا تیمم جائز ہے؟ یا صرف وضو کا؟

ج ۔ دونوں کا تیمم جائز ہے!

س ۔ کن چیزوں پر تیمم کرنا جائز ہے؟

ج ۔ پاک مٹی اور ریت اور پتھر اور چونا اور مٹی کے کچے یا پکے برتن جن پر روغن نہ ہو اور مٹی کی کچی یا پکی اینٹیں اور مٹی یا اینٹوں یا پتھر یا چونے کی دیوار اور گیرو اور ملتانی پر تیمم کرنا جائز ہے۔ اسی طرح پاک غبار سے بھی تیمم کرنا جائز ہے!

س ۔ کن چیزوں پر تیمم ناجائز ہے؟

ج ۔ لکڑی۔ لوہا۔ سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ پیتل۔ المونیم۔ شیشہ۔ رانگ جست۔ گیہوں۔ جو۔ اور تمام غلے۔ کپڑا۔ راکھ۔ ان تمام چیزوں پر ناجائز ہے یوں سمجھو کہ جو چیزیں آگ میں پگھل جاتی ہیں یا جل کر راکھ ہو جاتی ہیں

ان پر تیمم ناجائز ہے!

س ۔ پتھر چونے یا اینٹوں کی دیوار پر غبار نہ ہو تو تیمم جائز ہوگا یا نہیں؟

ج ۔ جن چیزوں پر ہم نے تیمم جائز بتایا ہے ان پر غبار ہونے کی شرط نہیں ہے پتھر یا اینٹ یا مٹی کے برتن دھلے ہوئے ہوں جب بھی ان پر تیمم جائز ہے!

س ۔ جن چیزوں پر تیمم ناجائز ہے اگر ان پر غبار ہو تو تیمم ہو جائے گا یا نہیں؟

ج ۔ ہاں جب اتنا غبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے اڑنے لگے یا اس چیز پر ہاتھ رکھ کر کھینچنے سے نشان پڑ جائے تو تیمم جائز ہے!

س ۔ اگر قرآن مجید پڑھنے یا چھونے یا مسجد میں جانے یا اذان کہنے یا سلام کا جواب دینے کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

ج ۔ جائز نہیں!

س ۔ نماز جنازہ یا سجدۂ تلاوت کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

ج ۔ جائز ہے!

س ۔ اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کر لیا اور نماز پڑھ لی پھر پانی مل گیا تو کیا حکم ہے؟

ج ۔ نماز ہو گئی۔ اب اُسے لوٹانے کی حاجت نہیں۔ چاہے پانی وقت کے اندر ملا ہو یا وقت کے بعد!

س ۔ تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

ج ۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے۔ اُن سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے ہاں غسل کا تیمم صرف حدث اکبر سے ٹوٹتا ہے اور اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے

تیمم کیا تھا تو وہ تیمم پانی پر قدرت حاصل ہو جانے سے بھی ٹوٹ جاتا ہے اور اگر کسی اور عذر مثلاً مرض وغیرہ کی وجہ سے تیمم کیا تھا تو اس عذر کے جاتے رہنے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے!

س۔ ایک وقت کی نماز کے لئے تیمم کیا تو دوسرے وقت کی نماز اس سے جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ ایک تیمم سے جب تک وہ ٹوٹے نہیں جتنے وقتوں کی چاہو نماز پڑھ سکتے ہو اسی طرح فرض نماز کے لئے جو تیمم کیا ہے اس سے فرض نماز اور نفل نماز اور قرآن مجید کی تلاوت اور جنازے کی نماز اور سجدہ تلاوت اور تمام عبادتیں جائز ہیں!

س۔ تیمم کی مدت کیا ہے؟

ج۔ جب تک پانی نہ ملے یا عذر باقی رہے تیمم جائز ہے اگر اسی حال میں کئی سال گذر جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔

نماز کی دوسری شرط کپڑے پاک ہونے کا بیان

س۔ کپڑوں کے پاک ہونے سے کیا مراد ہے؟

ج۔ جو کپڑے نماز پڑھنے والے کے بدن پر ہوں۔ جیسے کرتہ، پائجامہ، ٹوپی، عمامہ، اچکن وغیرہ ان سب کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی ان میں سے کسی پر نجاست غلیظہ کا ایک درہم سے زیادہ نہ ہونا اور نجاست خفیفہ کا چوتھائی کپڑے تک نہ پہنچنا نماز جائز ہونے کے لئے شرط ہے۔ پس اگر

نجاست غلیظہ ایک درہم یا اس سے کم اور نجاست خفیفہ چوتھائی کپڑے سے کم لگی ہو تو نماز ہو جائے گی لیکن مکروہ ہوگی!

س۔ اگر عمامہ کا ایک کنارہ ناپاک ہے مگر نماز پڑھنے والے نے اس کنارے کو الگ کر دیا۔ دوسرے کنارے سے آدھا عمامہ باندھ لیا تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

ج۔ جو کپڑا نمازی کے بدن سے ایسا تعلق رکھتا ہو کہ اس کے حرکت کرنے سے وہ بھی حرکت کرے۔ ایسے کپڑے کا پاک ہونا شرط ہے۔ پس اس صورت میں نماز نہ ہوگی۔ کیونکہ نمازی کے ہلنے سے عمامہ ضرور ہلے گا۔

نماز کی تیسری شرط (جگہ پاک ہونے) کا بیان

س۔ جگہ پاک ہونے سے کیا مراد ہے؟

ج۔ نماز پڑھنے والے کے دونوں قدموں اور گھٹنوں اور ہاتھوں اور سجدے کی جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے!

س۔ جس چیز پر نماز پڑھی جائے اگر اس کی دوسری جانب ناپاک ہو تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر لکڑی کے تختے یا پتھر یا پکی ہوئی اینٹوں پر یا کسی اور ایسی ہی سخت یا موٹی چیز پر نماز پڑھی اور اس کا وہ رخ جس پر نماز پڑھی پاک ہے تو نماز ہو جائے گی دوسرا رخ ناپاک ہو تو کچھ حرج نہیں!

اور اگر نیچے کپڑے پر نماز پڑھی اور اس کے دوسرے رُخ پر نجاست تھی تو نماز درست نہ ہوگی!

س ۔ اگر کپڑا دوہرا ہوا اور اوپر والا پاک نیچے والا ناپاک ہو تو کیا حکم ہے؟

ج ۔ اگر یہ دونوں آپس میں سِلے ہوئے نہ ہوں اور اوپر والا اتنا موٹا ہو کہ نیچے کی نجاست کی بو یا رنگ معلوم نہ ہوتا ہو تو نماز جائز ہے اور اگر دونوں تہیں کپڑے کی سِلی ہوئی ہیں تو احتیاط یہ ہے کہ اس پر نماز نہ پڑھے!

س ۔ ناپاک زمین یا کپڑے یا فرش پر پاک کپڑا اچھا کر نماز پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

ج ۔ جب کہ اوپر والے کپڑے میں نیچے کی نجاست کی بو یا رنگ ظاہر نہ ہو تو نماز جائز ہے!

س ۔ اگر نماز کی جگہ پاک ہو لیکن کہیں آس پاس نجاست ہو اور اس کی بو نماز میں آتی ہے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

ج ۔ نماز ہو جائے گی لیکن قصداً ایسی جگہ پر نماز پڑھنا اچھا نہیں ہے

نماز کی چوتھی شرط (ستر چھپانے) کا بیان

س ۔ ستر چھپانے سے کیا مراد ہے؟

ج ۔ مرد کو ناف سے گھٹنے تک اپنا بدن چھپانا فرض ہے یہ ایسا فرض ہے کہ نماز کے اندر بھی فرض ہے اور نماز کے باہر بھی فرض ہے اور

عورت کو سوائے دونوں ہتھیلیوں اور پاؤں اور مونھ کے تمام بدن ڈھانکنا فرض ہے۔ اگرچہ عورت کو نماز میں مونھ چھپانا فرض نہیں لیکن غیر مردوں کے سامنے بے پردہ کھلے مونھ آنا بھی جائز نہیں!

س ۔ اگر ستر کا کوئی حصہ بلا قصد کھل جائے تو کیا حکم ہے؟

ج ۔ اگر چوتھائی عضو کھل جائے اور اتنی دیر کھلا رہے جتنی دیر میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کہہ سکے تو نماز ٹوٹ جائے گی اور کھلتے ہی فوراً ڈھانک لیا تو نماز صحیح ہوگی!

س ۔ اگر کوئی شخص اندھیرے میں ننگا نماز پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

ج ۔ اگر کپڑا ہوتے ہوئے ننگے بدن نماز پڑھی تو اندھیرے میں ہو یا اجالے میں نماز نہ ہوگی!

س ۔ اگر قصداً چوتھائی عضو کھولے تو کیا حکم ہے؟

ج ۔ قصداً چوتھائی عضو کھولتے ہی نماز ٹوٹ جائے گی!

س ۔ اگر کسی کے پاس بالکل کپڑا نہ ہو تو کیا کرے؟

ج ۔ اگر کسی طرح کا کپڑا نہ ہو تو کسی اور چیز سے بدن ڈھانکے مثلاً درختوں کے پتّے یا ٹاٹ وغیرہ۔ اور جب کچھ بھی ستر ڈھانکنے کو نہ ملے تو ننگا نماز پڑھ لے لیکن اس حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا اور رکوع اور سجدے کو اشارے سے ادا کرنا بہتر ہے!

نماز کی پانچویں شرط (وقت) کا بیان

س ۔ نماز کے لئے وقت شرط ہونے سے کیا مراد ہے؟

ج ۔ نماز کو ادا کرنے کے لئے یہ شرط ہے کہ جو وقت اس کے لئے مقرر کیا گیا ہے اسی وقت میں پڑھی جائے۔ اس وقت سے پہلے پڑھنے سے تو بالکل نماز درست نہ ہوگی۔ اور اس کے بعد پڑھنے سے ادا نہیں بلکہ قضا ہوگی!

س ۔ نماز کتنے وقتوں کی فرض ہے؟

ج ۔ دن رات میں پانچ وقت کی پانچ نمازیں فرض ہیں۔ ان کے علاوہ ایک نماز وتر واجب ہے!

س ۔ فرض، واجب، سنت، نفل کسے کہتے ہیں۔ اور ان میں کیا کیا فرق ہیں؟

ج ۔ فرض اُسے کہتے ہیں جو قطعی دلیل سے ثابت ہو یعنی اس کے ثبوت میں کوئی شبہ نہ ہو اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ واجب وہ ہے جو ظنی دلیل سے ثابت ہو اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں ہوتا ہاں بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ سنت اس کام کو کہتے ہیں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا صحابہ کرام نے کیا ہو یا کرنے کا حکم فرمایا ہو۔ نفل ان کاموں کو کہتے ہیں جن کی

فضیلت شریعت میں ثابت ہو ان کے کرنے میں ثواب اور چھوڑنے میں عذاب نہ ہو اُسے مستحب اور مندوب اور تطوع بھی کہتے ہیں!

س ۔ فرض کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج ۔ دو قسمیں ہیں۔ فرضِ عین اور فرضِ کفایہ۔ فرضِ عین اُس فرض کو کہتے ہیں جس کا ادا کرنا ہر شخص پر ضروری ہو اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور گنہگار ہو اور فرضِ کفایہ وہ فرض ہے جو ایک دو آدمیوں کے ادا کر لینے سے سب کے ذمہ سے اُتر جائے۔ اور کوئی ادا نہ کرے تو سب کے سب گنہگار ہوں!

س ۔ سنت کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج ۔ دو قسمیں ہیں۔ سنتِ مؤکدہ اور سنتِ غیر مؤکدہ۔ سنت مؤکدہ اس کام کو کہتے ہیں جسے حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو یا کرنے کے لئے فرمایا ہو اور ہمیشہ کیا گیا ہو یعنی بغیر عذر کبھی نہ چھوڑا ہو ایسی سنتوں کو بغیر عذر چھوڑ دینا گناہ ہے۔ اور چھوڑنے کی عادت کر لینا سخت گناہ ہے۔ اور سنتِ غیر مؤکدہ اسے کہتے ہیں جسے حضور نے اکثر کیا ہو۔ لیکن کبھی کبھی بغیر عذر چھوڑ بھی دیا ہو۔ ان سنتوں کے کرنے میں مستحب سے زیادہ ثواب ہے۔ اور چھوڑنے میں گناہ نہیں ان سنتوں کو سنن زوائد بھی کہتے ہیں!

س ۔ حرام اور مکروہ تحریمی اور مکروہ تنزیہی سے کیا مراد ہے؟

ج ۔ حرام اس کام کو کہتے ہیں جس کی ممانعت دلیل قطعی سے ثابت ہو

اور اس کا کرنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہو اور اس کا منکر کافر ہو۔ اور مکروہ تحریمی اس کام کو کہتے ہیں جس کی ممانعت دلیل ظنی سے ثابت ہو اس کا منکر کافر نہیں مگر کرنے والا اس کا بھی گنہگار ہوتا ہے۔ مکروہ تنزیہی اس کام کو کہتے ہیں جس کو چھوڑنے میں ثواب ہے۔ اور کرنے میں عذاب تو نہیں لیکن ایک قسم کی برائی ہے!

س ۔ مباح کسے کہتے ہیں؟

ج ۔ مباح اس کام کو کہتے ہیں جس کے کرنے میں ثواب نہ ہو اور نہ کرنے میں گناہ اور عذاب نہ ہو!

س ۔ نماز فجر کا وقت بیان کرو؟

ج ۔ سورج نکلنے سے تخمیناً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے مشرق (پورب) کی طرف آسمان کے کنارے پر ایک سفیدی ظاہر ہوتی ہے وہ سفیدی زمین سے اٹھ کر اوپر کی طرف ایک ستون کی شکل میں بلند ہوتی ہے اسے صبح کاذب کہتے ہیں تھوڑی دیر رہ کر یہ سفیدی غائب ہو جاتی ہے اس کے بعد دوسری سفیدی ظاہر ہوتی ہے جو مشرق کی طرف سے دائیں بائیں جانب کو پھیلتی ہوئی اٹھتی ہے۔ یعنی آسمان کے تمام مشرقی کنارے پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ اوپر کی طرف لمبی لمبی نہیں اٹھتی اسے صبح صادق کہتے ہیں۔ اسی صبح صادق کے نکلنے سے نماز فجر کا وقت شروع ہوتا ہے اور آفتاب نکلنے سے پہلے پہلے تک رہتا ہے جب آفتاب کا ذرا سا کنارہ بھی نکل آیا تو فجر کا وقت جاتا رہا!

س ۔ فجر کا مستحب وقت کیا ہے؟

ج ۔ جب اُجالا ہو جائے۔ اور اتنا وقت ہو کر سنت کے موافق اچھی طرح نماز ادا کی جائے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اتنا وقت باقی رہے کہ اگر یہ نماز کسی وجہ سے درست نہ ہوئی ہو تو سورج نکلنے سے پہلے دوبارہ سنت کے موافق نماز پڑھی جا سکتی ہو ایسے وقت نماز پڑھنا افضل ہے!

س ۔ نماز ظہر کا وقت بیان کرو؟

ج ۔ نماز ظہر کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور ٹھیک دوپہر کے وقت ہر چیز کا جتنا سایہ ہو اس کے علاوہ جب ہر چیز کا سایہ اس چیز سے دوگنا ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے!

س ۔ ظہر کا مستحب وقت کیا ہے؟

ج ۔ گرمی کے موسم میں تاخیر کر کے پڑھنا کہ گرمی کی تیزی کم ہو جائے اور جاڑوں کے موسم میں اوّل وقت پڑھنا مستحب ہے لیکن اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ ظہر کی نماز بہر حال ایک مثل کے اندر پڑھ لی جائے!

س ۔ نماز عصر کا وقت بتاؤ؟

ج ۔ جب ہر چیز کا سایہ اصلی سایہ کے علاوہ دو مثل ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو کر عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور غروب آفتاب تک رہتا ہے۔ لیکن جب آفتاب بہت نیچا ہو جائے اور دھوپ

کمزور اور پیلی ہو جائے تو اس وقت نماز مکروہ ہوتی ہے۔ اس سے پہلے پہلے عصر کی نماز پڑھ لینی چاہیئے!

س۔ نمازِ مغرب کا وقت بیان کرو؟

ج۔ جب آفتاب غروب ہو جائے تو مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے اور شفق غروب ہونے تک رہتا ہے!

س۔ شفق کسے کہتے ہیں؟

ج۔ آفتاب غروب ہونے کے بعد پچھم کی طرف آسمان پر جو سرخی رہتی ہے اسے شفق احمر (یعنی سرخ شفق) کہتے ہیں۔ پھر سرخی غائب ہونے کے بعد ایک سپیدی باقی رہتی ہے اسے شفق ابیض کہتے ہیں پھر یہ سپیدی بھی غائب ہو جاتی ہے اور تمام آسمان یکساں نظر آتا ہے اس شفق ابیض کے غائب ہونے سے پہلے پہلے تک مغرب کا وقت رہتا ہے!

س۔ مغرب کا مستحب وقت کیا ہے؟

ج۔ اول وقت مستحب ہے اور بلا عذر دیر کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے!

س۔ نمازِ عشاء کا وقت کیا ہے؟

ج۔ سفید شفق جاتے رہنے کے بعد سے عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے اور صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے تک رہتا ہے!

س۔ عشاء کا مستحب وقت کیا ہے؟

ج۔ ایک تہائی رات تک مستحب وقت ہے۔ اس کے بعد آدھی

رات تک مباح ہے۔ اس کے بعد مکروہ ہو جاتا ہے!

س۔ نمازِ وتر کا وقت بتاؤ؟

ج۔ نمازِ وتر کا وقت وہی ہے جو نمازِ عشاء کا ہے۔ لیکن وتر کی نماز عشاء کی نماز سے پہلے جائز نہیں ہوتی۔ گویا عشاء کی نماز کے بعد اس کا وقت ہوتا ہے!

س۔ وتر کا مستحب وقت کونسا ہے؟

ج۔ اگر کسی کو اپنے اوپر بھروسہ ہو کہ اخیر رات میں ضرور جاگ جاؤں گا تو اس کے لئے اخیر رات کو وتر پڑھنا مستحب ہے لیکن اگر جاگنے پر بھروسا نہ ہو تو سونے سے پہلے ہی وتر پڑھ لینا چاہیئے!

نماز کی چھٹی شرط (استقبالِ قبلہ) کا بیان

س۔ استقبالِ قبلہ کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ قبلہ کی طرف مونھ کرنے کو استقبالِ قبلہ کہتے ہیں!

س۔ استقبالِ قبلہ نماز میں شرط ہونے کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ نماز پڑھتے وقت ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کا مونھ قبلہ کی طرف ہو!

س۔ مسلمانوں کا قبلہ کیا ہے؟

ج۔ مسلمانوں کا قبلہ خانۂ کعبہ ہے خانۂ کعبہ کمرے کی شکل کا ایک گھر ہے جو ملک عرب کے شہر مکہ معظمہ میں واقع ہے۔ خانۂ کعبہ کو

ان کے علاوہ اور کسی نماز کے لئے اذان مسنون نہیں!

س ۔ اذان کس وقت کہنی چاہیے؟

ج ۔ ہر نماز فرض کی اذان اس کے وقت میں کہنی چاہیے۔ اگر وقت سے پہلے کہدی تو وقت آنے پر دوبارہ کہی جائے!

س ۔ اذان کا مستحب طریقہ کیا ہے؟

ج ۔ اذان میں سات باتیں مستحب ہیں۔ قبلہ کی طرف مونھ کر کے کھڑا ہونا۔ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہنا یعنی جلدی نہ کرنا۔ اذان کہتے وقت دونوں شہادت کی انگلیاں کانوں میں رکھنا۔ اونچی جگہ پر اذان کہنا۔ بلند آواز سے اذان کہنا۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہتے وقت داہنی جانب اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہتے وقت بائیں جانب مونھ پھیرنا۔ فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم دو بار کہنا!

س ۔ اقامت کسے کہتے ہیں؟

ج ۔ فرض نماز شروع کرتے وقت یہی کلمات جو اذان کے ہیں کہے جاتے ہیں مگر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ دو مرتبہ اذان کے کلموں سے زیادہ کہا جاتا ہے!

س ۔ اقامت کہنا کیسا ہے؟

ج ۔ اقامت بھی فرض نمازوں کے لئے سنت ہے فرض نمازوں کے علاوہ کسی نماز کے لئے مسنون نہیں!

س ۔ کیا اذان اور اقامت مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے سنت ہے؟

ج ۔ نہیں بلکہ صرف مردوں کے لئے سنت ہے!

س ۔ بے وضو اذان اور اقامت کہنا کیسا ہے؟

ج ۔ اذان بے وضو کہنا جائز ہے۔ مگر اس کی عادت کر لینا برا ہے اور اقامت بے وضو مکروہ ہے!

س ۔ اگر کسی وقت کوئی شخص اپنے گھر میں فرض نماز پڑھے تو اذان اور اقامت کہے یا نہیں؟

ج ۔ محلہ کی مسجد کی اذان اور اقامت کافی ہے لیکن کہہ لے تو اچھا ہے!

س ۔ مسافر حالتِ سفر میں اذان و اقامت کہے یا نہیں؟

ج ۔ ہاں حالتِ سفر میں جب آبادی سے باہر ہو اذان اور اقامت دونوں کہنی چاہیئیں لیکن اگر اذان نہ کہے صرف اقامت کہہ لے جب بھی مضائقہ نہیں اور دونوں کو چھوڑ دینا مکروہ ہے!

س ۔ اذان ایک شخص کہے اور اقامت دوسرا کہدے تو جائز ہے یا نہیں؟

ج ۔ اگر اذان کہنے والا موجود نہ ہو یا موجود تو ہو مگر دوسرے شخص کے اقامت کہنے سے ناراض نہ ہو تو جائز ہے لیکن اگر اس کو ناخوشی ہو تو مکروہ ہے!

س ۔ اذان کے بعد کتنی دیر ٹھہر کر اقامت کہنی چاہیئے؟

ج ۔ مغرب کی اذان کے سوا اور سب وقتوں میں اتنی دیر ٹھہرنا چاہیے کہ جو لوگ کھانے پینے میں مشغول ہوں یا پاخانہ پیشاب کر رہے ہوں وہ فارغ ہو کر نماز میں شریک ہو سکیں اور مغرب کی اذان کے بعد بقدر تین آیتیں پڑھنے کے ٹھہر کر تکبیر کہے!

س ۔ اذان اور اقامت کی اجابت کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

ج ۔ اذان اور اقامت دونوں کی اجابت مستحب ہے اور اجابت سے مراد یہ ہے کہ سننے والے بھی وہی کلمہ کہتے جائیں جو مؤذن یا مکبر کہتا ہے۔ مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح سن کر لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ کہنا چاہیے۔ اور فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ سن کر صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہنا چاہیے اور تکبیر میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ سن کر اَقَامَهَا اللہُ وَاَدَامَهَا کہنا چاہیے!

س ۔ اذان کے بعد کیا دعا پڑھنی چاہیے؟

ج ۔ اذان کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۔

نماز کے ارکان کا بیان

س ۔ ارکانِ نماز کسے کہتے ہیں؟

ج ۔ ارکانِ نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جو نماز کے اندر فرض ہیں ارکان رُکن کی جمع ہے رُکن کے معنی فرض اور ارکان کے معنی فرائض ہیں!

س ۔ نماز کے اندر فرض کتنے ہیں؟

ج ۔ چھ چیزیں فرض ہیں۔ اول تکبیر تحریمہ کہنا۔ دوسرے قیام (کھڑا ہونا) تیسرے قرأت (یعنی قرآن مجید پڑھنا) چوتھے رکوع کرنا پانچویں دونوں سجدے۔ چھٹے قعدہ اخیرہ یعنے نماز کے اخیر میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔ مگر تکبیر تحریمہ شرط ہے رُکن نہیں ہے!

س ۔ تکبیر تحریمہ شرط ہے تو اُسے پہلی سات شرطوں کے ساتھ کیوں بیان نہیں کیا؟

ج ۔ چونکہ تکبیر تحریمہ اور نماز کے ارکان میں کوئی فاصلہ نہیں ہے اور اسی سے نماز شروع ہوتی ہے اس لئے تکبیر تحریمہ کو ارکان نماز کے ساتھ بیان کرنا مناسب معلوم ہوا!

تکبیرِ تحریمہ کا بیان

س ۔ تکبیر تحریمہ سے کیا مراد ہے؟

ج ۔ نیت باندھتے وقت اَللہُ اَکْبَرُ کہتے ہیں۔ اس تکبیر کے کہنے سے نماز شروع ہو جاتی ہے۔ اور جو باتیں کہ نماز کے خلاف ہیں وہ حرام ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اسے تکبیر تحریمہ کہتے ہیں!

س ۔ فرض نماز کی تکبیر تحریمہ جھکے جھکے کہی تو جائز ہوئی یا نہیں؟

ج ۔ نہیں۔ کیونکہ تحریمہ کے وقت فرض اور واجب نمازوں میں جبکہ

کوئی عذر نہ ہو سیدھا کھڑا ہونا شرط ہے!

نماز کے پہلے رُکن یعنی قیام کا بیان

س۔ قیام سے کیا مراد ہے؟

ج۔ قیام کھڑے ہونے کو کہتے ہیں۔ اور کھڑے ہونے سے ایسا سیدھا کھڑا ہونا مراد ہے کہ گھٹنوں تک ہاتھ نہ پہنچ سکے!

س۔ قیام کس قدر اور کس نماز میں فرض ہے؟

ج۔ فرض اور واجب نمازوں میں اتنا کھڑا ہونا فرض ہے جس میں بقدرِ فرض قراءت پڑھی جاسکے!

س۔ اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

ج۔ بیماری یا زخم یا دشمن کے خوف یا ایسے ہی کسی قوی عذر سے کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر فرض اور واجب نمازیں پڑھنا جائز ہے!

س۔ نفل نماز میں قیام کا کیا حکم ہے؟

ج۔ نفل نماز میں قیام فرض نہیں۔ بلا عذر بھی بیٹھ کر نفل نماز پڑھنا جائز ہے۔ لیکن بلا عذر بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے میں آدھا ثواب ملتا ہے!

نماز کے دوسرے رُکن قراءت کا بیان

س۔ قراءت سے کیا مراد ہے؟

ج۔ قراءت قرآن مجید پڑھنے کو کہتے ہیں!

س۔ نماز میں کتنا قرآن مجید پڑھنا ضروری ہے؟

ج۔ کم از کم ایک آیت پڑھنا فرض ہے۔ اور سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور فرض کی پہلی دو رکعتوں اور نماز وتر اور سنت اور نفل کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا بھی واجب ہے!

س۔ کیا سورۂ فاتحہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے؟

ج۔ فرض نماز کی تیسری رکعت اور چوتھی رکعت کے علاوہ ہر نماز کی (خواہ وہ فرض نماز ہو یا واجب یا سنت یا نفل) ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے!

س۔ اگر کسی کو ایک آیت بھی یاد نہ ہو تو کیا کرے؟

ج۔ سُبحان اللہ یا الحمد للہ بجائے قراءت کے پڑھ لے اور جلد سے جلد اس پر قرآن مجید سیکھنا اور یاد کرنا فرض ہے۔ قراءتِ فرض کی مقدار یاد کرنا فرض اور واجب کی مقدار واجب ہے اور نہ سیکھنے میں سخت گنہگار ہوگا!

س۔ قرآن مجید کس کس نماز میں زور سے پڑھنا چاہئے؟

ج۔ امام پر واجب ہے کہ نمازِ مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اور فجر اور جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں اور رمضان المبارک کے مہینے میں تراویح اور وتر کی نمازوں میں آواز سے پڑھے!

س۔ کن نمازوں میں قراءت آہستہ کرنی چاہئے؟

ج۔ نمازِ ظہر اور نمازِ عصر میں امام اور منفرد سب کو اور نماز وتر میں منفرد

کو قرأت آہستہ کرنی چاہیے!

س۔ زور سے پڑھنے کی کیا مقدار ہے؟

ج۔ زور سے پڑھنے کا ادنےٰ درجہ یہ ہے کہ اپنی آواز پاس والے شخص کے کان میں پہنچ سکے اور آہستہ پڑھنے کا ادنےٰ درجہ یہ ہے کہ اپنی آواز اپنے کان میں پہنچ سکے!

س۔ جن نمازوں میں آواز سے قرأت کی جاتی ہے انھیں کیا کہتے ہیں؟

ج۔ انھیں جہری نمازیں کہتے ہیں۔ کیونکہ جہر کے معنی زور سے پڑھنے کے ہیں!

س۔ جن نمازوں میں آہستہ قرأت کی جاتی ہے انھیں کیا کہتے ہیں؟

ج۔ انھیں سری نمازیں کہتے ہیں۔ کیونکہ سر کے معنی آہستہ پڑھنے کے ہیں!

س۔ اگر کوئی شخص زبان سے الفاظ نہ کہے صرف خیال میں پڑھ جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ صرف خیال دوڑا لینے سے نماز نہ ہوگی بلکہ زبان سے پڑھنا ضروری ہے!

نماز کے تیسرے رکن (رکوع) اور چوتھے رکن (سجدے) کا بیان

س۔ رکوع کی ادنےٰ مقدار کیا ہے؟

ج۔ رکوع کی ادنیٰ مقدار اس قدر جھکنا ہے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں!

س۔ رکوع کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

ج۔ اس قدر جھکنا کہ سر اور کمر برابر ہے اور ہاتھ پسلیوں سے جدا ہیں اور گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا جائے!

س۔ اگر بڑھاپے کی وجہ سے اس قدر کمر جھک جائے یا کوئی اتنا کُبڑا ہو کہ رکوع کی شکل ہو جائے تو رکوع کس طرح کرے؟

ج۔ سر سے اشارہ کرے یعنی صرف سر کو ذرا جھکا دینے سے اس کا رکوع ادا ہو جائے گا!

س۔ سجدے سے کیا مراد ہے؟

ج۔ زمین پر پیشانی رکھنے کو سجدہ کہتے ہیں!

س۔ اگر صرف ناک یا پیشانی پر سجدہ کرے تو سجدہ ادا ہوگا یا نہیں؟

ج۔ اگر کسی عذر سے ایسا کرے تو جائز ہے اور بلا عذر صرف پیشانی پر سجدہ کیا تو سجدہ تو ہو جائے گا لیکن مکروہ ہے۔ اور بلا عذر صرف ناک پر سجدہ کرنے سے سجدہ ادا ہی نہ ہوگا!

س۔ ہر رکعت میں ایک سجدہ فرض ہے یا دونوں؟

ج۔ دونوں سجدے فرض ہیں!

س۔ اگر پیشانی اور ناک دونوں پر زخم ہو تو کیا کرے؟

ج۔ سجدے کا اشارہ سر سے کر لینا ایسے شخص کے لئے کافی ہے!

س۔ پہلے سجدے کے بعد کس قدر ٹھیر کر دوسرا سجدہ کرے؟

ج۔ اچھی طرح بیٹھ جائے پھر دوسرا سجدہ کرے!

س۔ عیدین یا جمعہ یا اور کسی بڑی جماعت میں لوگوں کی کثرت کی وجہ سے جگہ تنگ ہو گئی۔ اور پیچھے والے شخص نے اپنے آگے والے کی پیٹھ پر سجدہ کر لیا تو جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ جائز ہے!

نماز کے پانچویں رُکن قعدۂ اخیرہ کا بیان

س۔ قعدۂ اخیرہ کی کتنی مقدار فرض ہے؟

ج۔ التحیات کے آخری الفاظ عبدہٗ ورسولہٗ تک پڑھنے کی مقدار بیٹھنا فرض ہے!

س۔ قعدۂ اخیرہ کن کن نمازوں میں فرض ہے؟

ج۔ تمام نمازوں میں خواہ فرض ہوں یا واجب، سنت ہوں یا نفل قعدۂ اخیرہ فرض ہے۔

واجباتِ نماز کا بیان

س۔ واجباتِ نماز سے کیا مراد ہے؟

ج۔ واجباتِ نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کا نماز میں ادا کرنا ضروری ہے اگر ان میں سے کوئی چیز بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے اور بھولے سے چھوٹنے کے بعد سجدۂ سہو نہ کیا جائے یا قصداً کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو نماز کا لوٹانا واجب ہوتا ہے!

س۔ واجباتِ نماز کتنے ہیں؟

ج۔ واجباتِ نماز چودہ ہیں:-

(۱) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لئے مقرر کرنا (۲) فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ

پڑھنا (۳) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب اور سنت اور نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا (۴) سورۂ فاتحہ کو سورۃ سے پہلے پڑھنا (۵) قرأت اور رکوع میں اور سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا (۶) قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا (۷) جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھ جانا (۸) تعدیلِ ارکان یعنی رکوع سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا (۹) قعدۂ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا (۱۰) دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا (۱۱) امام کو نمازِ فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کے وتروں میں آواز سے قرأت کرنا اور ظہر، عصر وغیرہ نمازوں میں آہستہ پڑھنا (۱۲) لفظ سلام کے ساتھ نماز سے علیحدہ ہونا (۱۳) نمازِ وتر میں قنوت کے لئے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا (۱۴) دونوں عیدوں کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا۔

نماز کی سُنتوں کا بیان

س۔ نماز کی سنتوں سے کیا مراد ہے؟

ج۔ جو چیزیں نماز میں حضور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوئی ہیں لیکن ان کی تاکید فرض اور واجب کے برابر ثابت نہیں ہوئی انھیں سنت کہتے ہیں۔ ان چیزوں میں سے کوئی چیز اگر بھولے سے چھوٹ

جائے تو نہ نماز ٹوٹتی ہے نہ سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے نہ گناہ ہوتا ہے اور قصداً چھوڑ دینے سے نماز تو نہیں ٹوٹتی اور نہ سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے لیکن چھوڑنے والا ملامت کا مستحق ہوتا ہے!

س نماز میں کتنی سنتیں ہیں؟

ج نماز میں اکیس سنتیں ہیں: (۱) تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا (۲) دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنی اور قبلہ رُخ رکھنا (۳) تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکانا (۴) امام کو تکبیر تحریمہ اور ایک رُکن سے دوسرے میں جانے کی تمام تکبیریں بقدر حاجت بلند آواز سے کہنا (۵) سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا (۶) ثنا پڑھنا (۷) تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پوری پڑھنا (۸) بِسْمِ اللّٰہِ پوری پڑھنا (۹) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا (۱۰) آمین کہنا (۱۱) ثنا اور تعوذ اور بسم اللہ اور آمین سب کو آہستہ پڑھنا (۱۲) سنت کے موافق قرأت کرنا یعنی جس جس نماز میں جس قدر قرآن مجید پڑھنا سنت ہے اس کے موافق پڑھنا (۱۳) رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح پڑھنا (۱۴) رکوع میں سر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں برابر رکھنا۔ اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا (۱۵) قومہ میں امام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور مقتدی کو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا۔ اور منفرد کو تسمیع اور تحمید دونوں کہنا (۱۶) سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر پیشانی رکھنا (۱۷) جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر

اس پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو اس طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا (۱۸) تشہد میں اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ پر کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرنا (۱۹) قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود پڑھنا (۲۰) درود کے بعد دعا پڑھنا (۲۱) پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔

نماز کے مستحبات کا بیان

س. نماز میں کتنی چیزیں مستحب ہیں؟

ج. نماز میں پانچ چیزیں مستحب ہیں: (۱) تکبیر تحریمہ کہتے وقت آستینوں سے دونوں ہتھیلیاں نکال لینا (۲) رکوع سجدے میں منفرد کو تین مرتبہ سے زیادہ تسبیح کہنا (۳) قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ پر اور رکوع میں قدموں کی پیٹھ پر اور جلسہ اور قعدہ میں اپنی گود پر اور سلام کے وقت اپنے کندھوں پر نظر رکھنا (۴) کھانسی کو اپنی طاقت بھر نہ آنے دینا (۵) جمائی میں مونھ بند رکھنا اور کھل جائے تو قیام کی حالت میں سیدھے ہاتھ اور باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے مونھ چھپا لینا۔

نماز پڑھنے کی پوری ترکیب

جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو پہلے اپنا بدن حدث اکبر اور حدث اصغر اور ظاہری ناپاکی سے پاک کرو اور پاک کپڑے پہن کر پاک جگہ پر قبلے

کی طرف مونھ کر کے اس طرح کھڑے ہو کہ دونوں قدموں کے درمیان چار انگل یا اس کے قریب قریب فاصلہ رہے۔ پھر جو نماز پڑھنی ہو اس کی نیت دل سے کرو مثلاً یہ کہ فجر کی نماز فرض خدا کے واسطے پڑھتا ہوں اور زبان سے بھی کہہ لو تو اچھا ہے پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھاؤ ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور انگلیاں قبلہ رُخ رہیں اور انگوٹھے کانوں کی لو کے مقابل ہوں اور انگلیاں کھلی کھلی رہیں۔ اس وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لو سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رہے اور انگوٹھے اور چھنگلیا سے حلقے کے طور پر گٹے کو پکڑ لو اور باقی تین انگلیاں کلائی پر رہیں۔ اور نظر سجدہ کی جگہ پر رہے ہاتھ باندھ کر آہستہ آہستہ ثنا پڑھو پھر تعوذ پھر تسمیہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھو جب سورۂ فاتحہ ختم کر لو تو آہستہ سے آمین کہو پھر کوئی سورۃ یا کوئی بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھو لیکن اگر تم امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہو تو صرف ثنا پڑھ کر خاموش کھڑے رہو تعوذ اور تسمیہ اور سورۂ فاتحہ اور سورۃ کچھ نہ پڑھو۔ قرأت صاف صاف اور صحیح صحیح پڑھو جلدی نہ کرو پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ انگلیوں کو کھول کر ان سے گھٹنوں کو پکڑ لو پیٹھ کو ایسا سیدھا کر لو کہ اگر اس پر پانی کا پیالہ رکھ دیا جائے تو ٹھیک رکھا رہے سر کو پیٹھ کی سیدھ میں رکھو نہ اونچا کرو نہ نیچا رکھو۔ ہاتھ پسلیوں سے علیحدہ رہیں اور پنڈلیاں سیدھی کھڑی رہیں۔ پھر رکوع کی تسبیح تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ پڑھو پھر تسمیع کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ تحمید بھی پڑھ لو امام صرف تسمیع پڑھے اور مقتدی صرف تحمید پڑھیں اور منفرد تسمیع و تحمید دونوں پڑھے

پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جاؤ پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی رکھو چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان اور انگوٹھے کان کے مقابل رہیں۔ ہاتھوں کی انگلیاں ملی رکھو تا کہ سب کے سرے قبلہ کی طرف رہیں کہنیاں پسلیوں سے اور پیٹ رانوں سے علیحدہ رہے کہنیاں زمین پر نہ بچھاؤ سجدے میں تین یا پانچ مرتبہ سجدے کی تسبیح کہو پھر پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کرو پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اٹھنے میں پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے اٹھا کر پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ لو۔ اور بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھو (امام کے پیچھے ہو تو کچھ نہ پڑھو خاموش کھڑے رہو) پھر اسی قاعدے سے رکوع۔ قومہ، سجدہ، جلسہ، دوسرا سجدہ کرو۔ دوسرے سجدے سے اٹھ کر بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاؤ سیدھا پاؤں کھڑا رکھو دونوں پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں۔ اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھو اور التحیات پڑھو جب اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ پر پہنچو تو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے حلقہ باندھ لو اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی انگلی کو بند کر لو اور کلمہ کی انگلی اٹھا کر اشارہ کرو لَآ اِلٰہَ پر انگلی اٹھاؤ اور اِلَّا اللّٰہُ پر جھکا دو۔ اور اسی طرح اخیر تک حلقہ باندھے رکھو۔ تشہد ختم کر کے اگر دو رکعت والی نماز ہے تو درود شریف پڑھو۔ اس کے بعد دعا پڑھو۔ پھر پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرو۔ دائیں طرف سلام پھیرتے وقت دائیں طرف مونھ پھیرو

اور بائیں طرف سلام میں بائیں طرف مونھ پھیرو۔ دائیں سلام میں دائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرو اور بائیں سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرو اور جس طرف امام ہو اُس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرو اور امام دونوں سلاموں میں مقتدیوں کی نیت کرے اور اگر تین یا چار رکعت والی نماز ہے تو تشہد کے بعد درود نہ پڑھو۔ بلکہ تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ اور تیسری اور چوتھی رکعت اگر نماز فرض ہے تو اس کے قاعدہ سے اور واجب یا سُنّت یا نفل ہے تو اس کے قاعدہ سے پوری کرکے سلام پھیر دو۔ سلام کے بعد اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اور اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ پڑھو۔

اور یہ دعا بھی مسنون ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ

تعلیم الاسلام کا تیسرا حصّہ تمام ہوا

تعلیم الاسلام حصّہ (۴) کا پہلا شعبہ

تعلیم الایمان یا اسلامی عقائد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

توحید

س۔ لفظ اللہ کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ اللہ اُس ذات (خدا تعالےٰ) کا نام ہے جو واجب الوجود ہے اور تمام صفاتِ کمالیہ اُس میں موجود ہیں!

س۔ واجب الوجود کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ واجب الوجود ایسی ہستی کو کہتے ہیں یا ایسی موجود شے کو کہتے ہیں جس کا وجود (موجود ہونا) واجب یعنی ضروری ہو اور اس کا عدم (نیستی) محال ہو!

جو واجب الوجود ہو گا وہ ہمیشہ سے ہو گا اور ہمیشہ رہے گا۔

نہ اُس کی ابتدا ہوگی نہ انتہا۔ اور کسی وقت اُس کی نیستی نہ ہو سکے گی اور وہ خود بخود موجود ہوگا۔ کیونکہ جو چیز کسی دوسرے کے پیدا کرنے سے پیدا ہوا اور وجود میں آئے وہ واجب الوجود نہیں ہو سکتی پس اسلامی تعلیم کے مطابق اللہ تعالےٰ واجب الوجود ہے۔ اس کے سوا عالم کی کوئی چیز واجب الوجود نہیں!

س۔ صفاتِ کمالیہ کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ خدا تعالےٰ چونکہ واجب الوجود ہے اور واجب الوجود کا اپنی ذات میں کامل ہونا ضروری ہے تو اُس کمالِ ذاتی کے لئے جن صفتوں کا اُس میں ہونا ضروری ہے وہ سب اُس کے لئے ثابت ہیں انہیں صفتوں کو صفاتِ کمالیہ کہتے ہیں!

س۔ جو چیز ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ رہے اُسے کیا کہتے ہیں؟

ج۔ ایسی شے کو قدیم کہتے ہیں!

س۔ خدا تعالےٰ کے سوا اور کیا چیزیں قدیم ہیں؟

ج۔ خدا تعالےٰ اور اُس کی تمام صفات قدیم ہیں۔ ان کے سوا اور کوئی چیز قدیم نہیں!

س۔ جب خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی چیز ہمیشہ سے موجود نہیں تھی تو خدا تعالیٰ نے آسمان و زمین اور تمام چیزیں کیسے بنائیں؟

ج۔ خدا تعالےٰ نے تمام عالم کو اپنے حکم اور اپنی قدرت سے پیدا کر دیا۔ اُسے عالم کے بنانے اور آسمان و زمین پیدا کرنے کے

لئے کسی چیز کی حاجت نہیں تھی۔ کیونکہ اگر خدا تعالیٰ بھی عالم کو پیدا کرنے میں کسی چیز کا محتاج ہوتا تو وہ واجب الوجود نہیں ہو سکتا!

یاد رکھو کہ خدا تعالےٰ واجب الوجود ہے۔ اور واجب الوجود اپنے کسی کام میں کسی دوسرے شخص یا دوسری چیز کا محتاج نہیں ہوتا!

س۔ خدا تعالےٰ کی صفاتِ کمالیہ کیا کیا ہیں؟

ج۔ وحدت۔ قدم یا وجوبِ وجود۔ حیٰوۃ۔ قدرت۔ علم۔ ارادہ۔ سمع۔ بصر۔ کلام۔ خلق۔ تکوین وغیرہا!

س۔ صفتِ وحدت کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ وحدت کے معنے ایک ہونا۔ یہ خدا تعالیٰ کی صفت ہے کہ وہ اپنی ذات میں بھی ایک ہے اور صفات میں بھی یکتا ہے اور توحید کے معنے خدا کو ایک سمجھنا یا اُس کے ایک ہونے کا یقین اور اقرار کرنا!

س۔ صفتِ قدم اور وجوبِ وجود کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ قدم کے معنے قدیم ہونا۔ یعنی ہمیشہ سے ہونا اور ہمیشہ رہنا اور وجوبِ وجود کے معنے واجب الوجود ہونا۔ واجب الوجود کے معنے تم شروع میں پڑھ چکے ہو!

س۔ ازلی ابدی کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ جس چیز کی ابتدا نہ ہو یعنی ہمیشہ سے ہو اُسے ازلی کہتے ہیں اور جس چیز کی انتہا نہ ہو۔ یعنی ہمیشہ رہے اُسے ابدی کہتے ہیں۔

پس خدا تعالیٰ ازلی بھی ہے اور ابدی بھی ہے اور یہی معنی قدیم ہونے کے ہیں۔

س۔ حیوٰۃ کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ حیوٰۃ کے معنے زندگی کے ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ زندہ ہے زندگی کی صفت اس کے لئے ثابت ہے!

س۔ صفتِ قدرت کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ قدرت کے معنے طاقت کے ہیں یعنی عالم کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے اور پھر فنا کرنے اور پھر موجود کرنے کی قدرت (طاقت) رکھتا ہے!

س۔ صفتِ علم کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ علم کے معنے ہیں جاننا یعنی خدا تعالیٰ تمام چیزوں کا عالم (جاننے والا) ہے اس کے علم سے کوئی چیز چھوٹی ہو یا بڑی مخفی ہوئی نہیں ذرہ ذرہ کا اسے علم ہے۔ ہر چیز کو اس کے وجود سے پہلے اور معدوم ہونے کے بعد بھی جانتا ہے اندھیری رات میں کالی چیونٹی کے چلنے میں اس کے پاؤں کی حرکت کو بخوبی جانتا اور دیکھتا ہے انسان کے دل میں جو خیالات آتے ہیں وہ خدا کے علم میں سب روشن ہیں علمِ غیب خاص خدا تعالیٰ کی صفت ہے!

س۔ ارادہ کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ ارادہ کے معنے اپنے اختیار سے کام کرنا یعنی خدا تعالیٰ جس

چیز کو چاہتا ہے۔ اپنے اختیار سے پیدا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اپنے اختیار سے معدوم (نیست) کرتا ہے۔ دنیا کی تمام باتیں اس کے اختیار اور ارادے سے ہوتی ہیں۔ عالم کی کوئی چیز اس کے اختیار اور ارادے سے باہر نہیں وہ کسی کام میں مجبور نہیں ہے!

س۔ صفتِ سمع اور بصر سے کیا مراد ہے؟

ج۔ سمع کے معنی سننا اور بصر کے معنے دیکھنا یعنی خدا تعالیٰ ہر بات کو سنتا اور ہر چیز کو دیکھتا ہے۔ لیکن مخلوق کی طرح اس کے کان نہیں ہیں اور نہ مخلوق کی طرح اس کی آنکھیں ہیں۔ نہ اس کے کانوں اور آنکھوں کی کوئی شکل اور صورت ہے ہلکی سے ہلکی آواز سنتا ہے اور چھوٹی سے چھوٹی چیز کو دیکھتا ہے۔ اس کے سننے اور دیکھنے میں نزدیک دور، اندھیرے اُجالے کا کوئی فرق نہیں!

س۔ صفتِ کلام کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ کلام کے معنے "بولنا۔ بات کرنا" ہیں۔ خدا تعالیٰ کے لئے یہ صفت بھی ثابت ہے۔ لیکن اس کے لئے مخلوق جیسی زبان نہیں ہے!

س۔ اگر خدا تعالیٰ کی زبان نہیں تو وہ باتیں کیسے کرتا ہے؟

ج۔ مخلوق بغیر زبان کے بات نہیں کر سکتی۔ کیونکہ مخلوق اپنے تمام کاموں میں اسباب اور آلات کی محتاج ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ جو اپنے کسی کام میں کسی چیز کا محتاج نہیں وہ کلام کرنے میں بھی زبان کا محتاج نہیں۔ اگر وہ بھی باتیں کرنے کے لئے زبان کا محتاج ہو تو وہ خدا اور

واجب الوجود نہیں ہو سکتا!

س ۔ صفت تخلیق اور تکوین کے کیا معنے ہیں؟

ج ۔ تخلیق کے معنے پیدا کرنا اور تکوین کے معنے وجود میں لانا خدا تعالےٰ کے لیے یہ صفت بھی ثابت ہے۔ وہی تمام عالم کا خالق (پیدا کرنے والا) مُکوِّن (وجود میں لانے والا) ہے!

س ۔ ان صفات کے علاوہ خدا تعالیٰ کی اور صفتیں بھی ہیں یا نہیں؟

ج ۔ ہاں خدا تعالےٰ کی اور بھی بہت سی صفتیں ہیں۔ جیسے مارنا، زندہ کرنا۔ رزق دینا۔ عزت دینا، ذلت دینا وغیرہ۔ اور خدا تعالیٰ کی تمام صفتیں ازلی ابدی اور قدیم ہیں۔ ان میں کمی بیشی تغیر تبدل نہیں ہو سکتا!

خدا تعالیٰ کی کتابیں

س ۔ اسلامی عقائد میں بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید تیئیس برس میں اترا اور قرآن مجید میں خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ (بقرع ۲۳) یعنی رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید رمضان کے مہینہ میں اترا۔

اور قرآن مجید میں دوسری جگہ فرمایا اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ یعنی ہم نے اس (قرآن مجید) کو شب قدر میں اتارا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید شب قدر میں اترا۔ یہ تینوں باتیں آپس میں ایک دوسرے کی مخالف ہیں۔ ان میں سے کون سی بات صحیح ہے؟

ج ۔ تینوں باتیں صحیح ہیں۔ بات یہ ہے کہ قرآن مجید کے نزول دو ہیں۔ اول یہ کہ پہلے تمام قرآن مجید ایک ہی مرتبہ لوح محفوظ سے آسمان دنیا (پہلے آسمان) پر نازل کیا گیا۔ دوسرا نزول یہ کہ وقتاً فوقتاً ضرورتوں کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا دنیا میں اترا۔ پس قرآن مجید کی ان دونوں آیتوں میں نزول سے پہلا نزول مراد ہے کہ رمضان شریف کے مہینے کی ایک رات میں (جو شب قدر تھی) لوح محفوظ سے آسمانِ دنیا پر نازل ہو گیا۔ اور تیئیس برس میں نازل ہونے سے دوسرا نزول مراد ہے کہ آسمان دنیا سے حضور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر تیئیس سال میں نازل ہوا۔ پس یہ تینوں باتیں آپس میں مخالف نہیں بلکہ تینوں صحیح ہیں!

س ۔ قرآن مجید کے نزول کی ابتدا کہاں ہوئی۔ یعنی کس جگہ قرآن مجید اترنا شروع ہوا؟

ج ۔ مکہ معظمہ میں ایک پہاڑ ہے جس کا نام حرا ہے اس میں ایک غار تھا حضور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس غار میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے تشریف لے جاتے تھے اور کئی کئی روز تک اس میں رہتے تھے جب کھانا ختم ہو جاتا تھا تو مکان پر تشریف لا کر پھر کئی روز کا سامان لے جاتے اور تنہائی میں خدا تعالےٰ کی عبادت کرتے رہتے۔ اس غار

حرا میں حضورؐ پر قرآن مجید اُترنا شروع ہوا تھا!

س - قرآن مجید کے نزول کی ابتدا کیسے ہوئی؟

ج - حضورؐ اسی غار حرا میں تشریف رکھتے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور آپ کے سامنے ظاہر ہو کر آپ سے فرمایا کہ اِقْرَأْ یہ لفظ سورۂ علق کا پہلا لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں پڑھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں اسی طرح تین بار ہوا پھر جبرئیل علیہ السلام نے یہ آیتیں پڑھیں

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۙ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۙ (علق)

اور اُن سے سُن کر حضورؐ نے بھی پڑھ لیں پس یہ آیتیں قرآن مجید میں سب سے پہلے آنحضرت صلعم پر نازل ہوئی ہیں!

س - اگر قرآن مجید کے نزول کی ابتدا سورۂ علق کی اِن ابتدائی آیتوں سے ہوئی ہے تو کیا قرآن شریف جس ترتیب سے اب موجود ہے اُس ترتیب سے نازل نہیں ہوا؟

ج - نہیں۔ موجودہ ترتیب نزول کی ترتیب نہیں ہے قرآن مجید کا نزول تو ضرورت اور موقع کے لحاظ سے ہوتا تھا مگر جب کوئی سورت اترتی تھی تو حضور رسول کریم صلعم بتا دیتے تھے کہ اس سورت کو فلاں سورت کے بعد اور فلاں سورت سے پہلے لکھوا دو اور جب کوئی آیت یا آیتیں نازل ہوتی تھیں تو حضورؐ فرما دیتے تھے کہ اس آیت یا ان آیتوں کو فلاں سورت کی فلاں آیت کے بعد اور فلاں آیت سے پہلے لکھ لو۔ پس اگرچہ قرآن مجید کا نزول تو موقع اور ضرورت کے لحاظ سے اس موجودہ ترتیب کے خلاف ہوا ہے لیکن یہ موجودہ ترتیب بھی حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی ہے اور حضورؐ کے ارشاد اور حکم کے موافق قائم کی ہوئی ہے!

س - حضورِ انور صلعم نے جس ترتیب سے قرآن مجید لکھوایا تھا اور جو ترتیب آپ نے قائم فرمائی تھی۔ یہ خود آپ کی رائے سے تھی یا خدا تعالےٰ کے حکم کے موافق آپ بتاتے تھے؟

ج - سورتوں کی تعداد اور ان کی ابتدا اور انتہا اور ہر سورت کی آیتوں کی تعداد اور ہر آیت کی ابتدا اور انتہا اور اسی طرح تمام قرآن مجید کی ترتیب خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبرئیل علیہ السّلام کو معلوم ہوئی اور انھوں نے حضور رسول کریم صلعم کو بتائی اور حضورؐ کے ذریعہ سے ہمیں معلوم ہوئی ہے۔

س - قرآن مجید کو اترے ہوئے تیرہ سو سال سے زیادہ ہو گئے تو اس بات کی کیا دلیل ہے کہ یہ قرآن مجید جو ہمارے پاس موجود ہے وہی قرآن مجید ہے جو حضور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا؟

ج - اس بات کی کہ یہ قرآن مجید وہی اصلی قرآن مجید ہے جو حضورؐ پر نازل ہوا تھا بہت سی دلیلیں ہیں۔ ہم چند آسان آسان دلیلیں بیان کئے دیتے ہیں۔

پہلی دلیل۔ قرآن مجید کا متواتر ہونا یعنی تواتر کے ساتھ حضورؐ کے زمانہ سے آج تک نقل ہوتے چلا آنا۔ جو چیز تواتر سے ثابت ہو جائے اُس کا ثبوت یقینی اور قطعی ہوتا ہے۔ اُس میں کسی طرح شبہ اور شک کی گنجائش نہیں ہوتی!

س۔ متواتر اور تواتر کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ جس بات کے نقل کرنے والے اس کثرت سے ہوں کہ اُن سب کا جھوٹ بولنا عقل کے نزدیک محال ہو اس بات کو متواتر کہتے ہیں۔ اور اس بات کے اس طرح نقل ہوتے ہوئے چلے آنے کو تواتر کہتے ہیں۔

پس قرآن مجید کو حضورؐ کے زمانے سے اس قدر کثرت سے لوگ نقل کرتے اور پڑھتے پڑھاتے چلے آئے ہیں کہ ادنےٰ عقل والا آدمی بھی یقین نہیں کر سکتا کہ اتنے آدمی سب کے سب جھوٹ بولتے ہونگے۔

دوسری دلیل۔ حضور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آجتک لاکھوں بلکہ کروڑوں مسلمان قرآن مجید کے حافظ ہوتے چلے آئے ہیں اور آج بھی دنیا میں مسلمانوں کے لاکھوں بچے، جوان، بوڑھے ایسے موجود ہیں جن کے سینوں میں قرآن مجید محفوظ ہے۔

اور جس کتاب کے نزول کے وقت سے آجتک اتنے حافظ موجود رہے ہوں اور انھوں نے اپنے سینوں میں اس کی حفاظت کی ہو اُس کے محفوظ اور اصلی ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے!

تیسری دلیل۔ خود قرآن مجید میں حضرت ربّ العزت نے فرمایا ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (حجر ع ۱)

یعنی یقیناً ہم نے ہی قرآن مجید کو اُتارا ہے اور ہم ہی اُسکے محافظ ہیں۔

پس جبکہ خدا تعالےٰ نے قرآن مجید کی حفاظت اپنے ذمہ لی ہو اور اُس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے تو ضروری طور پر ثابت ہو گیا کہ یہ قرآن بعینہٖ وہی قرآن مجید ہے جو حضور انور صلعم پر نازل ہوا تھا کیونکہ اُسکی حفاظت کا وعدہ خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا پس وہ آجتک محفوظ ہے اور انشاء اللہ تعالےٰ قیامت تک محفوظ رہے گا!

چوتھی دلیل۔ قرآن مجید نے اپنے نزول کے وقت جو دعویٰ کیا تھا کہ اس جیسا کلام کوئی شخص نہیں بنا سکتا۔ یہ دعوےٰ آج تک اس قرآن مجید کے متعلق صحیح رہا۔ کیونکہ جو قرآن مجید آج موجود ہے اُس کا مثل نہ کوئی شخص بنا سکا نہ بنانے کو دعویٰ کیا نہ بنا سکتا ہے نہ بنا سکے گا پس یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ یہ قرآن مجید وہی اصلی قرآن مجید ہے جو حضور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا!

رسالت

س۔ قرآن مجید میں ہے وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ ۝ (فاطر ع ۳) یعنی کوئی قوم ایسی نہیں جس میں خدا کی طرف سے کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو اور دوسری جگہ فرمایا ہے۔ وَلِکُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (رعد ع ۱) یعنی ہر قوم کے لئے ہدایت کرنے والا بھیجا گیا ہے۔

ان آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ملک اور ہر قوم میں خدا کی طرف سے کوئی پیغمبر بھیجا گیا ہے تو کیا ہندوستان میں بھی کوئی پیغمبر آئے تھے؟

ج - ہاں ان آیتوں سے بیشک یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہر قوم کے لئے خدا نے کوئی ہادی اور ڈرانے والا بھیجا ہے اور اس لئے ممکن ہے کہ ہندوستان میں بھی کوئی نبی آئے ہوں!

س - کیا یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہندؤوں کے پیشوا جیسے کرشن جی اور رام چندر جی وغیرہ خدا کے پیغمبر تھے؟

ج - نہیں کہہ سکتے کیونکہ پیغمبری ایک خاص عہدہ تھا جو خدا کی طرف سے اُس کے برگزیدہ اور خاص بندوں کو عطا فرمایا جاتا تھا تو جب تک شریعت سے یہ بات معلوم نہ ہو کہ یہ خاص عہدہ خدا تعالیٰ نے فلاں شخص کو عطا فرمایا تھا اُس وقت تک ہم بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا کا نبی تھا۔ اگر ہم نے بلا دلیل شرعی صرف اپنی رائے سے کسی شخص کو پیغمبر سمجھ لیا اور فی الواقع وہ پیغمبر نہیں تھا تو خدا تعالیٰ کے حضور میں ہم سے اِس غلط عقیدے کا مواخذہ ہوگا۔

یوں سمجھو کہ اگر تم صرف اپنے خیال سے کسی شخص کو سمجھ لو کہ وہ بادشاہ کا نائب یعنی گورنر جنرل ہے اور وہ فی الواقع گورنر جنرل نہ ہو تو تم حکومت کے نزدیک مجرم ہوگے کہ ایک ایسے شخص کو جسے بادشاہ نے گورنر جنرل نہیں بنایا ہے۔ تم نے گورنر جنرل مان کر بادشاہ کی طرف

ایک غلط بات کی نسبت کی۔

پس گذشتہ لوگوں میں سے ہم خاص طور پر انھیں بزرگوں کو پیغمبر کہہ سکتے ہیں جن کا پیغمبر ہونا شریعت سے ثابت ہو اور قرآن مجید یا حدیث شریف میں اُن کو پیغمبر بتایا گیا ہو!

ہندؤوں یا اور قوموں کے پیشواؤں کے متعلق ہم زیادہ سے زیادہ اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ اگر اُن کے عقائد اور اعمال درست ہوں۔ اور اُن کی تعلیم آسمانی تعلیم کے خلاف نہ ہو اور انھوں نے خلقِ خدا کی ہدایت اور رہنمائی کا کام بھی کیا ہو تو ممکن ہے کہ وہ نبی ہوں مگر یہ کہنا کہ وہ یقیناً نبی تھے بے دلیل بات اور اٹکل کا تیر ہے!

س - حضور رسول مقبول صلعم کے متعلق کیا عقیدے رکھنے چاہئیں؟

ج - آپؐ خدا تعالیٰ کے بندے اور ایک انسان اور خدا کے رسول تھے۔ خدا تعالےٰ کے بعد آپ تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ آپؐ گناہوں سے معصوم ہیں۔ آپؐ پر خدا تعالےٰ نے قرآن مجید نازل فرمایا۔ آپؐ کو شبِ معراج میں خدا تعالےٰ نے آسمانوں پر بُلایا اور جنت و دوزخ وغیرہ کی سیر کرائی۔ آپؐ نے خدا تعالےٰ کے حکم سے بہت سے معجزے دکھائے۔ آپؐ خدا تعالےٰ کی بہت زیادہ عبادت اور بندگی کرتے تھے۔ آپؐ کے اخلاق و عادات نہایت اعلےٰ درجے کے تھے۔ آپؐ کو خدا تعالےٰ نے بہت سی گذشتہ اور آئندہ باتوں کا علم

عطا فرمایا تھا جن کی آپؐ نے اپنی اُمت کو خبر دی۔ آپؐ کو خدا تعالیٰ نے تمام مخلوق سے زیادہ علم عطا فرمایا تھا لیکن آپ عالم الغیب نہیں تھے۔ کیونکہ عالم الغیب ہونا صرف خدا تعالےٰ کی شان اور اُسی کی خاص صفت ہے۔ آپؐ خاتم النبیین ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوگا۔ ہاں صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو پہلے زمانے کے پیغمبر ہیں۔ آسمان سے اُتریں گے اور اسلامی شریعت کی پیروی کریں گے۔ آپؐ انسانوں اور جنات سب کے لئے رسول ہیں۔ آپؐ قیامت کے روز خدا تعالےٰ کی اجازت سے گنہگاروں کی شفاعت کریں گے۔ اسی وجہ سے حضورؐ کو شفیع المذنبین کہتے ہیں، اور خدا تعالےٰ حضورؐ کی شفاعت قبول بھی فرمائے گا۔ آپؐ نے جن باتوں کا حکم کیا ہے۔ اُن پر عمل کرنا اور جن سے منع کیا ہے اُن سے باز رہنا اور جن واقعات کی خبر دی ہے۔ اُن کو اسی طرح ماننا و یقین کرنا اُمت پر ضروری ہے۔ آپؐ کے ساتھ محبت رکھنا اور آپ کی تعظیم اور تکریم کرنا ہر امتی کے ذمہ لازم ہے۔ لیکن تعظیم سے مراد وہی تعظیم ہے جو شرعی قاعدے کے موافق ہو۔ اور خلاف شرع باتوں کو تعظیم یا محبت سمجھنا نادانی ہے!

س۔ معصوم ہونے سے کیا مراد ہے؟

ج۔ معصوم ہونے سے مراد یہ ہے کہ کوئی صغیرہ یا کبیرہ گناہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے قصداً یا سہواً واقع نہیں ہوا۔ تمام انبیاء علیہم السلام

گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں!

س۔ حضورؐ کی معراج جسمانی تھی یا منامی؟

ج۔ حضورؐ اپنے جسم مبارک کے ساتھ معراج میں تشریف لے گئے تھے۔ اس لئے آپ کی معراج جسمانی تھی۔ ہاں اس جسمانی معراج کے علاوہ چند مرتبہ حضورؐ کو خواب میں بھی معراج ہوئی ہے وہ منامی معراجیں کہلاتی ہیں کیونکہ منام خواب کو کہتے ہیں لیکن حضور صلعم کا خواب اور اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام کے خواب سچے ہوتے ہیں۔ اُن میں غلطی و خطا کا شبہ نہیں ہو سکتا۔ پس حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک معراج تو جسمانی معراج تھی اور چار پانچ معراجیں منامی تھیں!

س۔ شفاعت سے کیا مراد ہے؟

ج۔ شفاعت سفارش کو کہتے ہیں۔ قیامت کے دن حضور صلعم خدا تعالےٰ کے سامنے گنہگار بندوں کی سفارش کریں گے حضور صلعم کو یہ فضیلت عطا ہو چکی ہے۔ لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ کے جلال و جبروت کے ادب سے حضور بھی شفاعت کی اجازت مانگیں گے۔ جب اجازت ملے گی تو شفاعت فرمائیں گے۔

حضورؐ کے علاوہ اور انبیا اور اولیا شہدا وغیرہم بھی شفاعت کریں گے لیکن بلا اجازت کوئی شخص شفاعت نہ کر سکے گا۔

س۔ کس قسم کے گناہوں کی معافی کے لئے شفاعت ہوگی؟

ج۔ سوائے کفر اور شرک کے باقی تمام گناہوں کی معافی کے لئے شفاعت ہو سکتی ہے۔ کبیرہ گناہوں والے شفاعت کے زیادہ محتاج ہوں گے کیونکہ صغیرہ گناہ تو دنیا میں بھی عبادتوں سے معاف ہوتے رہتے ہیں!

ایمان اور اعمالِ صالحہ کا بیان

س۔ ایمان کسے کہتے ہیں؟

ج۔ ایمان اُسے کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ اور اُس کی تمام صفتوں اور فرشتوں اور آسمانی کتابوں اور پیغمبروں کی دل سے تصدیق کرے اور جو باتیں کہ حضرت محمد صلعم خدا کی طرف سے لائے ہیں اُن سب کو سچا سمجھے اور زبان سے اُن تمام باتوں کا اقرار کرے۔ یہی تصدیق اور اقرار ایمان کی حقیقت ہے لیکن اقرار کسی ضرورت یا مجبوری کے وقت ساقط ہو جاتا ہے جیسے گونگے آدمی کا ایمان بغیر اقرارِ زبانی کے بھی معتبر ہے!

س۔ اعمالِ صالحہ کسے کہتے ہیں؟

ج۔ اعمالِ صالحہ کے معنی ہیں "نیک کام" جو عبادتیں اور نیک کام خدا تعالےٰ اور اس کے پیغمبروں نے مخلوق کو سکھائے اور بتائے ہیں وہ سب اعمالِ صالحہ کہلاتے ہیں!

س۔ کیا عبادتیں اور نیک کام بھی ایمان کی حقیقت میں

داخل ہیں؟

ج۔ ہاں ایمانِ کامل میں اعمالِ صالحہ داخل ہیں۔ اعمالِ صالحہ سے ایمان میں روشنی اور کمال پیدا ہو جاتا ہے اور اعمالِ صالحہ نہ ہوں تو ایمان ناقص رہتا ہے!

س۔ عبادت کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ عبادت بندگی کرنے کو کہتے ہیں۔ جو بندگی کرے اُسے عابد اور جس کی بندگی کی جائے اُسے معبود کہتے ہیں۔ ہمارا سب کا سچا اور حقیقی معبود وہی ایک خدا ہے جس نے ہمیں اور ہماری دنیا کو پیدا کیا ہے۔ اور ہم سب اُس کے بندے ہیں۔ اُس نے ہمیں اپنی عبادت کا حکم دیا ہے اس لئے ہمارے ذمہ عبادت کرنا فرض ہے!

س۔ خدا تعالےٰ نے اپنی مخلوق میں سے کس کس مخلوق کو عبادت کا حکم کیا ہے؟

ج۔ آدمیوں اور جنوں کو عبادت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ انہیں دونوں کو مکلف کہتے ہیں۔ فرشتے اور دنیا کے باقی جاندار عبادت کے مکلف نہیں ہیں!

س۔ جن کون ہیں؟

ج۔ جن بھی خدا تعالےٰ کی ایک بڑی مخلوق ہے جو آگ سے پیدا ہوئی ہے جنوں کے جسم ایسے لطیف ہیں کہ ہمیں نظر نہیں آتے لیکن جب وہ کسی آدمی یا جانور کی شکل میں ہو جاتے ہیں تو نظر آنے

گئے ہیں۔ اپنی شکل بدلنے اور آدمیوں اور جانوروں کی صورت میں ہو جانے کی خدا تعالےٰ نے انھیں طاقت دی ہے اُن میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی اُن کی اولاد بھی ہوتی ہے!

س۔ عبادت کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

ج۔ عبادت کے بہت سے طریقے ہیں۔ جیسے نماز پڑھنا۔ روزہ رکھنا۔ زکوٰۃ دینا۔ حج کرنا۔ قربانی کرنا۔ اعتکاف کرنا۔ مخلوق کو نیک باتوں کی ہدایت کرنا۔ بُری باتوں سے روکنا۔ ماں باپ اور استاد اور بزرگوں کی عزت اور ادب کرنا۔ مسجد بنانا۔ مدرسہ جاری کرنا۔ علم دین پڑھنا۔ علم دین پڑھانا۔ علم دین پڑھنے والوں کی امداد کرنا۔ خدا کی راہ میں خدا کے دشمنوں سے لڑنا۔ غریبوں کی حاجت روائی کرنا بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ پیاسوں کو پانی پلانا۔ اور ان کے علاوہ تمام ایسے کام جو خدا کے حکم اور مرضی کے موافق ہوں سب عبادت میں داخل ہیں اور انھیں کاموں کو اعمالِ صالحہ کہتے ہیں۔

معصیت اور گناہ کا بیان

س۔ معصیت کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ معصیت کے معنے نافرمانی کرنا۔ حکم نہ ماننا جس کام میں خدا تعالےٰ کے احکام کی نافرمانی ہوتی ہو اُسے معصیت اور گناہ کہتے ہیں۔

گناہ کرنا بہت بُری بات ہے۔ خدا تعالیٰ کا غضب اور ناراضگی اور عذاب گناہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ کفر و شرک ہے۔ کافر اور مشرک ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے کافر اور مشرک کی شفاعت بھی کوئی نہیں کرے گا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مشرک کو میں کبھی نہیں بخشوں گا!

کُفر اور شرک کا بیان

س۔ کفر اور شرک کسے کہتے ہیں؟

ج۔ جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اُن میں سے کسی ایک بات کو بھی نہ ماننا کفر ہے۔ مثلاً کوئی شخص خدا تعالےٰ کو نہ مانے یا خدا تعالےٰ کی صفات کا انکار کرے یا دو تین خدا مانے یا فرشتوں کا انکار کرے یا خدا تعالےٰ کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا انکار کرے یا کسی پیغمبر کو نہ مانے یا تقدیر سے منکر ہو یا قیامت کے دن کو نہ مانے یا خدا تعالےٰ کے قطعی احکام میں سے کسی حکم کا انکار کرے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی کسی خبر کو جھوٹا سمجھے تو ان تمام صورتوں میں کافر ہو جائے گا۔

اور شرک اُسے کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کی ذات یا صفات میں کسی دوسرے کو شریک کرے!

س۔ خدا تعالیٰ کی ذات میں شرک کرنے کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ ذات میں شرک کرنے کے معنے یہ ہیں کہ دو تین خدا ماننے لگے جیسے عیسائی کہ تین خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہیں اور جیسے آتش پرست کہ دو خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہوئے اور جیسے بت پرست کہ بہت سے خدا مان کر مشرک ہوتے ہیں!

س۔ صفات میں شرک کرنے کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ خدا کی صفات کی طرح کسی دوسرے کے لئے کوئی صفت ثابت کرنا شرک ہے کیونکہ کسی مخلوق میں خواہ وہ فرشتہ ہو یا نبی ولی ہو یا شہید، پیر ہو یا امام خدا تعالےٰ کی صفتوں کی طرح کوئی صفت نہیں ہو سکتی!

س۔ شرک فی الصفات کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج۔ بہت سی قسمیں ہیں۔ یہاں پر ہم چند قسموں کا ذکر کئے دیتے ہیں:۔

(۱) شرک فی القدرت یعنی خدا تعالےٰ کی طرح صفت قدرت کسی دوسرے کے لئے ثابت کرنا مثلاً یہ سمجھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی یا شہید وغیرہ پانی برسا سکتے ہیں یا بیٹا بیٹی دے سکتے ہیں یا مرادیں پوری کر سکتے ہیں یا روزی دے سکتے ہیں یا مارنا جلانا ان کے قبضے میں ہے یا کسی کو نفع اور نقصان پہنچانے پر قدرت رکھتے ہیں۔ یہ تمام باتیں شرک ہیں۔

(۲) شرک فی العلم یعنی خدا تعالےٰ کی طرح کسی دوسرے کے لئے صفت علم ثابت کرنا مثلاً یوں سمجھنا کہ خدا تعالیٰ کی طرح فلاں پیغمبر یا

ولی وغیرہ غیب کا علم رکھتے تھے یا خدا کی طرح ذرہ ذرہ کا انھیں علم ہے یا ہمارے تمام حالات سے واقف ہیں یا دور و نزدیک کی چیزوں کی خبر رکھتے ہیں یہ سب شرک فی العلم ہے۔

(۳) شرک فی السمع والبصر یعنی خدا تعالیٰ کی صفت سمع یا بصر یا کسی دوسرے کو شریک کرنا مثلاً یہ اعتقاد رکھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی ہماری تمام باتوں کو دور و نزدیک سے سن لیتے ہیں یا ہمیں اور ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھ لیتے ہیں یہ سب شرک ہے۔

(۴) شرک فی الحکم یعنے خدا تعالےٰ کی طرح کسی اور کو حاکم سمجھنا اور اس کے حکم کو خدا کے حکم کی طرح ماننا۔ مثلاً پیر صاحب نے حکم دیا کہ یہ وظیفہ نماز عصر سے پہلے پڑھا کرو تو اس حکم کی تعمیل اس طرح ضروری سمجھے کہ وظیفہ پورا کرنے کی وجہ سے عصر کا وقت مکروہ ہو جانے یا نماز قضا ہو جانے کی پروا نہ کرے۔ یہ بھی شرک ہے!

(۵) شرک فی العبادت یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کو عبادت کا مستحق سمجھنا۔ مثلاً کسی قبر یا پیر کو سجدہ کرنا یا کسی کے لئے رکوع کرنا۔ یا کسی پیر، پیغمبر، ولی، امام کے نام کا روزہ رکھنا یا کسی کی نذر اور منت ماننی یا کسی قبر یا مرشد کے گھر کا خانۂ کعبہ کی طرح طواف کرنا یہ سب شرک فی العبادۃ ہے!

س۔ ان باتوں کے علاوہ اور بھی افعال شرکیہ ہیں یا نہیں؟

ج۔ ہاں بہت سے کام ایسے ہیں کہ ان میں شرک کی ملاوٹ ہے:

اُن تمام کاموں سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ وہ کام یہ ہیں۔ نجومیوں سے غیب کی خبریں پوچھنا۔ پنڈت کو ہاتھ دکھلانا۔ کسی سے فال کھلوانا۔ چیچک یا کسی اور بیماری کی چھوت کرنا۔ اور یہ سمجھنا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے۔ تعزیہ بنانا۔ علم اٹھانا۔ قبروں پر چڑھاوا چڑھانا۔ نذر نیاز گزرانا۔ خدا تعالےٰ کے سوا کسی کے نام کی قسم کھانا تصویریں بنانا یا تصویروں کی تعظیم کرنا۔ کسی پیر یا ولی کو حاجت روا مشکل کشا کہہ کر پکارنا۔ کسی پیر کے نام کی سر پر چوٹی رکھنا۔ یا محرم میں اماموں کے نام کا فقیر بننا۔ قبروں پر میلہ لگانا وغیرہ۔

بدعت کا بیان

س۔ کفر اور شرک کے بعد کونسا گناہ بڑا ہے؟

ج۔ کفر اور شرک کے بعد بدعت بڑا گناہ ہے۔

بدعت اُن چیزوں کو کہتے ہیں جن کی اصل شریعت سے ثابت نہ ہو یعنی قرآنِ مجید اور حدیث شریف میں اُس کا ثبوت نہ ملے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں اُس کا وجود نہ ہو۔ اور اُسے دین کا کام سمجھ کر کیا یا چھوڑا جائے۔

بدعت بہت بُری چیز ہے حضور رسول مقبول صلعم نے بدعت کو مردود فرمایا ہے اور جو شخص بدعت نکالے اس کو دین کا ڈھانے والا بتایا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

س۔ بدعت کے کچھ کام بتاؤ؟

ج۔ لوگوں نے ہزاروں بدعتیں نکالی ہیں۔ چند بدعتیں یہ ہیں:۔ پختہ قبریں بنانا۔ قبروں پر گنبد بنانا۔ دھوم دھام سے عرس کرنا قبروں پر چراغ جلانا۔ قبروں پر چادریں اور غلاف ڈالنا۔ میت کے مکان پر کھانے کے لئے جمع ہونا۔ شادی میں سہرا باندھنا۔ بدھی پہنانا۔ اور ہر جائز یا مستحب کام میں ایسی شرطیں اپنی طرف سے لگانا جن کا شریعت سے ثبوت نہ ہو بدعت ہے۔

باقی گناہوں کا بیان

س۔ کفر و شرک و بدعت کے علاوہ اور کیا کیا باتیں گناہ کی ہیں؟

ج۔ کفر و شرک اور بدعت کے علاوہ بھی بہت سے گناہ ہیں جیسے جھوٹ بولنا۔ نماز نہ پڑھنا۔ روزہ نہ رکھنا۔ زکوٰۃ نہ دینا۔ باوجود مال اور طاقت ہونے کے حج نہ کرنا۔ شراب پینا۔ چوری کرنا۔ زنا کرنا غیبت کرنا۔ جھوٹی گواہی دینا۔ کسی کو ناحق مارنا ستانا۔ چغلی کھانا دھوکا دینا۔ ماں باپ اور اُستاد کی نافرمانی کرنا۔ اپنے گھروں اور دکانوں میں تصویریں لگانا۔ امانت میں خیانت کرنا۔ لوگوں کو حقیر اور ذلیل سمجھنا۔ جوا کھیلنا۔ گالی دینا۔ ناچ دیکھنا۔ سود لینا اور دینا۔ داڑھی

مُنڈانا۔ ٹخنوں سے نیچا پاپجامہ پہننا۔ فضول خرچی کرنا۔ کھیل تماشوں ناٹکوں۔ تھیٹروں میں جانا۔ اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے گناہ ہیں جو بڑی کتابوں میں تم پڑھو گے!

س۔ گناہ کرنے والا آدمی مسلمان رہتا ہے یا نہیں؟

ج۔ جو کوئی ایسا گناہ کرے جس میں کفر یا شرک پایا جاتا ہو وہ مسلمان نہیں رہتا بلکہ کافر اور مشرک ہو جاتا ہے اور جو کوئی بدعت کا کام کرے تو وہ مسلمان تو رہتا ہے لیکن اُس کا اسلام اور ایمان بہت ناقص ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو مُبتدِع اور بدعتی کہتے ہیں اور جو کوئی کفر و شرک اور بدعت کے علاوہ کوئی کبیرہ گناہ کرے وہ بھی مسلمان تو ہے لیکن ناقص مسلمان ہے۔ اُسے فاسق کہتے ہیں!

س۔ اگر کسی سے کوئی گناہ ہو جائے تو عذاب سے بچنے کی کیا صورت ہے؟

ج۔ توبہ کر لینے سے خدا تعالےٰ گناہ معاف فرما دیتا ہے توبہ اُسے کہتے ہیں کہ اپنے گناہ پر شرمندہ اور پشیمان ہو اور خدا کے سامنے رو کر گڑگڑا کر توبہ کرے کہ اے اللہ میرا گناہ معاف کر دے اور دل میں عہد کرے کہ اب کبھی گناہ نہ کروں گا۔ یاد رکھو کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کہہ لینا اصلی توبہ نہیں ہے!

س۔ کیا توبہ کر لینے سے ہر قسم کے گناہ معاف ہو سکتے ہیں؟

ج۔ جو گناہ ایسے ہیں کہ کسی بندے کا اُن میں تعلق نہیں ہے صرف خدا تعالےٰ کا حق ہے کہ وہ نافرمانی کرنے کی وجہ سے سزا دے ایسے تمام

گناہ توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ کفر اور شرک کا گناہ بھی سچی توبہ سے معاف ہو جاتا ہے لیکن جو گناہ ایسے ہیں کہ اُن میں کسی بندے کا تعلق ہے۔ مثلاً کسی یتیم کا مال کھا لیا یا کسی پر تہمت لگائی یا ظلم کیا ایسے گناہوں کو حقوق العباد کہتے ہیں۔ یہ صرف توبہ سے معاف نہیں ہوتے بلکہ اُن کی معافی کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اُس شخص کا حق ادا کر دو یا اُس سے معاف کرا لو اُس کے بعد خدا کے حضور میں توبہ کرو جب معافی کی اُمید ہو سکتی ہے!

س۔ توبہ کس وقت تک قبول ہوتی ہے؟

ج۔ جب انسان مرنے لگے اور عذاب کے فرشتے اُس کے سامنے آ جائیں اور حلق میں دم آ جائے اُس وقت اس کی توبہ مقبول نہیں اور اس حالت سے پہلے پہلے ہر وقت کی توبہ مقبول ہے!

س۔ اگر گنہگار آدمی بغیر توبہ کئے مر جائے تو جنت میں جائے گا یا نہیں؟

ج۔ ہاں سوائے کافر اور مشرک کے باقی تمام گنہگار اپنے گناہوں کی سزا پا کر جنت میں جائیں گے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالےٰ کفر و شرک کے علاوہ باقی گناہوں کو بغیر سزا دیئے کسی کی شفاعت سے یا بغیر شفاعت بخش دے!

س۔ میّت کو دنیا کے عزیز قریب۔ رشتہ دار دوست وغیرہ بھی کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں یا نہیں؟

ج۔ ہاں میّت کو عبادتِ بدنی اور مالی کا ثواب پہنچتا ہے۔ یعنی

زندہ لوگ اگر کوئی نیک کام کریں مثلاً قرآن شریف یا درود شریف پڑھیں خدا کی راہ میں صدقہ خیرات دیں کسی بھوکے کو کھانا کھلائیں تو ان کاموں کا ثواب خدا کی طرف سے اُنھیں ملے گا لیکن خدا تعالےٰ نے اپنی رحمت سے اتنا بھی اختیار دیا ہے کہ اگر نیک کام کرنے والے اپنا ثواب کسی میّت کو پہنچانا چاہیں تو خدا تعالےٰ سے دعا کریں کہ یا اللہ اِس کام کا ثواب میں نے فلاں شخص کو بخشا تو اللہ تعالےٰ اُس میّت کو وہ ثواب پہنچا دیتا ہے!

ثواب پہنچانے کے لئے کسی خاص چیز یا خاص وقت یا خاص صورت کی اپنی طرف سے تخصیص نہ کرنی چاہئے بلکہ جو چیز جس وقت میسّر ہو اُسے خدا کے واسطے کسی مستحق کو دے کر اُس کا ثواب بخش دینا چاہئے۔ رسم کی پابندی یا دکھاوے اور نام اور شہرت کے لئے بڑی بڑی دعوتیں کرنا یا اپنی طاقت سے زیادہ قرض اُدھار لے کر رسم پوری کرنا بہت بُرا ہے ۞

تعلیم الاسلام حصہ ۴ کا دوسرا شعبہ

تعلیم الارکان یا اسلامی اعمال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرأت کے چند احکام کا بیان

س۔ اگر فجر اور مغرب اور عشا کی نماز اکیلے پڑھے تو جہر کرنا (یعنی آواز سے پڑھنا) واجب ہے یا نہیں؟

ج۔ واجب تو نہیں مگر آواز سے پڑھنا افضل ہے!

س۔ اگر یہ نمازیں قضا پڑھے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ قضا میں امام کو جہر سے ہی پڑھنا چاہیے اور منفرد کو اختیار ہے چاہے آواز سے پڑھے چاہے آہستہ سے!

س۔ فرض نمازوں میں کتنی قرأت مسنون ہے؟

ج۔ حالتِ سفر میں تو اختیار ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد جو سورت چاہے پڑھ لے البتہ اقامت (یعنی گھر رہنے کی حالت) میں قرأت کی

خاص مقدار مسنون ہے!

س۔ حالتِ اقامت کی قراءتِ مسنونہ کیا ہے؟

ج۔ حالتِ اقامت میں نمازِ فجر اور نمازِ ظہر میں طِوالِ مُفَصَّل پڑھنا اور نمازِ عصر اور نمازِ عشا میں اَوساطِ مُفَصَّل پڑھنا اور نمازِ مغرب میں قِصارِ مُفَصَّل پڑھنا مسنون ہے۔

س۔ طِوالِ مُفَصَّل اور اَوساطِ مُفَصَّل اور قِصارِ مُفَصَّل کسے کہتے ہیں؟

ج۔ قرآن مجید کے چھبیسویں پارہ کی سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک کی سورتوں کو طِوالِ مُفَصَّل کہتے ہیں!

اور سورۂ طارق سے سورۂ لم یکن تک کی سورتوں کو اَوساطِ مُفَصَّل کہتے ہیں۔ اور سورۂ اِذا زُلزِلَت سے اَلنّاس یعنی آخرِ قرآنِ مجید تک کی سورتوں کو قِصارِ مُفَصَّل کہتے ہیں!

س۔ یہ قراءتِ مسنونہ امام کے لئے ہے یا مُنفرد کے لئے؟

ج۔ امام اور مُنفرد دونوں کے لئے یہ قراءت مسنون ہے!

س۔ اگر حالتِ اقامت میں کسی ضرورت سے قراءتِ مسنونہ چھوڑ دے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ جائز ہے!

س۔ کیا کسی نماز میں کوئی خاص سورت اس طرح بھی مقرر ہے کہ اس کے سوا دوسری سورت جائز نہ ہو؟

ج۔ کسی نماز کے لئے کوئی سورت اس طرح مقرر نہیں شریعت نے

آسانی کے لئے ہر جگہ سے قرآن مجید پڑھنے کی اجازت دی ہے پس اپنی طرف سے مقرر کر لینا شریعت کے خلاف ہے!

س۔ فجر کی سنتوں میں قراءت مسنونہ کیا ہے؟

ج۔ اکثر حضور رسولِ کریم صلعم فجر کی سنتوں کی پہلی رکعت میں قُل یٰاَیُّھَا الکٰفِرُون اور دوسری رکعت میں قُل ھُوَ اللہُ اَحَد پڑھتے تھے!

س۔ نمازِ وتر کی مسنون قراءت کیا ہے؟

ج۔ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الاَعلیٰ اور دوسری رکعت میں قُل یٰاَیُّھَا الکٰفِرُون اور تیسری میں قُل ھُوَ اللہُ اَحَد پڑھنا حضور سے ثابت ہے۔

جماعت اور امامت کا بیان

س۔ امامت سے کیا مراد ہے؟

ج۔ امامت کے معنی سردار ہونا۔ نماز میں جو شخص ساری جماعت کا سردار ہو اور سب مقتدی اس کی تابعداری کریں اسے امام کہتے ہیں!

س۔ جماعت کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ جماعت مل کر نماز پڑھنے کو کہتے ہیں جس میں ایک امام ہوتا ہے اور سب مقتدی ہوتے ہیں!

س۔ جماعت فرض ہے یا واجب یا سنّت؟

ج۔ جماعت سنتِ مؤکدہ ہے۔ اس کی بہت تاکید ہے بعض علما تو اسے فرض اور واجب بھی کہتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ جماعت

میں بہت فائدے ہیں!

س۔ جماعت سے نماز پڑھنے میں کیا کیا فائدے ہیں؟

ج۔ ایک نماز پر ستائیس نمازوں کا ثواب ملنا۔ پانچوں وقت مسلمانوں کا آپس میں ملنا۔ اس کی وجہ سے آپس میں اتفاق اور محبت پیدا ہونا۔ دوسروں کو دیکھ کر عبادت کا شوق اور رغبت پیدا ہونا۔ نماز میں دل لگنا۔ جماعت میں بزرگ اور نیک لوگوں کی برکت سے گناہگاروں کی نماز کا بھی قبول ہو جانا۔ ناواقفوں کو واقف لوگوں سے مسائل پوچھنے میں آسانی ہونا۔ حاجتمندوں اور غریبوں کا حال معلوم ہوتا رہنا۔ ایک خاص عبادت یعنی نماز کی شان ظاہر ہونا۔ ان کے سوا اور بھی بہت سے فائدے ہیں!

س۔ کن لوگوں کو جماعت میں نہ آنے کی اجازت ہے؟

ج۔ عورتیں۔ نابالغ بچے۔ بیمار۔ بیمار کی خدمت کرنے والے۔ لولے۔ لنگڑے۔ اپاہج۔ کٹے ہوئے پاؤں والے۔ بہت بوڑھے۔ اندھے۔ ان سب کے ذمے جماعت میں حاضر ہونا لازم نہیں۔

س۔ وہ کیا عذر ہیں جن سے اچھے خاصے آدمی کو جماعت میں نہ آنا جائز ہو جاتا ہے؟

ج۔ سخت بارش۔ راستہ میں زیادہ کیچڑ۔ سخت جاڑا۔ رات میں آندھی۔ سفر مثلاً ریل یا جہاز کی روانگی کا وقت قریب آ جانا۔ پاخانہ۔ پیشاب کی حاجت ہونا۔ کھانے کا اس حال میں کہ بھوک زیادہ لگی ہو سامنے آ جانا۔ ان عذروں سے جماعت کی حاضری کی تاکید جاتی رہتی ہے۔

س۔ کن نمازوں میں جماعت سنت مؤکدہ یا واجب ہے؟

ج۔ تمام فرض نمازوں اور عیدین کی نمازیں جماعت سے نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ نمازِ تراویح کی جماعت سنت کفایہ ہے۔ رمضان شریف میں نمازِ وتر کی جماعت مستحب ہے۔

س۔ کم سے کم کتنے آدمیوں کی جماعت ہوتی ہے؟

ج۔ کم سے کم دو آدمی جماعت کے لئے کافی ہیں۔ ایک مقتدی ہو اور ایک امام مگر اس حالت میں مقتدی امام کے داہنی طرف کھڑا ہو اور جب دو مقتدی ہوں تو امام کو آگے بڑھ کر کھڑا ہونا چاہئے!

س۔ جماعت میں لوگوں کو کس طرح کھڑا ہونا چاہئے؟

ج۔ مل کر اور صفیں سیدھی کر کے کھڑے ہوں۔ درمیان میں خالی جگہ نہ چھوڑیں۔ بچوں کو پیچھے کھڑا کریں۔ بڑے آدمیوں کی صفوں میں بچوں کو کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ عورتوں کی صف بچوں کے بعد ہونی چاہئے!

س۔ اگر امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدیوں کی نماز صحیح ہو جائے گی یا نہیں؟

ج۔ جب امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔ مقتدیوں کو بھی اپنی نماز کا دُہرانا ضروری ہوگا۔

س۔ امامت کا مستحق کون شخص ہے؟

ج۔ اول عالم یعنی وہ شخص جو مسائل نماز سے اچھی طرح سے واقف ہو بشرطیکہ اسکے اعمال بھی اچھے ہوں۔ اُسکے بعد جسے قرآن زیادہ یاد ہو اور اچھا پڑھتا ہو۔ اُس کے بعد جو زیادہ متقی پرہیزگار ہو۔ اسکے بعد جو زیادہ عمر والا ہو

اُسکے بعد جو خوش خلق اور شرافتِ ذاتی رکھتا ہو۔ اُسکے بعد جو زیادہ خوبصورت اور صاحبِ وقار ہو۔ اُس کے بعد جو نسبی شرافت رکھتا ہو!

س۔ اگر مسجد کا امام معین ہو اور جماعت کے وقت اُس سے افضل کوئی شخص آجائے تو امامت کا زیادہ مستحق کون ہے؟

ج۔ امامِ معین اُس اجنبی آنے والے سے زیادہ مستحق ہے اگرچہ یہ اجنبی شخص امامِ معین سے زیادہ افضل ہو!

س۔ کن لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ ہے؟

ج۔ بدعتی اور فاسق اور جاہل غلام اور جاہل گنوار اور احتیاط نہ کرنے والے اندھے اور جاہل ولدالزنا کے پیچھے نماز مکروہ ہے!

لیکن اگر غلام اور گاؤں کا رہنے والا شخص عالم ہو اور اندھا احتیاط رکھتا ہو اور عالم ہو یا قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو اور ولدالزنا عالم اور نیک بخت ہو اور ان سے افضل کوئی اور شخص موجود نہ ہو تو ان کی امامت بلا کراہت جائز ہے!

س۔ کن لوگوں کے پیچھے نماز بالکل نہیں ہوتی؟

ج۔ دیوانے اور نشہ والے اور کافر یا مشرک کے پیچھے تو کسی شخص کی نماز صحیح نہیں ہوتی اور نابالغ کے پیچھے بالغوں کی اور عورت کے پیچھے مردوں کی نماز صحیح نہیں ہوتی۔ اور جس نے باقاعدہ وضو یا غسل کیا ہو اس کی نماز معذور کے پیچھے نہیں ہوتی اور جو پورا ستر ڈھانکے ہوئے ہو اُس کی نماز ایسے شخص کے پیچھے جس کا ستر کھلا ہوا ہے صحیح نہیں ہوتی۔ اور جو رکوع سجدہ کرتا ہے اُس کی نماز رکوع سجدہ کو اشارے سے

ادا کرنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی۔ اور فرض پڑھنے والے کی نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی۔ اسی طرح ایک فرض (مثلاً ظہر) پڑھنے والے کی نماز دوسرا فرض (مثلاً عصر) پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی!

س۔ نابالغ لڑکے کے پیچھے تراویح جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ تراویح بھی نابالغ کے پیچھے جائز نہیں۔ ہاں جب لڑکا پندرہ سال کا ہو جائے تو اگرچہ اور کوئی علامت بلوغ کی ظاہر نہ ہو اس کے پیچھے تراویح اور فرض نماز جائز ہے!

مُفسداتِ نماز کا بیان

س۔ مفسداتِ نماز کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ مفسداتِ نماز اُن چیزوں کو کہتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے یعنی ٹوٹ جاتی ہے اور اُسے لوٹانا ضروری ہو جاتا ہے!

س۔ مفسداتِ نماز کیا کیا ہیں؟

ج۔ (۱) نماز میں کلام کرنا قصداً ہو یا بھول کر تھوڑا ہو یا بہت ہر صورت میں نماز ٹوٹ جاتی ہے (۲) سلام کرنا یعنی کسی شخص کو سلام کرنے کے قصد سے سلام یا تسلیم یا السلام علیکم یا اسی جیسا کوئی لفظ کہہ دینا (۳) سلام کا جواب دینا یا چھینکنے والے کو یرحمک اللہ یا نماز سے باہر والے کسی شخص کی دعا پر آمین کہنا (۴) کسی بُری خبر پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

پڑھنا یا کسی اچھی خبر پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا یا کسی عجیب خبر پر سُبْحَانَ اللّٰہ کہنا (۵) درد یا رنج کی وجہ سے آہ یا اوہ یا اُف کرنا (۶) اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا یعنی قرأت بتانا (۷) قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا (۸) قرآن مجید پڑھنے میں کوئی سخت غلطی کرنا (۹) عمل کثیر کرنا یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے (۱۰) کھانا پینا قصداً ہو یا بھولے سے (۱۱) دو صفوں کی مقدار کے برابر چلنا (۱۲) قبلے کی طرف سے بلا عذر سینہ پھیر لینا (۱۳) ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا (۱۴) ستر کھل جانے کی حالت میں ایک رُکن کی مقدار ٹھیرنا (۱۵) دعا میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگی جاتی ہے مثلاً یا اللہ مجھے آج سو روپے دیدے (۱۶) درد یا مصیبت کی وجہ سے اس طرح رونا کہ آواز میں حروف ظاہر ہو جائیں (۱۷) بالغ آدمی کا نماز میں قہقہہ مار کر یا آواز سے ہنسنا (۱۸) امام سے آگے بڑھ جانا وغیرہ۔

مکروہاتِ نماز کا بیان

س۔ نماز میں کتنی چیزیں مکروہ ہیں؟

ج۔ (۱) سدل یعنی کپڑے کو لٹکانا مثلاً چادر سر پر ڈال کر اسکے دونوں کنارے لٹکا دینا۔ یا اچکن یا چوغہ بغیر اس کے کہ آستینوں میں ہاتھ ڈالے جائیں کندھوں پر ڈال لینا (۲) کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لئے ہاتھ سے روکنا یا سمیٹنا۔ (۳) اپنے کپڑوں یا بدن سے کھیلنا (۴) معمولی کپڑوں میں جنھیں پہن کر مجمع میں جانا پسند نہیں کیا جاتا۔ نماز پڑھنا (۵) منھ میں روپیہ یا پیسہ یا اور کوئی

ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا جس کی وجہ سے قرأت کرنے سے مجبور نہ ہے اور اگر قرأت سے مجبوری ہو جائے تو بالکل نماز نہ ہوگی (۶) سستی اور بے پروائی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا (۷) پاخانہ یا پیشاب کی حاجت ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا (۸) بالوں کو سر پر جمع کر کے چٹیا باندھنا (۹) کنکریوں کو ہٹانا لیکن اگر سجدہ کرنا مشکل ہو تو ایک مرتبہ ہٹانے میں مضائقہ نہیں۔ (۱۰) انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا (۱۱) کمر یا کوکھ یا کولھے پر ہاتھ رکھنا (۱۲) قبلے کی طرف سے منھ پھیر کر یا صرف نگاہ سے اِدھر اُدھر دیکھنا (۱۳) کتّے کی طرح بیٹھنا یعنی رانیں کھڑی کر کے بیٹھنا اور رانوں کو پیٹ سے اور گھٹنوں کو سینے سے ملا لینا اور ہاتھوں کو زمین پر رکھ لینا (۱۴) سجدے میں دونوں کلائیوں کو زمین پر بچھا لینا مرد کے لئے مکروہ ہے (۱۵) کسی ایسے آدمی کی طرف نماز پڑھنا جو نمازی کی طرف منھ کئے ہوئے بیٹھا ہو (۱۶) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا (۱۷) بلا عذر چار زانو یعنی آلتی پالتی مار کر بیٹھنا (۱۸) قصداً جمائی لینا یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا (۱۹) آنکھوں کو بند کرنا لیکن اگر نماز میں دل لگنے کے لئے بند کرے تو مکروہ نہیں (۲۰) امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا لیکن اگر قدم محراب سے باہر ہوں تو مکروہ نہیں (۲۱) اکیلے امام کا ایک ہاتھ اونچی جگہ پر کھڑا ہونا اور اگر اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں (۲۲) ایسی صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونا جس میں جگہ خالی ہو (۲۳) کسی جاندار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا (۲۴) ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ نمازی کے سر کے

اُوپر یا اس کے سامنے یا دائیں بائیں طرف یا سجدے کی جگہ تصویر ہو (۲۵) آیتیں یا سورتیں یا تسبیحیں انگلیوں پر شمار کرنا (۲۶) چادر یا کوئی اور کپڑا اس طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ جلدی سے ہاتھ نہ نکل سکیں (۲۷) نماز میں انگڑائی لینا جیسے سستی اُتارنا (۲۸) عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا (۲۹) سُنّت کے خلاف نماز میں کوئی کام کرنا۔

نمازِ وتر کا بیان

س۔ نمازِ وتر واجب ہے یا سُنّت؟

ج۔ نمازِ وتر واجب ہے اسکے پڑھنے کی تاکید فرض نمازوں کے برابر ہو اور چھوٹ جائے تو قضا پڑھنا واجب ہے اور بلا عذر قصداً چھوڑنا بڑا گناہ ہے!

س۔ نمازِ وتر کی کتنی رکعتیں ہیں؟

ج۔ نمازِ وتر کی تین رکعتیں ہیں۔ دو رکعتیں پڑھ کر قعدہ کیا جاتا ہے اور التحیات پڑھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر ایک رکعت پڑھ کر قعدہ کرتے ہیں اور التحیات، درود شریف، دعا پڑھ کر سلام پھیرتے ہیں!

س۔ وتر کی نماز میں دوسری نمازوں سے کیا فرق ہے؟

ج۔ اس کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھی جاتی ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورت سے فارغ ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ کانوں تک اُٹھائے اور پھر ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھے پھر رکوع میں جائے اور باقی نماز معمول کے موافق پوری کرے

س۔ دعائے قنوت زور سے پڑھنی چاہیے یا آہستہ؟

ج۔ امام ہو یا منفرد سب کو دعائے قنوت آہستہ پڑھنی چاہیے!

س۔ دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کیا کرے؟

ج۔ کوئی اور دعا مثلاً رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھ لینی چاہیے!

س۔ اگر مقتدی نے پوری دعائے قنوت نہیں پڑھی تھی کہ امام نے رکوع کر دیا تو مقتدی کیا کرے؟

ج۔ دعائے قنوت چھوڑ دے اور رکوع میں چلا جائے!

سُنّت اور نفل نمازوں کا بیان

س۔ کتنی نمازیں سُنّتِ مؤکدہ ہیں؟

ج۔ دو رکعتیں نمازِ فجر کے فرضوں سے پہلے اور چار رکعتیں (ایک سلام سے) نمازِ ظہر اور نمازِ جمعہ کے فرضوں سے پہلے اور دو رکعتیں نمازِ ظہر کے فرضوں کے بعد اور چار رکعتیں (ایک سلام سے) نمازِ جمعہ کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے فرضوں کے بعد اور دو رکعتیں عشا کے فرضوں کے بعد سُنّتِ مؤکدہ ہیں اور رمضان شریف میں نمازِ تراویح کی بیس رکعتیں سُنّتِ مؤکدہ ہیں!

س۔ کتنی نمازیں سُنّتِ غیر مؤکدہ ہیں؟

ج۔ نمازِ عصر سے پہلے چار رکعتیں اور عشا کی سُنّتِ مؤکدہ کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کی سُنّتِ مؤکدہ کے بعد چھ رکعتیں اور جمعہ کے بعد کی سُنّت

مؤکدہ کے بعد دو رکعتیں اور تحیۃ الوضو کی دو رکعتیں۔ تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں نمازِ چاشت کی چار یا آٹھ رکعتیں۔ نمازِ وتر کے بعد دو رکعتیں۔ نمازِ تہجد کی چار یا چھ یا آٹھ رکعتیں، صلوٰۃ التسبیح۔ نمازِ استخارہ۔ نمازِ توبہ۔ نمازِ حاجت وغیرہ یہ تمام نمازیں سنت غیر مؤکدہ ہیں!

س۔ سنتیں مسجد میں پڑھنی بہتر ہیں یا گھر میں؟

ج۔ تمام سنتیں اور نفل نمازیں گھر میں پڑھنی بہتر ہیں سوائے چند سنتوں اور نفلوں کے کہ ان کو مسجد میں پڑھنا افضل ہے جیسے نمازِ تراویح تحیۃ المسجد۔ سورج گرہن کی نماز وغیرہ۔

س۔ نفل نماز کس کس وقت پڑھنا مکروہ ہے؟

ج۔ صبح صادق ہونے کے بعد فجر کی دو رکعت سنتوں کے علاوہ فرضوں سے پہلے نفل نماز مکروہ ہے۔

فجر کے فرضوں کے بعد آفتاب نکلنے سے پہلے نفل نماز مکروہ ہے۔ عصر کے فرضوں کے بعد آفتاب کے متغیر ہونے سے پہلے پہلے نفل نماز مکروہ ہے لیکن ان تینوں وقتوں میں فرض نماز کی قضا اور واجب نماز کی قضا اور نمازِ جنازہ اور سجدۂ تلاوت بلا کراہت جائز ہے۔

اور آفتاب نکلنا شروع ہونے سے ایک نیزہ بلند ہونے تک!

اور ٹھیک دوپہر کے وقت!

و آفتاب متغیر ہو جانے سے غروب ہونے تک ہر نماز مکروہ ہے ہاں اگر اسی دن کی عصر کی نماز نہ پڑھی ہو تو اُسے آفتاب متغیر ہونے اور

غروب ہونے کی حالت میں بھی پڑھ لینا جائز ہے!

اسی طرح خطبہ کے وقت سنت اور نفل نماز مکروہ ہے!

س۔ آفتاب کے متغیر ہونے سے کیا مراد ہے؟

ج۔ جب آفتاب سُرخ ٹکیہ کی طرح ہو جائے اور اُس پر نظر ٹھیرنے لگے تو سمجھو کہ آفتاب متغیر ہو گیا!

نمازِ تراویح کا بیان

س۔ نمازِ تراویح سُنّت ہے یا نفل؟

ج۔ نمازِ تراویح مردوں اور عورتوں دونوں کیلئے سُنّتِ مؤکدہ ہے۔ اور جماعت سے پڑھنا سُنّتِ کفایہ ہے یعنی اگر محلے کی مسجد میں نمازِ تراویح جماعت سے پڑھی جائے اور کوئی شخص گھر میں اکیلا پڑھ لے تو گنہگار نہ ہوگا لیکن اگر تمام محلے والے جماعت سے نہ پڑھیں تو سب گنہگار ہوں گے!

س۔ نمازِ تراویح کا وقت کیا ہے؟

ج۔ نمازِ تراویح کا وقت نمازِ عشاء کے بعد سے فجر تک ہے نمازِ وتر سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی تراویح کا وقت ہے لیکن تراویح کی نماز وتر سے پہلے پڑھنی چاہئے ہاں اگر کسی شخص کی تراویح کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں اور امام وتر پڑھنے لگے تو یہ شخص امام کے ساتھ وتر میں شریک ہو جائے اور وتر کے بعد اپنی تراویح کی چھوٹی ہوئی رکعتیں پوری کرے تو جائز ہے!

س۔ نمازِ تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں ان کی تعداد اور کیفیت بیان کرو؟

ج ۔ بیس رکعتیں دس سلاموں کے ساتھ مسنون ہیں یعنی دو دو رکعتوں کی نیت کرے اور ہر ترویحہ یعنی (چار رکعتوں) کے بعد تھوڑی دیر آرام کر لینا مستحب ہے!

س ۔ جتنی دیر آرام لینے کے لئے بیٹھیں تو خاموش رہیں یا کچھ پڑھیں؟

ج ۔ اختیار ہے چاہے خاموش رہیں یا قرآن مجید (آہستہ آہستہ) پڑھیں یا تسبیح پڑھ لیں یا اکیلے اکیلے نماز نفل پڑھ لیں!

س ۔ نمازِ تراویح میں قرآن مجید ختم کرنا کیسا ہے؟

ج ۔ پورے مہینے میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرنا سنّت ہے اور دو مرتبہ ختم کرنا افضل ہے اور تین مرتبہ ختم کرنا اس سے زیادہ افضل ہے لیکن دو مرتبہ اور تین مرتبہ ختم کرنے کی فضیلت اُس وقت ہے کہ مقتدیوں کو دشواری نہ ہو ہاں ایک مرتبہ ختم کرنے میں لوگوں کی سستی کا لحاظ نہ کیا جائے!

س ۔ نمازِ تراویح بیٹھ کر پڑھنا کیسا ہے؟

ج ۔ کھڑے ہونے کی طاقت ہوتے ہوئے بیٹھ کر تراویح پڑھنا مکروہ ہے!

س ۔ بعض لوگ رکعت کے شروع سے شریک نہیں ہوتے، جب امام رکوع میں جانے لگتا ہے تو شریک ہو جاتے ہیں؟

ج ۔ مکروہ ہے، شروع رکعت سے شریک ہونا چاہیے!

س ۔ اگر کسی شخص کو فرض کی نماز جماعت سے نہیں ملی تو اُسے فرض تنہا پڑھ کر تراویح کی جماعت میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

ج ۔ جائز ہے!

نمازوں کو قضا پڑھنے کا بیان

س ۔ ادا اور قضا کسے کہتے ہیں؟

ج ۔ ادا اُسے کہتے ہیں کہ کسی عبادت کو اُس کے مقررہ وقت پر کر لیا جائے اور قضا اُسے کہتے ہیں کہ کسی فرض یا واجب کو اُس کے مقررہ وقت گذر جانے کے بعد کیا جائے!

مثلاً ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں پڑھ لی تو ادا کہلائے گی اور ظہر کا وقت نکل جانے کے بعد پڑھی تو قضا سمجھی جائے گی!

س ۔ قضا کن نمازوں کی واجب ہوتی ہے؟

ج ۔ تمام فرض نمازوں کی قضا فرض اور وتر کی قضا واجب ہے اور بعض سنتوں کی قضا سنّت ہے!

س ۔ کسی فرض یا واجب کو وقت پر ادا نہ کرنا اور قضا کر دینا کیسا ہے؟

ج ۔ قصداً اور بلا عذر کسی فرض یا واجب یا سنّتِ مؤکدہ کو اُس کے وقت پر ادا نہ کرنا گناہ ہے۔ فرض اور واجب کو وقت پر ادا نہ کرنے کا گناہ بہت بڑا ہے، اُس کے بعد سنّت کا!

ہاں اگر بلا قصد قضا ہو جائے مثلاً نماز پڑھنا بھول گیا یا نماز کے وقت آنکھ نہ کھلی سوتا رہ گیا تو گناہ نہیں!

س ۔ فرض یا واجب نماز قضا ہو جائے تو کس وقت پڑھنی چاہیے؟

ج ۔ جس وقت یاد آ جائے یا جاگے فوراً پڑھ لے۔ دیر کرنا گناہ ہے ہاں

اگر وقتِ مکروہ میں یاد آئے یا جاگے تو وقتِ مکروہ نکل جانے کے بعد پڑھے!

س۔ قضا نماز کی نیت کس طرح کرنی چاہیے؟

ج۔ قضا نماز کی نیت اس طرح کرنی چاہیے کہ میں فلاں دن کی فجر یا ظہر کی نماز قضا پڑھتا ہوں۔ صرف یہ نیت کر لینا کہ ظہر یا فجر کی قضا پڑھتا ہوں کافی نہیں ہے!

س۔ اگر کسی کے ذمے بہت سی نمازیں قضا ہوں اور اُسے دن یاد نہ ہو مثلاً اُس نے مہینے دو مہینے بالکل نماز نہیں پڑھی اور اُسے یہ تو معلوم ہے کہ میرے اوپر فجر کی مثلاً تیس نمازیں اور اسی قدر ظہر وغیرہ کی نمازیں ہیں لیکن اُسے مہینہ یاد نہیں کہ کس مہینے کی نمازیں چھوٹی تھیں تو یہ نیت کس طرح کرے؟

ج۔ ایسی صورت میں جب کسی نماز مثلاً فجر کی قضا کرے تو اس طرح نیت کرے کہ میرے ذمے جس قدر فجر کی نمازیں باقی ہیں اُن میں سے پہلی فجر کی نماز پڑھتا ہوں یا اُن میں سے آخری فجر کی نماز پڑھتا ہوں اسی طرح جو نماز قضا کرے اُس کی نیت اسی طریقے سے کرنی چاہیے۔

س۔ قضا نماز مسجد میں پڑھنا بہتر ہے یا گھر میں؟

ج۔ اگر کیسے آدمی کی نماز قضا ہو تو گھر میں پڑھنا بہتر ہے اور مسجد میں پڑھے تو بھی مضائقہ نہیں لیکن کسی سے یہ ذکر نہ کرے کہ میں نے یہ نماز قضا پڑھی ہے کیونکہ اپنی قضا نمازوں کا دوسروں سے ذکر کرنا مکروہ ہے۔

س۔ وہ سنتیں کونسی ہیں جن کی قضا پڑھنا سنت ہے؟

ج۔ فجر کی سنتیں اگر مع فرض کے قضا ہو جائیں تو زوال سے پہلے اُن کو بھی مع فرضوں کے قضا پڑھ لینا چاہیے اور زوال کے بعد پڑھے تو صرف فرضوں کی قضا کرے!

اور اگر صرف سنتیں چھوٹ گئیں تو سنتوں کی قضا نہیں طلوعِ آفتاب سے پہلے پڑھ لینا تو مکروہ ہے اور آفتاب نکلنے کے بعد پڑھنا مکروہ تو نہیں مگر وہ سنتیں نہ ہوں گی نفل ہو جائیں گے!

س۔ ظہر کی چار سنتیں اگر فرض سے پہلے نہ پڑھی گئیں تو اُن کا کیا حکم ہے؟

ج۔ ظہر اور جمعہ کی سنتیں اگر فرض سے پہلے نہیں پڑھیں تو فرض کے بعد پڑھے اور فرض کے بعد دو سنتوں سے پہلے یا اُن کے بعد دونوں طرح پڑھنے کی گنجائش ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دو سنتوں کے بعد پڑھے!

مُدرِک۔ مسبُوق۔ لاحق کا بیان

س۔ مُدرِک کسے کہتے ہیں؟

ج۔ جس کو امام کے ساتھ پوری نماز ملی ہو یعنی پہلی رکعت سے شریک ہوا ہو آخر تک ساتھ رہا ہو اُسے مُدرِک کہتے ہیں!

س۔ مسبُوق کسے کہتے ہیں؟

ج۔ مسبُوق اُس شخص کو کہتے ہیں جس کو امام کے ساتھ شروع سے ایک یا کئی رکعتیں نہ ملی ہوں!

س۔ لاحق کسے کہتے ہیں؟

ج۔ لاحق اس شخص کو کہتے ہیں جس کی امام کے ساتھ شریک ہونے کے بعد ایک یا کئی رکعتیں جاتی رہی ہوں۔ جیسے ایک شخص امام کے ساتھ شریک ہوا، لیکن قعدہ میں بیٹھے بیٹھے سوگیا اور اتنی دیر سوتا رہا کہ امام نے ایک یا دو رکعتیں اور پڑھ لیں!

س۔ مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی نماز کس وقت اور کس طرح پوری کرے؟

ج۔ امام کے ساتھ آخر نماز تک شریک رہے جب امام سلام پھیرے تو مسبوق اس کے ساتھ سلام نہ پھیرے بلکہ کھڑا ہو جائے اور چھوٹی ہوئی رکعتوں کو اس طرح ادا کرے کہ گویا اس نے نماز ابھی شروع کی ہے مثلاً جب تمہاری صرف ایک رکعت چھوٹی ہو تو امام کے سلام کے بعد اس طرح پڑھو کہ پہلے ثنا اور اَعُوْذُ بِاللّٰہ اور بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھو، پھر کوئی اور سورت ملاؤ۔ پھر قاعدہ کے مطابق رکعت پوری کرکے قعدہ کرو اور سلام پھیرو۔ یہ طریقہ ہر نماز کی چھوٹی ہوئی رکعت پوری کرنے کا ہے۔

اور جب تمہاری ظہر یا عصر یا عشا یا فجر کی دو رکعتیں رہ گئی ہوں تو پہلی رکعت میں ثنا اور تعوّذ اور تسمیہ کے بعد فاتحہ اور سورت اور دوسری رکعت میں فاتحہ اور سورت پڑھ کر رکوع سجدے کرکے قعدہ کرو اور سلام پھیرو۔ اور اگر ظہر یا عصر یا عشا کی صرف ایک رکعت امام کے ساتھ ملی تو اپنی تین رکعتیں اسی طرح پوری کرو کہ پہلی رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرو اور پھر ایک رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھو۔ پھر ایک رکعت میں صرف فاتحہ پڑھ کر رکعت پوری کرو۔ اور سلام پھیرو۔ اور اگر مغرب کی

ایک رکعت امام کے ساتھ ملی ہو تو ایک رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرو پھر دوسری رکعت بھی فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرو اور سلام پھیرو۔ غرض جب نماز کی صرف ایک رکعت امام کے ساتھ ملی ہو تو اپنی نماز میں ایک رکعت کے بعد قعدہ کرنا چاہئے خواہ کسی وقت کی نماز ہو!

س۔ اگر مسبوق امام کے سلام پھیرتے ہی کھڑا ہو گیا اور امام نے سجدۂ سہو کیا تو مسبوق کیا کرے؟

ج۔ لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدۂ سہو میں شریک ہو جائے!

س۔ اگر مسبوق نے بھولے سے امام کے ساتھ خود بھی سلام پھیر دیا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر امام کے سلام سے پہلے یا ٹھیک اس کے ساتھ ساتھ سلام پھیرا تو مسبوق کے ذمّے سجدۂ سہو نہیں ہے اور نماز پوری کرلے اور اگر امام کے سلام کے بعد اس نے سلام پھیرا تو اپنی نماز کے آخر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہے!

س۔ لاحق اپنی چھوٹی ہوئی نماز کس وقت اور کس طرح پوری کرے؟

ج۔ لاحق کی جو رکعت کسی عذر، مثلاً سو جانے کی وجہ سے رہ گئی ہو تو جس وقت وہ جاگے پہلے اپنی چھوٹی ہوئی نماز امام کا ساتھ چھوڑ کر پڑھ لے اور اس طرح پڑھے جیسے امام کے ساتھ پڑھتا ہے یعنی قراءت نہ کرے اور جب چھوٹی ہوئی نماز پوری کرلے تو امام کے ساتھ ہو کر باقی نماز پوری کرے

اور امام فارغ ہو چکا ہے تو باقی نماز بھی اسی طرح پوری کرے جیسے امام کے پیچھے پڑھتا ہے۔ اس حالت میں اگر اسے کوئی سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو بھی نہ کرے کیونکہ اس وقت بھی وہ مقتدی ہے اور مقتدی کے سہو پر سجدۂ سہو نہیں آتا!

سجدۂ سہو کا بیان

س۔ سجدۂ سہو کسے کہتے ہیں؟

ج۔ سہو کے معنے بھول جانے کے ہیں۔ بھولے سے کبھی کبھی نماز میں کمی زیادتی ہو کر نقصان آجاتا ہے۔ بعضے نقصان ایسے ہیں کہ ان کو دور کرنے کے لئے نماز کے آخری قعدہ میں دو سجدے کیے جاتے ہیں ان کو سجدۂ سہو کہتے ہیں!

س۔ سجدۂ سہو کس طرح کیا جاتا ہے؟

ج۔ قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد ایک طرف سلام پھیر کر تکبیر کہے اور سجدہ کرے سجدہ میں تین بار تسبیح پڑھے پھر تکبیر کہتا ہوا سر اٹھائے اور سیدھا بیٹھ کر پھر تکبیر کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے پھر تکبیر کہتا ہوا سر اٹھائے اور بیٹھ کر پھر دوبارہ التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیرے!

س۔ اگر سجدۂ سہو کے سلام سے پہلے التحیات کے بعد درود اور دعا بھی پڑھ لے تو کیسا ہے؟

ج۔ بعض علماء نے اسے احتیاطاً پسند کیا ہے کہ سجدۂ سہو سے پہلے بھی تشہد اور درود اور دعا پڑھے۔ اور سجدۂ سہو کے بعد بھی تینوں چیزیں پڑھے اس لئے پڑھ لینا بہتر ہے لیکن نہ پڑھنے میں بھی نقصان نہیں ہے!

س۔ سجدۂ سہو صرف فرض نمازوں میں واجب ہے یا تمام نمازوں میں؟

ج۔ تمام نمازوں میں سجدۂ سہو کا حکم یکساں ہے!

س۔ اگر ایک طرف بھی سلام نہ پھیرا اور سجدۂ سہو کر لیا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ نماز ہو جائے گی مگر قصداً ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے!

س۔ اگر دونوں سلاموں کے بعد سجدۂ سہو کیا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ ایک روایت کے موافق جائز ہے۔ مگر قوی بات یہ ہے کہ ایک ہی طرف سلام پھیرے اگر دونوں طرف سلام پھیر دیا تو سجدۂ سہو نہ کرے بلکہ نماز کو دوہرا لے!

س۔ سجدۂ سہو کن چیزوں سے واجب ہوتا ہے؟

ج۔ کسی واجب کے چھوٹ جانے سے یا واجب میں تاخیر ہو جانے سے یا کسی فرض میں تاخیر ہو جانے سے یا کسی فرض کو مقدم کر دینے سے یا کسی فرض کو مکرر کر دینے سے مثلاً دو رکوع کر لئے یا کسی واجب کی کیفیت بدل دینے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے!

س۔ یہ باتیں جن کو بھول کر کرنے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے اگر قصداً کی جائیں تو کیا حکم ہے؟

ج۔ قصداً کرنے سے سجدۂ سہو سے نقصان دفع نہیں ہوتا بلکہ نماز کو

لوٹانا واجب ہوتا ہے!

س۔ اگر ایک نماز میں کئی باتیں ایسی ہو جائیں جن میں سے ہر ایک پر سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے تو کتنے سجدے کرے؟

ج۔ صرف ایک مرتبہ دو سجدۂ سہو کر لینا کافی ہے!

س۔ قرأت میں کیا کیا تغیرات ہو جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے؟

ج۔ (۱) فرض نماز کی پہلی رکعت یا دوسری رکعت یا ان دونوں میں اور واجب یا سنت یا نفل نمازوں کی کسی ایک یا زیادہ رکعتوں میں سورۂ فاتحہ چھوٹ جانے سے (۲) انھیں تمام رکعات میں پوری سورۂ فاتحہ یا اُس کے زیادہ حصے کو مکرر پڑھ جانے سے (۳) سورۂ فاتحہ سے پہلے سورۃ پڑھ لینے سے (۴) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعتوں کے سوا ہر نماز کی (فرض ہو یا واجب یا سنت یا نفل) کسی رکعت میں سورت چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے!

بشرطیکہ یہ تمام باتیں بھولے سے ہوئی ہوں۔

س۔ اگر بھولے سے تعدیل ارکان نہ کرے تو سجدۂ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟

ج۔ سجدۂ سہو واجب ہوگا!

س۔ اگر قعدۂ اولیٰ بھول جائے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر بھولے سے اُٹھنے لگے تو جب تک بیٹھنے کے قریب ہو بیٹھ جائے اور سجدۂ سہو نہ کرے اور اگر کھڑے ہونے کے قریب ہو جائے تو قعدہ

کو چھوڑ دے اور کھڑا ہو جائے۔ آخر میں سجدۂ سہو کرے۔ نماز ہو جائے گی!

س۔ اور کن کن باتوں سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے؟

ج۔ (۱) رکوع مکرر یعنی دوبارہ کر لینے سے (۲) تین سجدے کر لینے سے (۳) قعدۂ اولیٰ یا قعدۂ اخیرہ میں تشہد چھوٹ جانے سے (۴) قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود بقدر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھنے سے یا اتنی دیر خاموش بیٹھے رہنے سے (۵) جہری نمازوں میں امام کے آہستہ پڑھنے سے (۶) سری نمازوں میں امام کے جہر کرنے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے بشرطیکہ یہ تمام باتیں بھولے سے ہوئی ہوں!

س۔ اگر امام کے پیچھے مقتدی سے کچھ سہو ہو جائے تو کیا کرے؟

ج۔ مقتدی کے ذمے اپنے سہو سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا!

س۔ مسبوق کو اپنی باقی نماز پوری کرنے میں سہو ہو تو کیا کرے؟

ج۔ اس صورت میں اپنی نماز کے آخری قعدہ میں سجدۂ سہو کرنا اُس پر واجب ہے!

سجدۂ تلاوت کا بیان

س۔ سجدۂ تلاوت کسے کہتے ہیں؟

ج۔ تلاوت کے معنے پڑھنے کے ہیں قرآن شریف میں چند مقام ایسے ہیں جن کو پڑھنے یا کسی کو پڑھتے ہوئے سننے سے سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

اُسے سجدۂ تلاوت کہتے ہیں!

س۔ وہ کتنے مقام ہیں جن کو پڑھنے یا سننے سے سجدہ کرنا پڑتا ہے؟

ج۔ تمام قرآن مجید میں چودہ مقام ایسے ہیں جن کو چودہ سجدے بھی کہتے ہیں!

س۔ اگر نماز کے باہر سجدے کی آیت پڑھے تو کس وقت اور کس طرح سجدہ کرے؟

ج۔ بہتر تو یہی ہے کہ جس وقت سجدے کی آیت پڑھی ہو اُسی وقت سجدہ کرلے لیکن اگر اس وقت نہ کیا جب بھی کوئی گناہ نہیں ہاں زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

اور نماز سے باہر سجدہ کرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہوکر تکبیر کہتا ہوا سجدہ کرے۔ اور پھر تکبیر کہتا ہوا اُٹھ کھڑا ہو لیکن اگر بیٹھے ہی سے سجدے میں گیا اور سجدے سے اُٹھ کر بیٹھ گیا جب بھی سجدہ ادا ہوگیا!

س۔ سجدۂ تلاوت کرنے کے لئے کیا شرائط ہیں؟

ج۔ جو شرائط نماز کی ہیں وہی سجدۂ تلاوت کی ہیں۔ یعنے بدن اور کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا۔ ستر ڈھکنا۔ قبلے کی طرف منھ کرنا سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا!

س۔ سجدۂ تلاوت کن چیزوں سے فاسد ہوجاتا ہے؟

ج۔ جن چیزوں سے نماز فاسد ہوتی ہے اُنھیں سے سجدۂ تلاوت بھی فاسد ہوجاتا ہے!

س۔ اگر سجدے کی آیت دو یا زیادہ مرتبہ پڑھی جائے تو کیا حکم ہے۔

ج۔ اگر سجدے کی کوئی خاص آیت ایک مجلس میں دو یا زیادہ مرتبہ پڑھے یا سُنے تو ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے!

س۔ اگر ایک مجلس میں سجدے کی دو آیتیں پڑھیں یا ایک آیت دو مجلسوں میں پڑھی تو کیا حکم ہے؟

ج۔ ایک مجلس میں جتنی مختلف سجدوں کی آیتیں پڑھیں یا ایک آیت جتنی مجلسوں میں مکرر پڑھی ہے۔ اُتنے سجدے واجب ہونگے!

س۔ اگر کوئی شخص قرآن شریف کی تلاوت کرتے وقت آگے پیچھے پڑھ لے اور صرف آیت سجدہ چھوڑ دے تو کیسا ہے؟

ج۔ ایسا کرنا مکروہ ہے!

س۔ اگر تلاوت کرنے والا ایسی جگہ تلاوت کر رہا ہے کہ وہاں اور لوگ بھی بیٹھے ہیں تو وہ سجدے کی آیت آہستہ پڑھ لے کہ اور لوگ نہ سنیں تو کیسا ہے؟

ج۔ جائز ہے۔ بلکہ بہتر یہی ہے کہ آہستہ پڑھے!

بیمار کی نماز کا بیان

س۔ بیمار کے لئے کس حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہوتا ہے؟

ج۔ جبکہ بیمار میں بالکل کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو یا کھڑے ہونے سے سخت تکلیف ہوتی ہو یا مرض کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو یا سر میں چکر آکر گر جانے کا خوف ہو یا کھڑے ہونے کی طاقت تو ہے لیکن رکوع

سجدہ نہیں کر سکتا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے پھر اگر رکوع سجدہ کر سکتا ہے تو رکوع سجدے کے ساتھ اور نہیں کر سکتا تو رکوع سجدے کے اشاروں سے نماز پڑھ لے۔ رکوع اور سجدے کے اشارے سر جھکا کر کرے۔ اور رکوع کے اشارے سے سجدے کے اشارے میں سر کو زیادہ جھکائے!

س۔ اگر کوئی شخص پورا قیام نہیں کر سکتا۔ لیکن تھوڑی دیر کھڑا ہو سکتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

ج۔ اس پر اتنی دیر کھڑا ہونا ضروری ہے!

س۔ اگر مریض میں بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

ج۔ لیٹے لیٹے نماز پڑھ لے۔ لیٹ کر نماز پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ چت لیٹے اور پاؤں قبلے کی طرف کرے لیکن پھیلانا نہیں چاہیے گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر ذرا اونچا کر لے اور رکوع سجدے کے لئے سر جھکا کر اشارے سے نماز پڑھے یہ صورت تو افضل ہے اور جائز یہ بھی ہے کہ شمال کی جانب سر کر کے داہنی کروٹ پر یا جنوب کی جانب سر کر کے بائیں کروٹ پر لیٹے اور اشارے سے نماز پڑھ لے ان دونوں صورتوں میں سے داہنی کروٹ پر لیٹنا افضل ہے!

س۔ اگر بیمار میں سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

ج۔ جب سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز مؤخر کرے پھر اگر ایک

رات دن سے زیادہ اس کی یہی حالت رہی تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا بھی اس کے ذمے نہیں ہاں اگر ایک رات دن یا اس سے کم میں اُسے سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت آگئی تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی (جو پانچ نمازیں یا اس سے کم ہوں گی) قضا اس کے ذمے لازم ہوگی!

مسافر کی نماز کا بیان

س۔ کتنی دور کے سفر کا ارادہ کرنے سے آدمی مسافر ہوتا ہے؟

ج۔ شریعت میں مسافر اس کو کہتے ہیں۔ جو اتنی دور جانے کا ارادہ کر کے نکلے جہاں تین دن میں پہنچ سکے۔ تین دن میں پہنچنے سے یہ غرض نہیں کہ سارا دن چل کر تین دن میں پہنچے۔ بلکہ ہر روز صبح سے زوال تک چلنا معتبر ہے اور چال سے درمیانی درجہ کی چال اور دن سے چھوٹے سے چھوٹا دن مراد ہے!

س۔ درمیانی درجے کی چال سے کیا مراد ہے اور تین دن کی مسافت کتنے میل ہوتی ہے؟

ج۔ درمیانی درجے کی چال سے پیدل آدمی کی چال مراد ہے اور ٹھیک بات تو یہی ہے کہ تین منزل کی مسافت معتبر ہے لیکن آسانی کے لئے اڑتالیس میل کی مسافت تین منزل کے برابر سمجھی گئی ہے!

س۔ اگر کوئی شخص ریل یا گھوڑا گاڑی یا موٹر پر اتنی دور کا ارادہ کر کے

چلے جہاں پیدل آدمی تین دن میں پہنچتے ہیں تو اس کا کیا حکم ہے ؟

ج یہ مسافر ہو گیا خواہ کتنی ہی جلدی پہنچ جائے !

س مسافر کی نماز میں کیا فرق ہو جاتا ہے ؟

ج مسافر ظہر اور عصر اور عشا کی نمازیں، بجائے چار رکعت کے دو رکعت پڑھتا ہے اور فجر مغرب اور وتر کی نمازیں اپنے حال پر رہتی ہیں۔ اُن میں کوئی فرق نہیں ہوتا !

س چار رکعتوں والی نمازوں کی دو رکعتیں پڑھنے کو کیا کہتے ہیں ؟

ج اُسے قصر کہتے ہیں !

س مسافر کس وقت سے قصر شروع کرے ؟

ج جب اپنی بستی کی آبادی سے باہر نکل جائے، اُس وقت سے قصر کرنے لگے !

س مسافر کب تک قصر کرے ؟

ج جب تک سفر میں رہے اور کسی شہر یا قصبے یا گاؤں میں پہنچ کر وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرے اُس وقت تک نماز قصر کرتا رہے اور جب کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی تو نیت کرتے ہی پوری نماز پڑھنے لگے !

س اگر کسی جگہ دو چار دن ٹھہرنے کا ارادہ تھا لیکن کام پورا نہ ہوا پھر دو چار دن کی نیت کر لی، پھر کام پورا نہ ہوا اور پھر دو چار دن کی نیت کر لی اسی طرح پندرہ دن سے زیادہ گذر گئے تو کیا حکم ہے ؟

ج جب تک اکٹھے پندرہ دن کی نیت نہ کرے نماز قصر پڑھتا جائے

اور اسی حالت میں پندرہ دن سے زائد بھی گذر جائیں تب بھی کچھ مضائقہ نہیں !

س۔ اگر مسافر چار رکعتوں والی نماز پوری پڑھ لے تو کیا حکم ہے ؟

ج۔ اگر دوسری رکعت پر قعدہ کر لیا ہے تو آخر میں سجدۂ سہو کر لینے سے نماز ہو جائے گی۔ لیکن قصداً ایسا کرنے سے گنہگار ہوگا اور بھولے سے ایسا ہو گیا تو گناہ بھی نہیں ! اور اس صورت میں دو رکعتیں فرض اور دو نفل ہو جائیں گی۔

لیکن اگر دوسری رکعت پر قعدہ نہیں کیا تو نماز فرض ادا نہ ہوگی چاروں نفل ہو جائیں گے۔ فرض پھر دوبارہ پڑھے !

س۔ اگر مسافر کسی مقیم کے پیچھے نماز پڑھے تو کیا حکم ہے ؟

ج۔ امام مقیم کی اقتدا کرنے سے مقتدی مسافر کے ذمے بھی چاروں رکعتیں فرض ہو جاتی ہیں !

س۔ اگر امام مسافر ہو اور مقتدی مقیم ہو تو کیا حکم ہے ؟

ج۔ مسافر اپنی دو رکعتیں پوری کر کے سلام پھیر دے اور سلام پھیرنے کے بعد مقتدیوں سے کہہ دے کہ تم اپنی نماز پوری کر لو میں مسافر ہوں مقتدی بغیر سلام پھیرے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اپنی اپنی دو رکعتیں پوری کریں لیکن ان دونوں رکعتوں میں فاتحہ اور سورت نہ پڑھیں اور اگر کوئی سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو بھی نہ کریں !

س۔ چلتی ریل اور جہاز پر نماز جائز ہے یا نہیں ؟

ج۔ چلتی ریل اور جہاز پر نماز جائز ہے۔ اگر کھڑے ہو کر پڑھ سکے، چکر کھانے یا گرنے کا ڈر نہ ہو تو کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہے اور کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھے۔ اور اگر درمیان نماز میں ریل یا جہاز کے گھوم جانے سے نمازی کا منہ قبلے کی طرف نہ رہے تو فوراً قبلے کی طرف پھر جانا چاہئے ورنہ نماز نہ ہوگی۔

جمعہ کی نماز کا بیان

س۔ جمعہ کی نماز فرض ہے یا واجب یا سنت؟

ج۔ جمعہ کی نماز فرض ہے بلکہ ظہر کی نماز سے اس کی تاکید زیادہ ہے جمعہ کے دن ظہر کی نماز نہیں ہے۔ جمعہ کی نماز اس کے قائم مقام کر دی گئی ہے!

س۔ کیا جمعہ کی نماز ہر مسلمان پر فرض ہے؟

ج۔ جمعہ کی نماز آزاد، بالغ، سمجھدار، تندرست، مقیم مردوں پر فرض ہے پس نابالغ بچوں اور غلاموں اور دیوانوں اور بیماروں اندھوں اپاہجوں اور اسی طرح کے عذر والوں اور مسافروں اور عورتوں پر جمعہ کی نماز فرض نہیں!

س۔ اگر مسافر یا اندھے یا اپاہج یا عورتیں یا بیمار جمعہ کی نماز میں شریک ہو جائیں تو ان کی نماز درست ہو جائے گی یا نہیں؟

ج۔ ہاں درست ہو جائے گی۔ اور ظہر کی نماز ان کے ذمے سے

ساقط ہو جائے گی۔

س۔ نماز جمعہ صحیح ہونے کی کیا شرطیں ہیں؟

ج۔ جمعہ کی نماز صحیح ہونے کی کئی شرطیں ہیں۔ اوّل شہر یا شہر کے قائم مقام بڑے گاؤں یا قصبے میں ہونا۔ اسی طرح شہر کے آس پاس کی ایسی آبادی کہ شہر کی ضروریات اس کے ساتھ متعلق ہوں۔ مثلاً شہر کے مُردے وہاں دفن ہوتے ہوں۔ یا چھاؤنی ہو تو وہ بھی شہر کے حکم میں ہے۔ چھوٹے گاؤں میں جمعہ درست نہیں!

دوسری شرط ظہر کا وقت ہونا!

تیسری شرط نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا!

چوتھی شرط جماعت اور پانچویں شرط اذن عام ہے یہ پانچوں شرطیں پائی جائیں جب جمعہ کی نماز صحیح ہوگی۔

س۔ خطبہ پڑھنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

ج۔ نماز سے پہلے امام منبر پر بیٹھے اور اس کے سامنے مؤذن اذان کہے جب اذان ہو چکے تو امام نمازیوں کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور خطبہ پڑھے پہلا خطبہ پڑھ کر تھوڑی دیر بیٹھ جائے پھر کھڑا ہو کر دوسرا خطبہ پڑھے جب دوسرا خطبہ ختم ہو تو امام منبر سے اتر کر محراب کے سامنے کھڑا ہو جائے اور مؤذن تکبیر کہے پھر حاضرین کھڑے ہو کر امام کے ساتھ نماز ادا کریں!

س۔ خطبہ کی اذان کس جگہ ہونی چاہئے؟

ج۔ خطیب کے سامنے ہونی چاہئے چاہے منبر کے پاس ہو یا ایک

صفوں کے بعد یا ساری صفوں کے بعد مسجد میں ہو یا باہر ہر طرح جائز ہے

س ۔ خطبہ اردو زبان میں پڑھنا یا اردو کے شعر خطبے میں پڑھنا کیسا ہے ؟

ج ۔ عربی زبان کے سوا ہر زبان میں خطبہ مکروہ ہے ۔ لیکن فرض خطبہ ادا ہو جاتا ہے ۔ البتہ ثواب میں نقصان آجاتا ہے !

س ۔ خطبہ ہوتے وقت کیا کیا کام ناجائز ہیں ؟

ج ۔ باتیں کرنا ۔ نماز سنت یا نفل شروع کرنا ۔ کھانا ۔ پینا ۔ کسی بات کا جواب دینا ۔ قرآن مجید وغیرہ پڑھنا ۔ غرض جو کام کہ خطبہ سننے میں نقصان پیدا کریں سب مکروہ ہیں اور جس وقت سے کہ امام خطبہ پڑھنے کے ارادہ سے چلے اسی وقت سے یہ سب باتیں مکروہ ہیں !

س ۔ نماز جمعہ کے لئے جماعت شرط ہونے سے کیا مراد ہے ؟

ج ۔ جمعہ کی نماز میں امام کے سوا کم سے کم تین آدمی ہونے ضروری ہیں اگر تین آدمی نہ ہوں گے تو جمعہ کی نماز صحیح نہ ہوگی ۔

س ۔ اذن عام سے کیا مراد ہے ؟

ج ۔ اذن کے معنے اجازت کے ہیں ۔ اذن عام سے مطلب یہ ہے کہ سب کو اجازت ہو جو چاہے آکر نماز میں شریک ہو سکے ایسی جگہ جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوتی کہ وہاں خاص لوگ آسکتے ہوں اور ہر شخص کو آنے کی اجازت نہ ہو ۔

س ۔ جمعہ کی فرض نماز کی کتنی رکعتیں ہیں ؟

ج ۔ دو رکعتیں ہیں جو چاہے شروع نماز سے شریک ہو جائے ایک رکعت

یا آخر قعدے میں شریک ہو دو رکعتیں ہی پوری کرلے !

نمازِ عیدین کا بیان

س ۔ عید کے دن کیا کیا کام سنت یا مستحب ہیں ؟

ج ۔ غسل اور مسواک کرنا ۔ اپنے لباس میں سے اچھا لباس پہننا خوشبو لگانا اور عید الفطر میں جانے سے پہلے کھجوریں یا کوئی میٹھی چیز کھانا اور صدقہ فطر ادا کرکے جانا ۔ اور عید الاضحٰے میں نماز کے بعد اپنی قربانی کا گوشت کھانا عید گاہ میں عید کی نماز پڑھنا پیدل جانا ۔ ایک راستہ سے جانا اور دوسرے سے واپس آنا عید کی نماز سے پہلے گھر میں یا عید گاہ میں نفل نماز نہ پڑھنا اور عید کی نماز کے بعد عید گاہ میں نفل نہ پڑھنا !

س ۔ عید الفطر کو جاتے ہوئے راستہ میں تکبیر کہنا کیسا ہے ؟

ج ۔ عید الفطر میں اگر آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا جائے تو مضائقہ نہیں اور عید الاضحٰے میں زور سے تکبیر کہتے ہوئے جانا مستحب ہے !

س ۔ عید کی نماز واجب ہے یا سنت ؟

ج ۔ دونوں عیدوں کی نمازیں واجب ہیں اور جن لوگوں پر جمعہ کی نماز فرض ہے انہیں پر عید کی نماز واجب ہے ۔ اور جو شرطیں جمعہ کی نماز کی ہیں وہی عید کی نماز کی ہیں ۔ مگر عیدین کی نماز کا وقت زوال سے پہلے ختم ہو جاتا ہے اور عید کا خطبہ نہ تو فرض ہے اور نہ نماز سے پہلے ہے ۔ بلکہ نماز کے بعد خطبہ پڑھنا سنت ہے !

س - عیدین کی نمازوں کی کتنی رکعتیں ہیں اور کس ترکیب سے پڑھی جاتی ہیں؟

ج - دونوں عیدوں کی نماز دو رکعت ہے۔ اِن دونوں نمازوں کے لئے اذان اور تکبیر نہیں۔ پہلے نیت اس طرح کریں کہ میں عید الفطر یا عید الاضحےٰ کی واجب نماز مع چھ زائد تکبیروں کے اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں۔ پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثنا پڑھیں۔ پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر دوسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں پھر تیسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہیں اور ہاتھ باندھ لیں۔ پھر امام تعوذ تسمیہ سورۂ فاتحہ۔ سورت پڑھ کر رکوع کرے۔ دوسری رکعت کے لئے جب کھڑے ہوں تو امام پہلے قرأت کرے۔ قرأت سے فارغ ہو کر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر دوسری تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تیسری تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائیں اور قاعدے کے موافق نماز پوری کریں۔

پھر امام کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے اور تمام لوگ خاموش بیٹھ کر سنیں عیدین میں بھی جمعہ کی طرح دو خطبے ہیں اور دونوں کے درمیان بیٹھنا مسنون ہے۔

س - عید الاضحےٰ کے خاص احکام کیا ہیں؟

ج - راستہ میں زور سے تکبیر کہتے ہوئے جانا۔ نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا تکبیرات تشریق واجب ہونا!

س - تکبیرات تشریق سے کیا مراد ہے؟

ج - ایام تشریق میں فرض نمازوں کے بعد تکبیریں کہی جاتی ہیں انھیں تکبیرات تشریق کہتے ہیں!

س - ایام تشریق کون کونسے ہیں؟

ج - ایام تشریق تین دن کو نام ہے۔ ماہ ذی الحجہ کی گیارھویں بارھویں تیرھویں۔ تینوں کو ایام تشریق کہتے ہیں!

س - تکبیرات تشریق کب سے کب تک واجب ہیں!

ج - یوم عرفہ، یوم نحر اور تین دن ایام تشریق کے کل پانچ دن کہی جاتی ہیں!

یوم عرفہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو اور یوم نحر دسویں تاریخ کو کہتے ہیں نویں تاریخ کو نماز فجر کے بعد سے تکبیر شروع ہوتی ہے اور پھر ہر فرض نماز کے بعد تیرھویں تاریخ کی عصر تک تکبیر کہنا واجب ہے فرض کا سلام پھیرتے ہی آواز سے تکبیر کہنا چاہئے۔ البتہ عورتیں آواز سے نہ کہیں اگر امام بھول جائے جب بھی مقتدی ضرور کہیں۔

س - تکبیر تشریق کیا ہے اور کتنی مرتبہ پڑھنی واجب ہے؟

ج - تکبیر تشریق یہ ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اور اسے ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے!

جنازے کی نماز کا بیان

س ۔ میت کی نماز فرض ہے یا واجب یا سنت؟

ج ۔ میت کی نماز فرض کفایہ ہے۔ اگر ایک دو آدمی بھی پڑھ لیں تو سب کے ذمے سے فرض ساقط ہو جائے گا اور کسی نے بھی نہیں پڑھی تو سب گنہگار ہوں گے!

س ۔ جنازے کی نماز کی کتنی شرطیں ہیں؟

ج ۔ اوّل میت کا مسلمان ہونا۔ دوسرے میت کا پاک ہونا۔ تیسرے اس کے کفن کا پاک ہونا۔ چوتھے ستر کا ڈھکا ہوا ہونا۔ پانچویں میت کا نماز پڑھنے والے کے سامنے رکھا ہوا ہونا!

یہ شرطیں تو میت کے متعلق تھیں اور نماز پڑھنے والے کے لئے سوائے وقت کے باقی تمام وہی شرطیں ہیں جو نماز کی شرائط میں تم پڑھ چکے ہو!

س ۔ نماز جنازہ کی پوری ترکیب کیا ہے؟

ج ۔ اوّل نماز کے لئے صف باندھ کر کھڑے ہو۔ اگر آدمی زیادہ ہوں تو تین یا پانچ یا سات صفیں بنانا بہتر ہے۔ جب صفیں درست ہو جائیں تو نماز جنازہ کی نیت اس طرح کرو کہ میں خدا کے واسطے اس جنازے کی نماز اس میت کی دعائے مغفرت کے لئے اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں۔ پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے تکبیر کہیں اور دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر

ناف کے نیچے باندھ لیں اور امام اور مقتدی سب آہستہ آہستہ ثنا پڑھیں۔ ثنا میں تَعَالٰی جَدُّکَ کے بعد وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ بھی کہہ لیں تو بہتر ہے۔ پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے بغیر ہاتھ اٹھائے دوسری تکبیر کہیں اور وہی درود جو نماز کے قعدۂ اخیرہ میں پڑھے جاتے ہیں امام اور مقتدی سب آہستہ آہستہ پڑھیں۔ پھر دوسری تکبیر کی طرح تیسری تکبیر کہیں اور اگر جنازہ بالغ مرد یا عورت کا ہو تو امام اور مقتدی آہستہ آہستہ یہ عربی دعا پڑھیں!

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ۔	اے اللہ ہمارے زندوں اور مردوں اور حاضروں اور غائبوں اور چھوٹوں اور بڑوں اور مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ اے خدا ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے وفات دے تو اسے ایمان پر وفات دے۔

اور اگر جنازہ نابالغ لڑکے کا ہو تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا	اے اللہ اس بچہ کو ہماری نجات کے لئے آگے جانے والا اور اس کی جدائی کی مصیبت کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ بنا اور اسکو ہماری شفاعت کرنیوالا اور شفاعت قبول کیا جانا

اور اگر جنازہ نابالغ لڑکی کا ہو تو اس پر بھی یہی دعا پڑھیں لیکن تین جگہ اجْ

وق کرلیں کہ تینوں جگہ بجائے وَاجْعَلْهُ کے وَاجْعَلْهَا اور بجائے شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا کے شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً پڑھیں۔ یہ صرف لفظوں کا فرق ہے معنے وہی رہیں گے۔

اس کے بعد امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے چوتھی تکبیر کہیں اور پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیریں۔

س۔ نمازِ جنازہ سے فارغ ہو کر کیا کریں؟

ج۔ نماز سے فارغ ہوتے ہی جنازے کو اٹھا کر لے چلیں۔ چلتے وقت اگر کلمہ شریف وغیرہ پڑھیں تو دل میں پڑھیں۔ آواز سے پڑھنا مکروہ ہے۔ میت کی پہلی منزل یعنی قبر اور حساب کتاب اور دنیا کی بے اعتباری کا دھیان کریں اور دل میں میت کے لئے مغفرت اور آسانی کی دعا کرتے رہیں پھر قبرستان میں پہنچ کر میت کو دفن کریں۔

اسلامی فرائض میں سے روزے کا بیان

س۔ روزہ کسے کہتے ہیں؟

ج۔ صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے پینے اور نفسانی خواہش پوری کرنے کو چھوڑ دینے کا نام روزہ ہے۔

روزے کو صوم اور صیام اور روزہ کھولنے کو افطار کہتے ہیں!

س۔ روزے کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج۔ روزے کی آٹھ قسمیں ہیں!

(۱) فرضِ معیّن (۲) فرضِ غیر معیّن (۳) واجبِ معیّن (۴) واجبِ غیر معیّن (۵) سُنّت (۶) نفل (۷) مکروہ (۸) حرام

س۔ فرضِ معیّن کون سے روزے ہیں؟

ج۔ سال بھر میں ایک مہینہ یعنی رمضان شریف کے روزے فرضِ معیّن ہیں۔

س۔ فرضِ غیر معیّن کون سے روزے ہیں؟

ج۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے یا بلا عذر رمضان شریف کے روزے چھوٹ جائیں تو اُن کی قضا کے روزے فرضِ غیر معیّن ہیں!

س۔ واجبِ معیّن کون سے روزے ہیں؟

ج۔ نذرِ معیّن یعنی کسی خاص دن یا خاص تاریخوں کے روزے رکھنے کی منّت ماننے سے اس دن یا ان تاریخوں کے روزے واجب ہو جاتے ہیں۔ جیسے کسی نے منّت مانی کہ اگر میں امتحان میں پاس ہو گیا تو خدا کے واسطے رجب کی پہلی تاریخ کا روزہ رکھوں گا۔

س۔ واجبِ غیر معیّن کون سے روزے ہیں؟

ج۔ کفاروں کے روزے اور نذرِ غیر معیّن کے روزے واجبِ غیر معیّن ہیں۔ مثلاً کسی نے منّت مانی کہ اگر میں اول نمبر پاس ہوا تو خدا کے واسطے تین روزے رکھوں گا!

س۔ کون سے روزے سنّت ہیں؟

ج ۔ روزوں میں سُنّت مؤکدہ کوئی روزہ نہیں لیکن جن دنوں کے روزے حضور رسول کریم صلعم سے رکھنے یا اُن کی ترغیب دینی ثابت ہے انھیں سُنّت کہتے ہیں جیسے عاشورے کے دو روزے یعنی محرم کی نویں اور دسویں تاریخ کے روزے (عاشورا محرم کی دسویں تاریخ کا نام ہے) اور عرفہ یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کا روزہ اور ایام بیض یعنے ہر مہینے کی تیرھویں چودھویں پندرھویں تاریخوں کے روزے !

س ۔ مستحب کون سے روزے ہیں ؟

ج ۔ فرض اور واجب اور سُنّت روزوں کے بعد تمام روزے مستحب ہیں ۔ لیکن بعض روزے ایسے ہیں کہ اُن میں ثواب زیادہ ہے ۔ جیسے شوّال میں چھ روزے ۔ ماہ شعبان کی پندرھویں تاریخ کا روزہ ۔ جمعے کے دن کا روزہ ۔ پیر کے دن کا روزہ ۔ جمعرات کے دن کا روزہ !

س ۔ مکروہ کون سے روزے ہیں ؟

ج ۔ صرف سنیچر کے دن کا روزہ ۔ صرف عاشورے یعنی دسویں تاریخ کا روزہ ۔ نوروز کے دن کا روزہ ۔ عورت کو بغیر اجازت خاوند کے نفلی روزہ رکھنا ۔

س ۔ کونسے روزے حرام ہیں ؟

ج ۔ سال بھر میں پانچ روزے حرام ہیں ۔ عید الفطر اور عید الاضحےٰ کے دو روزے اور ایام تشریق کے تین روزے ۔ ایام تشریق ذی الحجہ کی گیارھویں بارھویں ۔ تیرھویں تاریخوں کا نام ہے ۔

رمضان شریف کے روزوں کا بیان

س ۔ رمضان شریف کے روزوں کی کیا فضیلت ہے ؟

ج ۔ رمضان شریف کے روزوں کا بہت بڑا ثواب ہے ۔ اور بہت سی فضیلتیں حدیث شریف میں آئی ہیں ۔ مثلاً حضور رسول کریم صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص خالص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے رمضان شریف کے روزے رکھے تو اُس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے ۔ دوسری حدیث میں حضور صلعم نے فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بھبک اللہ تعالےٰ کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے ۔ تیسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا ۔ اسی طرح اور بھی بہت سی فضیلتیں حدیثوں میں آئی ہیں !

س ۔ رمضان شریف کے روزے کن لوگوں پر فرض ہیں ؟

ج ۔ ہر مسلمان عاقل بالغ مرد عورت پر فرض ہیں ۔ ان کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بلا عذر چھوڑنے والا سخت گنہگار اور فاسق ہے ۔

اگرچہ نابالغ پر نماز روزہ فرض نہیں ۔ لیکن عادت ڈالنے کے لئے بلوغ سے پہلے ہی روزہ رکھوانے اور نماز پڑھوانے کا حکم ہے ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب بچہ سات برس کا ہو جائے تو نماز کا اُسے حکم کرو اور جب دس برس کا ہو جائے تو اُسے نماز کے لئے (اگر ضرورت ہو تو) مارنا بھی چاہیے اسی طرح جب روزہ رکھنے کی طاقت ہو جائے تو جتنے روزے رکھ سکتا ہو اُتنے

روزے اُس سے رکھوانے چاہئیں۔

س۔ وہ کون کونسے عذر ہیں جن سے روزہ نہ رکھنا جائز ہو جاتا ہے؟

ج۔ (۱) سفر یعنی مسافر کو حالتِ سفر میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔ لیکن اگر سفر میں مشقت نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے (۲) مرض یعنی کسی بیماری جس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو یا بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو (۳) بہت بڈھا ہونا (۴) حاملہ ہونا جب کہ عورت کو یا حمل کو روزے سے نقصان پہنچنے کا گمان غالب ہو (۵) دودھ پلانا جب کہ دودھ پلانے والی کو یا بچے کو روزے سے نقصان پہنچتا ہو (۶) روزے سے اس قدر بھوک پیاس کا غلبہ ہو کر جان نکل جانے کا اندیشہ ہو جائے۔ (۷) اور حیض و نفاس کی حالتوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں!

چاند دیکھنے اور گواہی کا بیان

س۔ رمضان شریف کا چاند دیکھنے کا کیا حکم ہے؟

ج۔ شعبان کی انتیسویں تاریخ کو رمضان شریف کا چاند دیکھنا یعنی دیکھنے کی کوشش کرنا اور مطلع پر ڈھونڈنا واجب ہے۔ اور رجب کی انتیسویں تاریخ کو شعبان کا چاند دیکھنا مستحب ہے تاکہ شعبان کی انتیسویں تاریخ کا حساب ٹھیک معلوم رہے۔ اگر شعبان کی انتیسویں تاریخ کو رمضان شریف کا چاند دیکھ لیا جائے تو صبح کو روزہ رکھو اور چاند نظر نہ آئے اور مطلع صاف تھا تو صبح کو روزہ نہ رکھو اور اگر مطلع پر ابر یا غبار تھا تو صبح کو

دس گیارہ بجے تک کچھ کھانا پینا نہیں چاہئے۔ اگر اس وقت تک کہیں سے چاند دیکھے جانے کی خبر معتبر طریقے سے آجائے تو روزے کی نیت کر لو۔ اور نہیں تو اب کھاؤ پیو۔ لیکن انتیس شعبان کو چاند نہ ہونے کی صورت میں صبح کے روزے کی اس طرح نیت کرنا کہ چاند ہو گیا ہوگا تو رمضان کا روزہ۔ نہیں تو نفل کا ہو جائے گا۔ مکروہ ہے!

س۔ رمضان شریف کے چاند کے لئے معتبر شہادت کیا ہے؟

ج۔ اگر مطلع صاف نہ ہو مثلاً ابر یا غبار وغیرہ ہو تو رمضان شریف کے چاند کے لئے ایک دیندار پرہیزگار سچے آدمی کی گواہی معتبر ہے چاہے مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام اسی طرح جس شخص کا فاسق ہونا ظاہر نہیں اور نہ جس کا دیندار پرہیزگار معلوم ہوتا ہو اس کی گواہی بھی معتبر ہے

س۔ عید کے چاند کے لئے معتبر شہادت کیا ہے؟

ج۔ مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے چاند کے لئے دو پرہیزگار سچے مردوں یا اسی طرح کے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی شرط ہے!

س۔ اگر مطلع صاف ہو تو پھر کتنے آدمیوں کی شہادت معتبر ہوگی؟

ج۔ اگر مطلع صاف ہو تو رمضان شریف اور دونوں عیدوں کے چاند کے لئے کم از کم اتنے آدمیوں کی گواہی ضروری ہے کہ اتنے آدمیوں کے جھوٹ بولنے اور بناوٹی بات کہنے کا دل کو یقین نہ ہو سکے۔ بلکہ ان کی گواہی سے دل کو چاند دیکھے جانے کا گمان غالب ہو جائے!

س ۔ اگر کسی دور کے شہر سے چاند دیکھنے کی خبر آئے تو معتبر ہوگی یا نہیں ؟

ج ۔ چاہے کتنی ہی دور سے خبر آئے معتبر ہے۔ مثلاً بمبئی والوں نے چاند نہیں دیکھا اور کسی بمبئی کے شخص نے اُن کے سامنے چاند دیکھنے کی گواہی دی تو اُن پر ایک روزہ کی قضا لازم ہوگی۔ ہاں شرط یہ ہے کہ خبر ایسے طریقے سے آئے جسکا شریعت میں اعتبار ہے۔ تار کی خبر معتبر نہیں !

س ۔ اگر کسی شخص نے رمضان کا چاند دیکھا اور اُس کی گواہی قبول نہیں کی گئی اور اُس کے علاوہ اور کسی نے چاند نہیں دیکھا نہ روزے رکھے گئے تو اُس شخص پر روزہ فرض ہے یا نہیں ؟

ج ۔ ہاں اُس پر روزہ رکھنا واجب ہے اور اگر اُس کے حساب سے تیس روزے پورے ہو جائیں اور عید کا چاند نہ دیکھا جائے تو یہ شخص اور لوگوں کے ساتھ اکتیسواں روزہ بھی رکھے !

نیّت کا بیان

س ۔ کیا روزے کے لئے نیّت کرنا ضروری ہے ؟

ج ۔ ہاں روزے کے لئے نیّت کرنا شرط ہے۔ اگر اتفاقی طور پر صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور صحبت سے بچا رہا لیکن روزہ کی نیّت نہیں تھی تو روزہ نہ ہوگا !

س ۔ نیّت کس وقت کرنی ضروری ہے ؟

ج ۔ رمضان شریف اور نذرِ معیّن اور سُنّت اور نفل روزوں کی نیّت

رات سے کرے یا صبح کو آدھے دن سے پہلے پہلے تک جائز ہے۔ دن سے مُراد شرعی دن ہے جو صبح صادق سے غروب آفتاب تک کا نام ہے۔ مثلاً اگر چار بجے صبح صادق ہو اور چھ بجے آفتاب غروب ہو تو شرعی دن چودہ گھنٹے کا ہوا اور آدھا دن گیارہ بجے ہوا تو گیارہ بجے سے پہلے پہلے نیّت کر لینی ضروری ہے !

اور قضائے رمضان اور کفّارے اور نذرِ غیر معیّن کی نیّت صبح صادق سے پہلے کر لینی ضروری ہے !

س ۔ نیّت کس طرح کرنی چاہئے ؟

ج ۔ رمضان شریف اور نذرِ معیّن اور سُنّت اور نفل روزوں کی نیّت میں تو چاہے خاص اُن روزوں کا قصد کرے یا صرف یہ ارادہ کرے کہ روزہ رکھتا ہوں یا نفل روزے کی نیّت کرے۔ بہرصورت رمضان میں رمضان کا روزہ اور نذرِ معیّن کے دن نذر کا روزہ اور باقی دنوں میں سُنّت یا نفل کا روزہ ہو جائے گا اور نذرِ غیر معیّن اور کفّاروں اور قضائے رمضان کی نیّت میں خاص اُن روزوں کا قصد کرنا ضروری ہے !

س ۔ نیّت زبان سے کرنا ضروری ہے یا نہیں ؟

ج ۔ نیّت قصد اور ارادہ کرنے کو کہتے ہیں۔ دل سے ارادہ کر لینا کافی ہے۔ زبان سے کہہ لے تو بہتر ہے۔ نہ کہنے میں کچھ مضائقہ نہیں !

روزے کے مُستحبات کا بیان

س۔ روزے کے مستحبات کیا کیا ہیں؟

ج۔ (۱) سحری کھانا (۲) رات سے نیّت کرنا (۳) سحری آخری وقت میں کھانا بشرطیکہ صبح صادق سے یقیناً پہلے فارغ ہو جائے (۴) افطار میں جلدی کرنا جبکہ آفتاب کے غروب نہ ہونے کا شبہ نہ ہے (۵) غیبت جھوٹ گالی گلوچ وغیرہ بُری باتوں سے بچنا (۶) چھوہارے یا کھجور سے اور یہ نہ ہوں تو پانی سے افطار کرنا!

س۔ سحری کسے کہتے ہیں اور اُس کا وقت کیا ہے؟

ج۔ سحری اخیر رات میں صبح صادق سے پہلے کچھ کھانے پینے کو کہتے ہیں رات کا آخری حصہ صبح صادق سے پہلے پہلے اُس کا وقت ہے۔ سحری کھانا سنّت ہے اور اس کا بہت ثواب ہے۔ بھوک نہ ہو تو ایک دو لقمے ہی کھا لینے چاہئیں!

روزے کے مکروہات کا بیان

س۔ روزے میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

ج۔ (۱) گوند چبانا یا کوئی اور چیز منہ میں ڈالے رکھنا (۲) کوئی چیز چکھنا ہاں جس عورت کا خاوند سخت اور بدمزاج ہو کسے زبان کی نوک سے سالن کا نمک چکھ لینا جائز ہے (۳) استنجے میں زیادہ پاؤں پھیلا کر بیٹھنا

اور تری یا ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا (۴) منہ میں بہت سا تھوک جمع کر کے نگلنا (۵) غیبت کرنا۔ جھوٹ بولنا گالی گلوچ کرنا (۶) بےقراری اور گھبراہٹ ظاہر کرنا (۷) نہانے کی حاجت ہو جائے تو غسل کو قصداً صبح صادق کے بعد تک مؤخر کرنا (۸) کوئلہ چبا کر یا منجن سے دانت مانجھنا

س۔ کن چیزوں سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا؟

ج۔ (۱) سرمہ لگانا (۲) بدن پر تیل ملنا یا سر میں تیل ڈالنا (۳) ٹھنڈک کے لئے غسل کرنا (۴) مسواک کرنا اگرچہ تازی جڑ یا تر شاخ کی ہو (۵) خوشبو لگانا یا سونگھنا (۶) بھولے سے کچھ کھا پی لینا (۷) خود بخود بلا قصد قے ہو جانا (۸) اپنا تھوک نگلنا (۹) بلا قصد مکھی یا دھوئیں کا حلق سے اُتر جانا۔ اِن تمام چیزوں سے روزہ نہ ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے!

روزے کے مُفسِدات کا بیان

س۔ مُفسِدات سے کیا مراد ہے؟

ج۔ مفسدات اُن باتوں کو کہتے ہیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور مفسدات کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہے دوسری وہ جن سے قضا اور کفّارہ دونوں واجب ہوتے ہیں!

س۔ جن مُفسدات سے صرف قضا واجب ہوتی ہے وہ کیا کیا ہیں؟

ج۔ (۱) کسی نے زبردستی روزہ دار کے منہ میں کوئی چیز ڈال دی اور وہ حلق سے اُتر گئی (۲) روزہ یاد تھا اور کُلی کرتے وقت بلا قصد حلق میں پانی

اتر گیا (۳) اسے آئی اور قصداً حلق میں لوٹالی (۴) قصداً منہ بھر کے قے کر ڈالی (۵) کنکری یا پتھر کا ٹکڑا یا گٹھلی یا مٹی یا کاغذ کا ٹکڑا قصداً نگل لیا (۶) دانتوں میں رہی ہوئی چیز کو زبان سے نکال کر جب کہ وہ چنے کے دانے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو اگر منہ سے باہر نکال کر پھر نگل لیا تو چاہے چنے سے کم ہو یا نہ ہو روزہ ٹوٹ گیا (۷) کان میں تیل ڈالا (۸) ناس لیا (۹) دانتوں میں سے نکلے ہوئے خون کو نگل لیا جب کہ خون تھوک پر غالب ہو (۱۰) بھولے سے کچھ کھا پی لیا اور یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کھایا پیا (۱۱) یہ سمجھ کر کہ ابھی صبح صادق نہیں ہوئی سحری کھالی پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی (۱۲) رمضان شریف کے سوا اور دنوں میں کوئی روزہ قصداً توڑ ڈالا (۱۳) ابر یا غبار کی وجہ سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا روزہ افطار کر لیا۔ حالانکہ ابھی دن باقی تھا ان سب صورتوں میں صرف ان روزوں کی قضا رکھنی پڑے گی جن میں ان باتوں میں سے کوئی بات پیش آئی ہے!

س۔ کن صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں؟

ج۔ رمضان شریف کے مہینے میں روزہ رکھ کر (۱) ایسی چیز جو غذا یا دوا یا لذت کے طور پر استعمال کی جاتی ہے قصداً کھالی پی (۲) قصداً صحبت کر لی (۳) فصد کھلوائی یا سرمہ لگایا اور پھر یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا قصداً کھا پی لیا تو ان صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں!

س۔ رمضان شریف کے مہینے میں اگر کسی کا روزہ ٹوٹ جائے تو پھر

اسے کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ نہیں بلکہ اس کو لازم ہے کہ شام تک کھانے پینے وغیرہ سے رکا رہے۔ اسی طرح اگر مسافر دن میں اپنے گھر آ جائے یا نابالغ لڑکا بالغ ہو جائے یا حیض و نفاس والی عورت پاک ہو جائے یا مجنون تندرست ہو جائے تو ان لوگوں کو بھی باقی دن میں شام تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے!

س۔ رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے کفارہ واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

ج۔ کفارہ صرف رمضان شریف کے مہینے میں فرض روزہ توڑنے سے واجب ہوتا ہے۔ رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے چاہے وہ رمضان کی قضا کے روزے ہوں کفارہ واجب نہیں ہوتا۔!

روزے کی قضا کا بیان

س۔ روزے کی قضا واجب ہونے کی کتنی صورتیں ہیں؟

ج۔ (۱) بلا عذر فرض یا واجب معیّن کے روزے نہیں رکھے (۲) کسی عذر کی وجہ سے کچھ روزے چھوٹ گئے (۳) روزہ رکھ کر کسی وجہ سے توڑ دیا یا ٹوٹ گیا تو ان روزوں کی قضا رکھنا فرض ہے!

س۔ قضا کب رکھنی چاہیے؟

ج - جب وقت ملے تو جس قدر جلدی رکھ سکے رکھ لینا بہتر ہے بلا وجہ دیر کرنا بُری بات ہے!

س - قضا روزے لگاتار رکھنے ضروری ہیں یا نہیں؟

ج - چاہے لگاتار رکھے، چاہے درمیان میں فاصلہ کر کے دونوں طرح جائز ہیں!

س - اگر پہلے رمضان کے روزے ابھی قضا رکھنے باقی تھے کہ دوسرا رمضان آگیا تو کیا کرے؟

ج - اب اس رمضان کے روزے رکھے اور رمضان کے بعد پہلے روزوں کی قضا رکھے!

س - نفلی روزہ رکھ کر توڑ دے تو کیا حکم ہے؟

ج - اُس کی قضا رکھنا واجب ہے۔ کیونکہ نفلی نماز اور نفلی روزہ شروع کرنے کے بعد واجب ہو جاتے ہیں!

س - اگر قضا روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

ج - اگر اتنا بڈھا ہو گیا ہے کہ روزہ نہیں رکھ سکتا اور آئندہ طاقت آنے کی امید نہیں رہی۔ یا ایسا بیمار ہے کہ صحت پانے کی امید جاتی رہی تو ان صورتوں میں روزوں کا فدیہ دے دینا جائز ہے!

س - روزوں کا فدیہ کیا ہے؟

ج - ہر روزے کے بدلے پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جَو یا ان میں سے کسی کی قیمت یا ان کی قیمت کے برابر کوئی اور غلہ مثلاً

چاول باجرہ جوار وغیرہ۔

اور ہر فرض اور واجب نماز کے فدیہ کی بھی یہی مقدار ہے مگر نماز جب تک سر کے اشارے سے بھی پڑھ سکتا ہو۔ اُس وقت تک تو اشارے سے نماز ادا کرنا فرض ہے۔ اور جب اشارہ بھی نہ کر سکے اور اسی حال میں انتقال ہو جائے یا چھ نمازوں کا وقت گزر جائے تو اس حالت کی نماز فرض نہیں پس نماز کا فدیہ دینے کی یہی صورت ہو کہ اگر نماز پڑھنے کی طاقت ہونے کے زمانے کی نمازیں قضا ہو گئیں۔ اور بغیر ادا کئے ہوئے انتقال ہو گیا تو اِن نمازوں کا فدیہ دیا جا سکتا ہے!

س - ایک شخص کے ذمے کچھ روزے قضا تھے۔ اُس کا انتقال ہو گیا تو اُس کی طرف سے کوئی آدمی روزے رکھ لے تو جائز ہے یا نہیں؟

ج - نہیں۔ یعنے اس مرنے والے کے ذمے سے روزے نہ اُتریں گے ہاں وارث فدیہ دیدیں تو جائز ہے!

کفّارے کا بیان

س - روزہ توڑنے کا کفّارہ کیا ہے؟

ج - کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے۔ لیکن اِن ملکوں میں غلام نہیں ہیں اس لئے یہاں صرف دو صورتوں سے کفارہ دیا جا سکتا ہے اوّل یہ کہ دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے دوسرے یہ کہ اگر دو مہینے

کے روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا ساٹھ مسکینوں کو فی آدمی پونے دو سیر گیہوں یا اِن کی قیمت یا قیمت کے برابر چاول، باجرہ جوار دیدے (سیر سے انگریزی روپے سے اسی روپے کا وزن مراد ہے)

س۔ ساٹھ مسکینوں کا غلہ مثلاً دو من پچیس سیر گیہوں ایک مسکین کو دے دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر ایک مسکین کو ہر روز ایک دن کا غلہ (پونے دو سیر گیہوں) دیا جائے یا اُسے ساٹھ دن تک دونوں وقت کھانا کھلا دیا جائے تو جائز ہے۔ لیکن اگر اُسے ایک دن میں ایک دن سے زیادہ کا غلہ یا قیمت دی جائے تو ایک دن کا صحیح ہوگا اور ایک دن سے جس قدر زیادہ دیا ہے اُس کا کفارہ میں شمار نہ ہوگا۔

س۔ اگر ایک مسکین کو پونے دو سیر سے کم دیا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ نہیں۔ بلکہ کفارے میں ایک مسکین کو پونے دو سیر گیہوں یعنی ایک دن کے غلے کی مقدار سے کم دینا یا ایک دن میں ایک دن کی مقدار سے زیادہ دینا ناجائز ہے!

س۔ اگر ایک رمضان کے کئی روزے توڑ ڈالے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ ایک ہی کفارہ واجب ہوگا!

اِعتکاف کا بیان

س۔ اعتکاف کسے کہتے ہیں؟

ج۔ اعتکاف اسے کہتے ہیں کہ آدمی خدا کے گھر یعنی مسجد میں ٹھیرے رہنے کو عبادت سمجھ کر اس کی نیت سے ایسی مسجد میں جس میں جماعت ہوتی ہے ٹھیرا رہے!

س۔ صرف مسجد میں ٹھیرا رہنا کیوں عبادت ہے؟

ج۔ جب کہ انسان اپنا سیر تماشا۔ چلنا پھرنا۔ کام کاج چھوڑ کر مسجد میں ٹھیرا رہے اور اس ٹھیرے رہنے سے خدا تعالےٰ کی رضامندی مقصود ہو تو اس کا عبادت ہونا ظاہر ہے۔

س۔ عورت کہاں اعتکاف کرے؟

ج۔ اپنے گھر میں جس جگہ نماز پڑھتی ہو اعتکاف کی نیت کرکے اسی جگہ پر ہر وقت رہا کرے۔ پاخانہ پیشاب کے علاوہ اور کسی کام کے لئے اس جگہ سے اٹھ کر مکان کے صحن یا کسی دوسرے حصے میں نہ جائے اور گھر میں نماز کی کوئی خاص جگہ مقرر نہ ہو تو اعتکاف شروع کرنے سے پہلے ایسی جگہ بنالے اور پھر اس جگہ اعتکاف کرے!

س۔ اعتکاف کے کچھ فائدے بیان کرو؟

ج۔ اعتکاف میں یہ فائدے ہیں (۱) اعتکاف کرنے والا گویا اپنے تمام بدن اور تمام وقت کو خدا کی عبادت کے لئے وقف کر دیتا ہے

(۲) دنیا کے جھگڑوں اور بہت سے گناہوں سے محفوظ رہتا ہے (۳) اعتکاف کی حالت میں اُسے ہر وقت نماز کا ثواب ملتا ہے کیونکہ اعتکاف سے اصل مقصود یہی ہے کہ مُعتکِف ہر وقت نماز اور جماعت کے انتظار اور اشتیاق میں بیٹھا ہے (۴) اعتکاف کی حالت میں مُعتکِف فرشتوں کی مُشابہت پیدا کرتا ہے کہ اُن کی طرح ہر وقت عبادت اور تسبیح و تقدیس میں رہتا ہے (۵) مسجد چونکہ خدا تعالیٰ کا گھر ہے اس لئے اعتکاف میں مُعتکِف خدا تعالیٰ کا پڑوسی بلکہ اس کے گھر میں مہمان ہوتا ہو۔

س۔ اعتکاف کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج۔ تین قسمیں ہیں۔ واجب۔ سنّت مؤکدہ۔ مستحب۔

س۔ اعتکاف واجب کونسا ہے؟

ج۔ نذر کا اعتکاف واجب ہے۔ مثلاً کسی نے مَنّت مان لی کہ میں خدا کے واسطے تین روز کا اعتکاف کروں گا یا اس طرح کہا کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو خدا کے واسطے دو روز کا اعتکاف کروں گا!

س۔ سُنّتِ مؤکدہ کون سا اعتکاف ہے؟

ج۔ رمضان شریف کے عشرۂ اخیرہ یعنی آخری دس روز کا اعتکاف سُنّتِ مؤکدہ ہے۔ اس کی ابتدا بیس تاریخ کی شام یعنی غروبِ آفتاب کے وقت سے ہوتی ہے اور عید کا چاند دیکھتے ہی ختم ہو جاتا ہے چاند چاہے انتیس تاریخ کا ہو یا تیس کا دونوں صورتوں میں سُنّت ادا ہو جائے گی۔ یہ اعتکاف سُنّتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے یعنی بعض لوگوں کے کر لینے سے سب کے ذمّہ سے ادا ہو جاتا ہے!

س۔ مُستحب کونسا اعتکاف ہے؟

ج۔ واجب اور سُنّتِ مؤکدہ کے علاوہ سب اعتکاف مستحب ہیں اور سال کے تمام دنوں میں اعتکاف جائز ہے!

س۔ اعتکاف دُرست ہونے کی شرائط کیا ہیں؟

ج۔ مسلمان ہونا۔ حدثِ اکبر اور حیض و نفاس سے پاک ہونا۔ عاقل ہونا۔ نیّت کرنا۔ مسجدِ جماعت میں اعتکاف کرنا۔ یہ باتیں تو ہر قسم کے اعتکاف کے لئے شرط ہیں۔ اور اعتکافِ واجب کے لئے روزہ بھی شرط ہے!

مُستحباتِ اعتکاف کا بیان

س۔ اعتکاف میں کیا کیا باتیں مستحب ہیں؟

ج۔ نیک اور اچھی باتیں کرنا۔ قرآن شریف کی تلاوت کرنا۔ درود شریف پڑھتے رہنا۔ علومِ دینیہ پڑھنا پڑھانا۔ وعظ و نصیحت کرنا۔ جامع مسجد میں اعتکاف کرنا۔!

اوقاتِ اعتکاف کا بیان

س۔ کم سے کم کتنے وقت کا اعتکاف ہوتا ہے؟

ج۔ اعتکافِ واجب کے لئے چونکہ روزہ شرط ہے اس لئے

اس کا وقت کم از کم ایک دن ہے پس ایک دن سے کم مثلاً دو چار گھنٹے یا رات کے اعتکاف کی منت ماننا صحیح نہیں۔

اور جو اعتکاف کہ سنتِ مؤکدہ ہے اس کا وقت رمضان شریف کا عشرۂ اخیرہ ہے اور اعتکافِ نفل کے لئے وقت کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے یعنی نفلی اعتکاف دس پانچ منٹ کا بھی ہو سکتا ہے اگر مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کر لیا کرے تو روزانہ بہت سے اعتکافوں کا ثواب مل جائے۔

اعتکاف میں جو باتیں جائز ہیں اُن کا بیان

س۔ معتکف کو مسجد سے نکلنا کن عذروں سے جائز ہے؟

ج۔ پائخانہ پیشاب کیلئے نکلنا۔ غسلِ فرض کیلئے نکلنا۔ جمعہ کی نماز کے لئے زوال کے وقت یا اتنی دیر پہلے نکلنا کہ جامع مسجد پہنچکر خطبہ سے پہلے چار سنتیں پڑھ سکے۔ اذان کہنے کے لئے اذان کی جگہ پر خارج مسجد جانا۔

س۔ پائخانہ پیشاب کے لئے کتنی دُور جانا جائز ہے؟

ج۔ اپنے مکان تک جانا خواہ وہ کتنی ہی دُور ہو جائز ہے۔ ہاں اگر اس کے دو مکان ہیں۔ ایک اعتکاف کی جگہ سے قریب ہے اور دوسرا دُور ہے تو قریب والے میں قضائے حاجت کرنا ضروری ہے۔

س۔ نماز جنازہ کے لئے معتکف کو مسجد سے نکلنا جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر اس نے اعتکاف کی نیت کرتے وقت یہ نیت کر لی تھی کہ نماز جنازہ کے لئے جاؤں گا تو جائز ہے اور نیت نہیں کی تھی تو جائز نہیں!

س۔ اور کیا کیا باتیں اعتکاف میں جائز ہیں؟

ج۔ مسجد میں کھانا پینا سونا۔ کوئی حاجت کی چیز خریدنا۔ بشرطیکہ وہ چیز مسجد میں نہ ہو اور نکاح کرنا جائز ہے!

مکروہات و مفسداتِ اعتکاف کا بیان

س۔ اعتکاف میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

ج۔ بالکل خاموشی اختیار کرنا اور اُسے عبادت سمجھنا۔ سامان مسجد میں لاکر بیچنا یا خریدنا۔ لڑائی جھگڑا یا بیہودہ باتیں کرنا۔

س۔ کن چیزوں سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے؟

ج۔ بلا عذر قصداً یا سہواً مسجد سے باہر نکلنا۔ حالتِ اعتکاف میں صحبت کرنا۔ کسی عذر سے باہر نکل کر ضرورت سے زیادہ ٹھیرنا۔ جیسے پائخانہ کے لئے گیا اور پائخانہ سے فارغ ہو کر بھی گھر میں کچھ دیر ٹھیرا رہا بیماری یا خوف کی وجہ سے مسجد سے نکلنا۔ ان سب صورتوں میں اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے!

س۔ اعتکاف فاسد ہو جائے تو اس کی قضا واجب ہے یا نہیں؟

ج۔ اعتکافِ واجب کی قضا واجب ہے سنت اور نفل کی قضا واجب نہیں!

نذر یعنی منّت ماننے کا بیان

س۔ منّت ماننا کیسا ہے؟

ج۔ جائز ہے۔ اور منّت مان کر اُس کا پورا کرنا واجب ہے!

س۔ کیا ہر منّت کا پورا کرنا واجب ہے؟

ج۔ جو منّت خلافِ شرع بات کی نہ ہو اور اُس کی شرطیں پائی جائیں اُس کا پورا کرنا واجب ہے اور جو منّت کہ خلاف شرع کام کی ہو اس کا پورا کرنا نا جائز ہے!

س۔ منّت صحیح ہونے کی شرطیں کیا ہیں؟

ج۔ منّت کسی عبادت کی ہو مثلاً میرا فلاں کام ہو گیا تو خدا کے واسطے دو رکعت نماز پڑھوں گا۔ یا روزہ رکھوں گا یا اتنے مسکینوں کو کھانا کھلاؤں گا یا ہزار روپیہ صدقہ کروں گا۔ اور جس چیز کی منّت مانی ہو وہ اُس کی قدرت سے باہر نہ ہو ورنہ منّت صحیح نہ ہو گی جیسے کوئی شخص کہے کہ میرا فُلاں کام ہو گیا تو فُلاں شخص کی دوکان کا مال خیرات کر دوں گا۔ یہ منّت صحیح نہیں کیونکہ کسی غیر کی دوکان کا مال اُس کی ملکیت نہیں ہے اور اُس کی قدرت سے باہر ہے اس کے علاوہ اور بھی شرطیں ہیں جو بڑی کتابوں میں تم پڑھو گے!

س۔ کسی پیر یا ولی کی منّت ماننی کیسی ہے؟

ج۔ خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کی منّت ماننی حرام ہے کیونکہ منّت بھی

ایک طرح کی عبادت ہے اور عبادت کا خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی مستحق نہیں!

اسلامی فرائض میں سے زکوٰۃ کا بیان

س۔ زکوٰۃ کسے کہتے ہیں؟

ج۔ مال کے اُس خاص حصّے کو زکوٰۃ کہتے ہیں جس کو خدا کے حکم کے موافق فقیروں محتاجوں وغیرہ کو دے کر انھیں مالک بنا دیا جائے یوں سمجھو کہ نماز روزہ بدنی عبادت ہے اور زکوٰۃ مالی عبادت ہے!

س۔ زکوٰۃ فرض ہے یا واجب؟

ج۔ زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ قرآن مجید کی آیتوں اور حضور رسول کریم صلعم کی حدیثوں سے اس کی فرضیت ثابت ہے جو شخص زکوٰۃ فرض ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے!

س۔ زکوٰۃ فرض ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

ج۔ مسلمان ہونا۔ آزاد ہونا۔ عاقل ہونا۔ بالغ ہونا۔ مالکِ نصاب ہونا۔ نصاب کا اپنی اصلی حاجتوں سے زیادہ اور قرض سے بچا ہوا ہونا۔ اور مالک ہونے کے بعد نصاب پر ایک سال گزر جانا زکوٰۃ فرض ہونے کی شرطیں ہیں پس کافر اور غلام اور مجنون اور نابالغ کے مال میں زکوٰۃ فرض نہیں!

اسی طرح جس کے پاس نصاب سے کم مال ہو یا مال تو نصاب کے برابر ہے۔ لیکن وہ قرض دار بھی ہے یا مال سال بھر تک باقی نہیں رہا تو ان حالتوں میں بھی زکوٰۃ فرض نہیں!

مالِ زکوٰۃ اور نصاب کا بیان

س۔ کس کس مال میں زکوٰۃ فرض ہے؟

ج۔ چاندی سونے اور ہر قسم کے مالِ تجارت میں زکوٰۃ فرض ہے!

س۔ چاندی سونے سے اُن کے سکّے جیسے اشرفیاں روپے مراد ہیں یا اور کچھ؟

ج۔ چاندی سونے کی تمام چیزوں میں زکوٰۃ فرض ہے جیسے اشرفیاں روپے، زیور، برتن، گوٹا، ٹھپہ وغیرہ!

س۔ جواہرات پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

ج۔ جواہرات اگر تجارت کے لئے ہوں تو زکوٰۃ فرض ہے اور تجارت کے لئے نہ ہوں تو زکوٰۃ فرض نہیں چاہے کتنی ہی مالیت کے ہوں اسی طرح اگر کسی شخص کے پاس تانبے وغیرہ کے برتن نصاب سے زیادہ قیمت کے ہوں یا کوئی مکان یا دُکان وغیرہ نصاب سے زیادہ قیمت کی ہو اور اُس کا کرایہ بھی آتا ہو یا چاندی سونے کے سوا اور کسی قسم کا سامان اور اسباب ہے لیکن یہ تمام چیزیں تجارت کے لئے نہیں ہیں تو ان میں سے کسی پر زکوٰۃ فرض نہیں!

س۔ سرکاری نوٹ اگر کسی کے پاس بقدرِ نصاب ہوں تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اُس پر زکوٰۃ فرض ہے!

س۔ اگر کسی کے پاس تھوڑی سی چاندی اور تھوڑا سا سونا ہو۔ دونوں میں سے نصاب کسی کا پورا نہیں تو اُس پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

ج۔ اس صورت میں سونے کی قیمت چاندی سے یا چاندی کی قیمت سونے سے لگا کر دیکھو کہ دونوں میں سے کسی کا نصاب پورا ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر کسی کا نصاب پورا ہو جائے تو اُس کے حساب سے زکوٰۃ دو اور دونوں میں سے کسی کا نصاب پورا نہ ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں!

س۔ اگر کسی کے پاس صرف تین چار تولہ سونا ہے اور اُس کی قیمت چاندی کے نصاب کے برابر یا زیادہ ہے لیکن چاندی کی اور کوئی چیز اس کے پاس نہیں ہے نہ روپیہ نہ زیور وغیرہ تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

ج۔ اس صورت میں اُس پر زکوٰۃ فرض نہیں!

س۔ مالِ تجارت سے کیا مراد ہے؟

ج۔ جو مال کہ بیچنے اور نفع کمانے کے لئے ہو وہ مالِ تجارت ہے خواہ کسی قسم کا مال ہو جیسے غلہ، کپڑا، قند، جوتیاں، بساط خانہ کا اسباب وغیرہ!

س۔ نصاب کسے کہتے ہیں؟

ج۔ جن مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے شریعت نے اُن کی خاص خاص مقدار مقرر کر دی ہے جب اتنی مقدار کسی کے پاس پوری ہو جائے تب زکوٰۃ فرض ہوتی ہے اِس مقدار کو نصاب کہتے ہیں!

س۔ چاندی کا نصاب کیا ہے؟

ج۔ چاندی کا نصاب چون تولے ۲ ماشے بھر وزن کی چاندی ہے تولے سے انگریزی روپے کا وزن مراد ہے!

س۔ چوّن تولے دو ماشے چاندی کی زکوٰۃ کتنی ہوئی؟

ج۔ زکوٰۃ میں چالیسواں حصہ یعنی ڈھائی فیصدی دینا فرض ہوتا ہے پس چوّن تولے دو ماشے کی زکوٰۃ ایک تولہ چار ماشہ دو رتی چاندی ہوئی!

س۔ سونے کا نصاب کیا ہے؟

ج۔ سونے کا نصاب ساڑھے سات تولے ساڑھے آٹھ ماشے سونا ہے اس کی زکوٰۃ دو ماشے ڈھائی رتی سونا ہوئی!

س۔ تجارتی مال کا نصاب کیا ہے؟

ج۔ تجارتی مال کی سونے یا چاندی سے قیمت لگاؤ۔ پھر چاندی یا سونے کا نصاب قائم کر کے اس کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرو۔

زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان

س۔ زکوٰۃ ادا کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

ج۔ جس قدر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے وہ کسی مستحق کو خاص خدا کے واسطے دیدو اور اُسے مالک بنا دو کسی خدمت یا کسی کام کی اُجرت میں زکوٰۃ[1] دینا جائز نہیں۔ ہاں اگر مالِ زکوٰۃ سے فقیروں کے لئے کوئی چیز خرید کر اُن کو تقسیم کر دو تو جائز ہے!

س۔ زکوٰۃ کب ادا کرنی چاہئے؟

ج۔ جب بقدرِ نصاب مال پر قمری حساب سے سال پورا ہو جائے تو

[1] گورنمنٹ زکوٰۃ کا کلکٹر یعنی جو شخص زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر ہو اس کی تنخواہ مالِ زکوٰۃ میں سے دینا جائز ہے ۱۲ منہ

فوراً زکوٰۃ ادا کرنا چاہئے۔ دیر لگانا اچھا نہیں!

س۔ سال گذرنے سے پہلے اگر کوئی شخص زکوٰۃ دیدے تو جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر بقدرِ نصاب مال کا مالک سال گذرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کر دے تو جائز ہے!

س۔ زکوٰۃ دیتے وقت نیت کرنی بھی ضروری ہے یا نہیں؟

ج۔ ہاں زکوٰۃ دیتے وقت یا کم سے کم مالِ زکوٰۃ نکال کر علیحدہ رکھنے کے وقت یہ نیت کرنی ضروری ہے کہ یہ مال میں زکوٰۃ میں دیتا ہوں یا زکوٰۃ کے لئے علیحدہ کرتا ہوں۔ اگر بغیر خیالِ زکوٰۃ کسی کو روپیہ دیدیا اور دینے کے بعد اُس کو زکوٰۃ کے حساب میں لگا لیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی!

س۔ جس کو زکوٰۃ دی جائے اُسے یہ بتا دینا کہ یہ مالِ زکوٰۃ ہے ضروری ہے یا نہیں؟

ج۔ یہ ضروری نہیں بلکہ اگر انعام کے نام سے یا کسی غریب کے بچوں کو عیدی کے نام سے دیدو جب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی!

س۔ اگر سال گذرنے کے بعد ابھی زکوٰۃ نہیں دی تھی کہ سارا مال ضائع ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اس کی زکوٰۃ بھی اُس کے ذمّے سے ساقط ہو گئی!

س۔ سال گذرنے کے بعد اگر سارا مال خدا کی راہ میں دیدیا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اس کی زکوٰۃ بھی معاف ہو گئی!

س۔ اگر سال گذرنے کے بعد تھوڑا مال ضائع ہو گیا یا خیرات کر دیا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ جس قدر مال ضائع ہوا یا خیرات کیا اُس کی زکوٰۃ بھی ساقط ہو گئی باقی مال کی زکوٰۃ ادا کرے!

س۔ اگر چاندی کی زکوٰۃ چاندی سے ادا کرے تو وزن کا اعتبار ہو یا قیمت کا؟

ج۔ وزن کا اعتبار ہے۔ مثلاً کسی کے پاس سو روپے ہیں سال گذرنے کے بعد اُسے ڈھائی تولہ چاندی دینی چاہئے۔ اب اُسے اختیار ہے کہ وہ دو روپے اور ایک اٹھنی دیدے یا چاندی کا ٹکڑا ڈھائی تولے کا دیدے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ لیکن اگر چاندی کا ٹکڑا ڈھائی تولہ کا قیمت میں دو روپے کا ہو تو دو روپے دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی!

س۔ چاندی کی زکوٰۃ واجب ہوئی تو کوئی دوسری چیز بھی زکوٰۃ میں دی جا سکتی ہے یا نہیں؟

ج۔ ہاں جتنی چاندی زکوٰۃ میں واجب ہوتی ہے اتنی ہی چاندی کی قیمت کی کوئی دوسری چیز مثلاً کپڑا یا غلہ خرید کر دینا بھی درست ہے!

زکوٰۃ کے مصارف کا بیان

س۔ مصارفِ زکوٰۃ سے کیا مراد ہے؟

ج۔ جس شخص کو زکوٰۃ دینے کی اجازت ہے اُسے مصرفِ زکوٰۃ کہتے ہیں۔ مصارف مصرف کی جمع ہے۔ مصارفِ زکوٰۃ سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے!

س۔ مصارفِ زکوٰۃ کتنے اور کون کون ہیں؟

ج۔ اِس زمانہ میں مصارفِ زکوٰۃ یہ ہیں (۱) فقیر یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ تھوڑا مال و اسباب ہے لیکن نصاب کے برابر نہیں (۲) مسکین یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ بھی نہیں (۳) قرضدار یعنی وہ شخص جس کے ذمے لوگوں کا قرض ہو اور اُس کے پاس قرض سے بچا ہوا بقدر نصاب کوئی مال نہ ہو (۴) مسافر جو حالتِ سفر میں تنگدست ہو گیا ہو اُسے بقدر حاجت زکوٰۃ دیدینا جائز ہے۔

س۔ مدارسِ اسلامیہ میں زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ ہاں طالب علموں کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے اور مدارس کے مہتمم کو اس لیئے کہ وہ طالبعلموں پر خرچ کریں دینے میں کچھ مضائقہ نہیں!

س۔ کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے؟

ج۔ اتنے لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں (۱) مالدار یعنی وہ شخص جس پر خود زکوٰۃ فرض ہو یا نصاب کے برابر قیمت کا اور کوئی مال موجود ہو اور اُس کی حاجتِ اصلیہ سے زائد ہو۔ جیسے کسی کے پاس تانبے کے برتن روزمرہ کی ضرورت سے زائد رکھے ہوئے ہیں اور اُن کی قیمت بقدر نصاب ہے تو اُس کو زکوٰۃ کا مال لینا حلال نہیں۔ اگرچہ خود اُس پر بھی اُن برتنوں کی زکوٰۃ دینی واجب نہیں (۲) سید اور بنی ہاشم۔ بنی ہاشم سے حضرت حارثؓ بن عبد المطلب اور حضرت جعفرؓ اور حضرت عقیلؓ اور حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کی اولاد مراد ہے۔ (۳) اپنے باپ۔ ماں۔ دادا۔ دادی۔ نانا۔ نانی چاہے اور اوپر کے ہوں۔ (۴) بیٹا بیٹی۔ پوتا۔ پوتی۔ نواسہ۔ نواسی چاہے اور نیچے کے ہوں (۵) خاوند اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے خاوند کو بھی زکوٰۃ نہیں دے سکتی (۶) کافر

۱۰. مالدار آدمی کی نابالغ اولاد۔ اِن تمام لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں!

س- کن کاموں میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرنا جائز نہیں ہے؟

ج- جن چیزوں میں کوئی مستحق مالک نہ بنایا جائے۔ اُن میں مالِ زکوٰۃ خرچ کرنا جائز نہیں جیسے میت کے گور و کفن میں لگا دینا یا میت کا قرض ادا کرنا یا مسجد کی تعمیر یا فرش یا لوٹوں یا پانی وغیرہ میں خرچ کرنا جائز نہیں!

س- کسی شخص کے پاس ایک ہزار دو ہزار روپے کا مکان ہے جس میں وہ رہتا ہے یا اُس کے کرایہ سے اپنی گذر کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اُس کے پاس کوئی مال نہیں بلکہ تنگدست ہے اسے زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج- جائز ہے۔ کیونکہ یہ مکان اس کی حاجت اصلیہ میں داخل ہے البتہ جب کسی کے پاس اُس کی حاجت اصلیہ سے کوئی مال زائد ہو اور وہ بقدرِ نصاب ہو تو اُسے زکوٰۃ لینا جائز نہیں!

س- اگر کسی شخص کو مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دے دی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ سید تھا یا مالدار تھا۔ یا اپنا باپ یا ماں یا اولاد میں سے کوئی تھا تو زکوٰۃ ادا ہوئی یا نہیں؟

ج- ادا ہو گئی۔ پھر سے دینا واجب نہیں!

س- زکوٰۃ کن لوگوں کو دینا افضل ہے؟

ج- اول اپنے رشتہ داروں جیسے بھائی۔ بہن۔ بھتیجے۔ بھتیجیاں۔ بھانجے بھانجیاں۔ چچا۔ پھوپی۔ خالہ۔ ماموں۔ ساس۔ سسر۔ داماد وغیرہ میں سے جو حاجتمند اور مستحق ہوں انھیں دینے میں بہت زیادہ ثواب ہے ان کے بعد

اپنے پڑوسیوں یا اپنے شہر کے لوگوں میں سے جو زیادہ حاجتمند ہوں انہیں دینا افضل ہے پھر جسے دینے میں دین کا نفع زیادہ ہو جیسے علومِ دین کے طالب علم!

صدقۂ فطر کا بیان

س- صدقۂ فطر کسے کہتے ہیں؟

ج- فطر کے معنے روزہ کھولنے یا روزہ نہ رکھنے کے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں پر ایک صدقہ مقرر فرمایا ہے کہ رمضان شریف کے ختم ہونے پر روزہ کھل جانے کی خوشی اور شکریہ کے طور پر ادا کریں اُسے صدقۂ فطر کہتے ہیں اور اسی روزہ کھلنے کی خوشی منانے کا دن ہونے کی وجہ سے رمضان شریف کے بعد والی عید کو عیدالفطر کہتے ہیں!

س- صدقۂ فطر کس شخص پر واجب ہوتا ہے؟

ج- ہر مسلمان آزاد پر جبکہ وہ بقدرِ نصاب مال کا مالک ہو صدقۂ فطر واجب ہے!

س- صدقۂ فطر واجب ہونے کے لئے جو نصاب شرط ہے وہ وہی نصاب زکوٰۃ ہے جو بیان ہو چکا یا کچھ فرق ہے؟

ج- نصاب زکوٰۃ اور نصاب صدقۂ فطر کی مقدار تو ایک ہی ہے مثلاً چون تولہ دو ماشہ چاندی یا اُس کی قیمت۔ لیکن نصابِ زکوٰۃ اور نصابِ صدقۂ فطر میں یہ فرق ہے کہ زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے تو چاندی یا سونا یا مالِ تجارت ہونا ضروری ہے اور صدقۂ فطر واجب ہونے کے لئے ان تین چیزوں کی خصوصیت نہیں بلکہ اُس کے نصاب میں ہر قسم کا مال حساب

میں لے لیا جاتا ہے۔ ہاں حاجت اصلیہ سے زائد اور قرض سے بچا ہوا ہونا دونوں نصابوں میں شرط ہے!

پس اگر کسی شخص کے پاس اُس کے استعمال کے کپڑوں سے زائد کپڑے رکھے ہوئے ہوں یا روزمرہ کی ضرورت سے زائد تانبے پیتل چینی وغیرہ کے برتن رکھے ہوں یا کوئی مکان اُس کا خالی پڑا ہے اور کسی قسم کا سامان اور اسباب ہے اور اُس کی حاجت اصلیہ سے زائد ہو اور ان چیزوں کی قیمت نصاب کے برابر یا زیادہ ہے تو اُس پر زکوٰۃ فرض نہیں لیکن صدقۂ فطر واجب ہے۔ صدقۂ فطر کے نصاب پر سال بھر گذرنا بھی شرط نہیں بلکہ اسی روز نصاب کا مالک ہوا ہو تو بھی صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے!

س۔ صدقۂ فطر کس کس کی طرف سے دینا واجب ہے؟

ج۔ ہر مالکِ نصاب شخص پر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر دینا واجب ہے۔ لیکن نابالغوں کا اگر اپنا مال ہو تو اُن کے مال میں سے ادا کرے!

س۔ مشہور ہے کہ جس نے روزے نہیں رکھے اُس پر صدقۂ فطر واجب نہیں یہ صحیح ہے یا غلط؟

ج۔ غلط ہے بلکہ ہر مالکِ نصاب پر واجب ہے خواہ روزے رکھے ہوں یا نہ رکھے ہوں!

س۔ صدقۂ فطر واجب ہونے کا وقت کیا ہے؟

ج۔ عید کے دن صبحِ صادق ہوتے ہی یہ صدقہ واجب ہوتا ہے پس

جو شخص صبحِ صادق سے پہلے مر گیا۔ اُس کے مال میں سے صدقۂ فطر نہیں دیا جائے گا۔ اور جو بچہ صبحِ صادق سے پہلے پیدا ہوا ہو اُس کی طرف سے ادا کیا جائے گا!

س۔ اگر صدقۂ فطر عید کے دن سے پہلے رمضان شریف میں دیدے تو جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ جائز ہے!

س۔ صدقۂ فطر ادا کرنے کا بہتر وقت کیا ہے؟

ج۔ عید کے دن عید کی نماز کو جانے سے پہلے ادا کرنا بہتر ہے اور نماز کے بعد ادا کرے تو یہ بھی جائز ہے اور جب تک ادا نہ کرے اُس کے ذمہ واجب الادا رہے گا چاہے کتنی ہی مدت گذر جائے!

س۔ صدقۂ فطر میں کیا کیا چیز اور کتنی دینا واجب ہے؟

ج۔ صدقۂ فطر میں ہر قسم کا غلہ اور قیمت دینا جائز ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر گیہوں یا اُس کا آٹا یا ستو دیں تو فی آدمی پونے دو سیر دینا چاہئے (سیر سے مراد انگریزی روپے سے اسی روپے کا وزن ہے)

اور جو یا اُس کا آٹا یا ستو دیں تو ساڑھے تین سیر دینا چاہئے اور اگر جو اور گیہوں کے علاوہ اور کوئی غلہ مثلاً چاول باجرہ جوار وغیرہ دیں تو پونے دو سیر گیہوں کی قیمت یا ساڑھے تین سیر جو کی قیمت میں جس قدر وہ غلہ آتا ہو اتنا دینا چاہئے اور اگر قیمت دیں تو پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو کی قیمت دینی چاہئے۔

س۔ ایک آدمی کا صدقۂ فطر ایک ہی فقیر کو دیدینا یا تھوڑا تھوڑا کئی فقیروں کو دینا بھی جائز ہے؟

ج۔ کئی فقیروں کو بھی دینا جائز ہے۔ اسی طرح کئی آدمیوں کا صدقۂ فطر ایک فقیر کو بھی دینا جائز ہے!

س۔ صدقۂ فطر کن لوگوں کو دینا چاہیے؟

ج۔ جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے انھیں صدقۂ فطر دینا بھی جائز ہے۔ اور جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے انھیں صدقۂ فطر دینا بھی ناجائز ہے!

س۔ جن لوگوں پر صدقۂ فطر واجب ہے وہ زکوٰۃ یا صدقۂ فطر لے سکتے ہیں یا نہیں؟

ج۔ نہیں لے سکتے اور کوئی فرض یا واجب صدقہ ایسے لوگوں کو لینا جائز نہیں جن کے پاس صدقۂ فطر کا نصاب موجود ہو!

تعلیمُ الاسلام کا چوتھا حصہ ختم ہوا

ہر قسم کی اُردو، عربی، فارسی کتابیں اور قرآن مجید

ملنے کا پتہ

جہانگیر بک ڈپو۔ اُردو بازار لاہور